

تیرے بنا گزارا
از قلم رمشا حسین
مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

وہ اپنی سرخ آنکھوں سمیت سامنے پھولوں سے سچی سنوری ٹیبل کو دیکھ رہا تھا
جس کے گرد موم بتیوں کے درمیان کیک رکھا تھا

ہپی اینیورسری

ہپی اینیورسری

کانوں میں پُرانی آوازیں گونجنے لگی تو شاہ اٹھا اور ٹیبل کو اُلٹ دیا جس سے خاموش
کمرے میں ارتعاش پیدا ہوا مگر اُس کے اندر ایک وحشت تھی جو بڑھتی جا رہی تھی۔

visit for more novels:

شوکِ آواز پہ اُس کا دوست عادل کمرے میں داخل ہوا کمرے کی حالت دیکھ کر
اُس نے گہری سانس خارج کی۔

شاہ۔ عادل نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو اُس نے اُس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

اُسے۔ شاہ غصے سے پھنکارا

عادل افسوس سے اُس کو دیکھا کمرے میں نظر گھماتا سائیڈ ٹیبل سے اُس کی میڈیسن نکال کر جگ سے پانی کا گلاس بھرا۔

یہ لو اور اپنے دماغ کو پرسکون کرو۔ عادل نے سنجیگی سے کہا تو شاہ نے اپنی سرخ انگارہ آنکھیں اُس پہ گاڑی

مجھے نہیں چاہیے اور تم پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ شاہ اپنی جگہ سے اٹھتا بولا

شاہ مجھے زبردستی کرنے پہ مجبور مت کرو میڈیسن لو ورنہ تمہاری طبیعت بگڑ جائے

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

شاہ نے بے دلی سے اُس کے ہاتھ سے میڈیسن لیکر نگل گیا عادل نے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو دیکھا جس کو شاہ نے دیکھا تک نہیں تھا۔

پانچ منٹ سے پہلے شاہ کی آنکھیں بھاری ہونے لگی تو وہ وہی صوفے پہ لیٹنے لگا۔

تیرے بے گنا گمزارا

میرے آنسو میٹھے ہوں گے

میں اتنا عشق میں رویا

www.urdu-novelbank.com

شاہ جس کی ایک غلطی اُس کے لیے عمر بھر کا پچھتاوا بن گئی تھی۔



چور پکڑو اس کو کوئی۔ شانزے لڑکے کے پیچھے بھاگتی بولی جو تیز رفتار سے بھاگتا غائب ہو گیا تھا۔

کمینی ایک تو میں تمہاری وجہ سے اُس چور کے پیچھے بھاگی اور ایک تم بجائے اس کے میرے ساتھ بھاگنے کے یہاں آرام سے بیٹھی ہو۔ شانزے غصے سے عین سے کہا جو شیڈ کے نیچے پرسکون سے بیٹھی تھی۔

میں کیوں آتی اور اتنی گرمی میں کیوں بھاگتی کیا میرا دماغ خراب ہو گیا ہے یا مجھے اپنا رنگ کالا کرنا تھا۔ عین نے ہاتھ کھڑے کیے کہا

وہ تمہارا پرس لیکر بھاگ گیا اور تمہیں مذاق سوچھ رہا ہے۔ شانزے آنکھیں چھوٹی کیے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بولی

پرس میں دس روپے تک نہ تھے اور پرس بھی پانچ سال پہلے لیا تھا کافی وقت سے سوچ رہی تھی نیا لوں پر لے نہیں رہی تھی اچھا ہوا لیکر چلا گیا اب نیا لینے میں آسانی ہوگی۔ عین نے مزے سے بتایا تو شانزے کا منہ کھل گیا۔

کیا مطلب پرس کھالی تھا۔ شانزے روہانسی ہوئی مطلب جس پرس کے لیے بھاگی تھی وہ خالی تھا اتنی گرمی میں اُس کا بھاگنا فضول سا تھا۔

تو پاگل خالی پرس لائی کیوں ساتھ۔ شانزے نے منہ بگاڑ کر کہا

پہلے خالی کہاں تھا پورے پچاس روپے تھے جس کی میں نے ماٹے والی کُلفی لی تھی مہینے کی آخر تاریخ ہے اس لیے میرے سارے پیسے ختم ہو گئے۔ عین نے اپنی دُکھی داستان بیان کی

اففف عین تم بھی حد کرتی ہو۔ شانزے تھک ہار کر اُس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

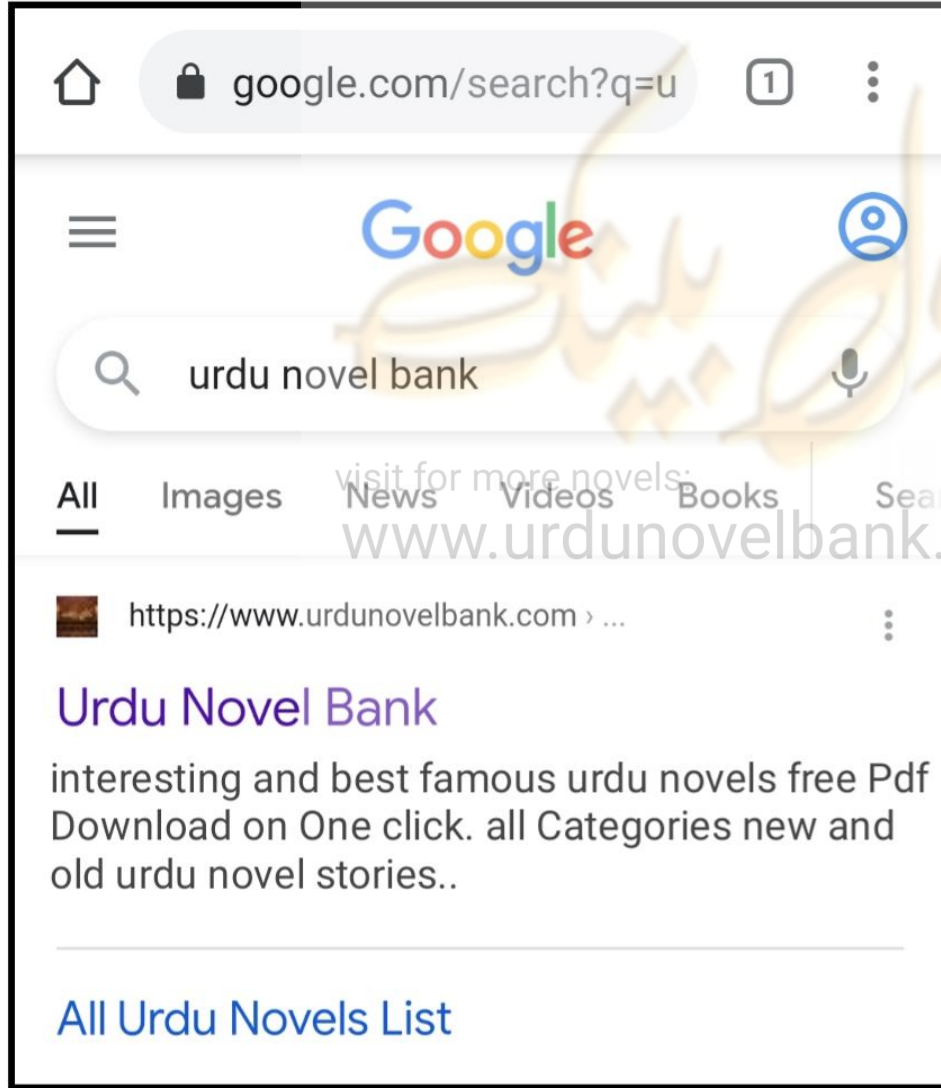
نورالعین اور شانزے جو آپس میں کم وقت میں بہت اچھی اور گہری دوستیں بن گئی تھیں پر دونوں کی نیچر ایک دوسرے سے بے حد مختلف تھی۔



E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

ڈارلینگ تم ہمارے ساتھ اپنی پریشانی شیئر کر سکتے ہو۔ ایک لڑکی اُس کے چہرے پہ ہاتھ رکھتی بولی۔

پہلے تم یہ بتاؤ میری ظالم جلاد بیوی کو تو نہیں بتاؤ گی وہ تو کھڑے کھڑے مجھے شوٹ کر دے گی اگر اُس کو پتا چل گیا میں تم سب کو بتایا ہے۔ عالم ڈر کر بولا۔

نو نو ہرگز نہیں۔ پانچ چھ لڑکیاں ایک ساتھ بولی تو عالم کا سینہ چوڑا ہوا۔

میری بیوی جس سے میں نے پیار کی شادی کی تھی وہ میرے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرتی ہے کہ میں کیا کہوں رات کو چھت پہ سلاتی ہے مہینے پہ پانچ بار بس کھانا دیتی ہے اپنے سارے کام مجھ سے کرواتی ہے جیسے میں شوہر نہیں شوہر ہوں اُس کا۔ عالم کی بات پہ سب نے اُس کا کنڈا تھپتھپایا۔

اگر وہ ایسا کرتی ہے تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے تمہارے جیسے خوبصورت لڑکے کو کونسا لڑکیوں کی کمی ہے جس پہ اشارہ کرو گے تمہارے پاس چلی آئے گی۔ کلب میں ایک لڑکی جس کے ہاتھ میں وائن کا گلاس پکڑے ہوئے تھی وہ بے باکی سے اُس کو دیکھتی آنکھ ونک کیے بولی۔

یس یس شی از رائٹ۔ لڑکیوں کے ساتھ اب لڑکے بھی بولے۔

آپ سب کی بات درست پر میں نے بتایا جو پیار کی شادی کی تھی تو میں کیسے اُس کو چھوڑ دوں اُس کے اتنے مظالم سہنے کے باوجود بھی یہ کمبخت دل اُس کے لیے دھڑکتا ہے۔ عالم اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر کہا

شادی کو کتنا عرصہ ہوا ہے۔ ایک لڑکی نے پوچھا

تین سال ہوئے ہیں پانچ بچے ہیں جس کے پیپرز بھی یہ جناب خود چیلنج کرتے ہیں سارے بچوں کی دیکھ بال کرتے ہیں۔ نسوانی آواز پہ جہاں عالم کی سیٹی گم ہوئی تھی وہی سب کی نظریں عالم کے پیچھے کھڑی لڑکی پہ ٹپک گئی تھی جو براؤن کلر کی نفیس ساڑی پہنے کندھوں پہ گرم شال ڈالے کھڑی تھی چہرہ ہر مصنوعی آرائش سے پاک تھا۔

ف ف ا ط مہ۔

ہاں میں کیوں تم کسی اور کو تصور کر رہے تھے۔ فاطمہ نے طنزیہ کیا۔

نہیں میری جان بلکل بھی نہیں تم یہ بتاؤ حویلی سے کب واپس کب آئی۔ عالم
اُس کے ہاتھ تھام کر بولا۔

ابھی سیدھا یہی آئی ہوں۔ فاطمہ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

visit for more novels:

تمہیں اتنا پیارا امیر لڑکا ملا ہے اور تم اُس کے ساتھ اتنا ظلم کرتی ہوں۔ ایک لڑکی نے کہا تو فاطمہ نے عالم کو دیکھا جو اُس کے ہاتھ چھوڑے اپنے کان پکڑ کر نظروں ہی نظروں میں اُس کو سوری بول رہا تھا فاطمہ کو ایسے عالم بہت کیوٹ لگا۔

یہ

سہرا لگانے لگا۔

عالم تم لڑکیوں سے دور رہا کرو مجھے نہیں پسند میرا خون کھولتا ہے تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھ کر۔ فاطمہ نے صاف گوئی سے کہا

اور مجھے بہت پسند ہے تمہارا میرے لیے پوزیسیو رہنا۔ عالم گہری مسکراہٹ سے بولا
میں مذاق کے موڈ میں نہیں عالم مجھے شراکت بالکل برادشت نہیں۔ فاطمہ نے
سنجیدگی سے کہا

یہ باقی لڑکیا بس ایڈوینچر کے سوا کچھ نہیں میرے لیے تم سب سے الگ اور
خاص ہو جس کا ثبوت تمہارا میرے نکاح میں ہونا ہے ہماری شادی کو ایک سال
ہو گیا ہے کیا کبھی تمہیں میری محبت میں کمی نظر آئی۔ ساری بات کہنے کے بعد عالم

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com نے جیسے تائید چاہی۔

نہیں پر میرا دل ڈرا رہتا ہے خوف آتا ہے مجھے میرا تمہارے علاوہ کوئی نہیں۔ فاطمہ
کی بات پہ عالم نے گہری سانس لی۔

جانتی ہوں ایک یہی بات ہے جس وجہ سے میں تمہارا ساتھ ہوں اگر تم نے حد پار کی تو دوسرے کو تو حاصل کر لوں گے پر مجھے ہمیشہ کے لیے کھود دو گے۔ فاطمہ کی بات پہ عالم کا دل خوف سے دھڑکا تھا فاطمہ کے بنا زندگی گزارنا تو اُس کے لیے

www.urdu-novel-bank.com

سوبان روح تھا۔

آج تو یہ بات کہہ دی اگلی بار کہی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔ عالم نے تنے ہوئے تاثرات سے کہا

اچھا اب ڈائلاگ بازی نہیں کرو گاڑی چلاؤ۔ فاطمہ نے بات بدلنے کی خاطر کہا
میں سنجیدہ ہوں تمہارے لیے بہت پیار کرتا ہوں یہ بات جانتی ہو تم پر میری
درخواست ہے ایسے آزمایا مت کرو۔ عالم کی بات پہ فاطمہ نے زور سے آنکھیں میچ
لی۔



شانزے اور عین گھر آئی تو عندلیب کو ڈھیروں اخباروں کے پیچ گھسا پایا۔

visit for more novels:

آپ نے اس جاب پہ بھی ریزائن کر دیا۔ عین تاسف سے کہا

جہاں انسان کی عزت نہ ہو وہاں رہنا فضول ہے۔ عندلیب نے سنجیدگی سے جواب
دیا۔

مجھے جہاں ٹھیک لگے گا وہاں ٹیک جاؤں گی تم دونوں جا کر فریش ہو جاؤ میں کھانا گرم کر دیتی ہوں۔ عندلیب نے اُٹھتے ہوئے کہا

آپ رہنے دو میں کرلوں گی گرم۔ شانزے جو خاموش کھڑی تھی اُس نے کہا

تمہیں جانے کیوں کچن سے اتنا دل ہے ایسا لگتا ہے جیسے ایک دن اُس کو اپنا یا

اُس کا دیدار نہیں کروں گی تو نیند نہیں آئے گی۔ عین نے بے زاری سے کہا

بے زار ہونے سے اچھا ہے میرے ساتھ چلو۔ شانزے نے آنکھیں دیکھا کر کہا تو

عین نے کانوں پہ ہاتھ لگائے۔

کوئی جاب کا ایڈ ملا؟ عین کھسک کر عندلیب کے پاس آتی بولی۔

ہم تین چار ملے ہیں کل جانا شروع کروں گی انٹرویو کے لیے دیکھتے ہیں پھر کیا ہوتا ہے۔ عندلیب نے جواب دیا۔

میری مانے تو آپ جاب نہ کریں میں کر تو رہی ہوں گزارا ہو جائے گا۔ عین نے مفت مشورہ دیا۔

تمہاری جاب جس کی سیلری میں سے بمشکل پانچ ہزار بچتے ہیں اُس سے گھر کے اخراجات پورے ہو گے۔ عندلیب نے طنزیہ کہا

visit for more novels:

تو کیا ایک وقت کا کھانا کھائے گے گھر میں ہم دو فرد ہی تو ہیں شانزے تو خود دار ہے پانی پیتی ہے تو اُس کا بھی بل ادا کرتی ہے۔ عین شرمندہ ہوئے بنا بولی۔

دماغ خراب نہیں کرو پہلے ہی میرے سر میں درد ہے۔ عندلیب بے زاری سے بولی تو عین نے منہ بنایا۔

کھانا گرم کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے۔ شانزے کی بات پہ عین کھسیانی سی ہو کر
ہنس دی۔



صبح کے وقت عادل شاہ کے کمرے میں آیا تو اُس کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا

visit for more novels:
www.urdu-novel.com

پایا کمرے کی حالت اُس نے رات کے وقت ہی درست کروالی تھی۔

آفس جانے کی تیاری ہے۔ عادل نے شاہ سے کہا

ہممم۔ شاہ نے بس اتنا کہا

طبیعت کیسی ہے؟ عادل نے غور سے اُس کی طرف دیکھ کر پوچھا

(یو)گالی (-) وہ اپنی بے عزتی پہ تمللا اُٹھا جب کی عندلیب بنا دھیان دیئے سامنے میز پہ رکھی ساری چیزیں اُٹھا کر اُس کے سر پہ مارنے لگی وہ بیچارا اُپس (کمینا) اپنا بچاؤ بھی نہیں کرپا رہا تھا کیونکہ عندلیب اُس کو موقع کہاں دے رہی تھی میز ساری خالی

کرنے کے بعد عنذلیب کی نظر سامنے جگ پہ پڑی تو وہ اُس کی طرف اُلٹ دی
اُس کے اُپر جنون سوار ہو چکا تھا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے والے کا
قتل کر ڈالتی۔

تم جیسے کمینے انسان کے روپ میں موجود بھیرپوں کی وجہ سے ایک ماں اپنی بیٹی
کے لیے فکر مند ہوتی ہے اُس کو باہر آنے جانے نہیں دیتی لڑکیاں خود کی عزت
خطرے میں محسوس کرتی ہیں پر میں اُن میں سے نہیں جو ڈر چھپ جائے میں
عنذلیب ہوں جس کو اپنے لیے لڑتا آتا ہے اب جو تو نے میرے ساتھ بکواس کی
کسی اور سے کرنے سے پہلے ایک بار ضرور سوچو گے۔ عنذلیب غصے سے پھنکار کرتی
ایک اور تھپڑ دے مارا اب کی اونر مینر نے بھی ہاتھ بڑھایا تھا جو عنذلیب نے بیچ
میں روک کر مڑور دیا تھا۔

آآآ

چھوڑو مجھے جھنگلی عورت۔ اونر منیر درد سے تڑپتا بولا عندلیب اُس کے منہ پہ تھوکتی

اپنا پرس اٹھا کر جانے لگی جب وہ بولا

میں تم پہ ایسا کیس کروں گا کے یاد کروں گی

شوق سے کرنا میں بھی کروں گی حراسمینٹ کی۔ عندلیب بے خوفی سے کہتی ٹھاہ کی
آواز سے اُس کے کعبین کا دروازہ بند کیا انٹرویو کے لیے آئے لوگ حیرت سے اُس کا
لال بھجو چہرہ دیکھنے لگے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عندلیب دوسری جگہ انٹرویو دینے کے بجائے گھر واپس آئی تھی اُس کا پور وجود پسینے

سے شرابور ہو چکا تھا آج ایک بار پھر اُس کو وہ سب یاد آگیا تھا جس سے وہ بچنا

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

میری کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔ فاطمہ اتنا کہتی اپنی کتابیں سمیٹ کر جانے لگی تو عالم بھی بیگ کاندھے پہ ڈالتا اُس کے پیچھے گیا۔

وائے یو اگنور می۔ عالم اُس کے ہمقدم ہوتا بولا

میں کیوں تمہیں اگنور کروں گی۔ فاطمہ نے اُلٹا اُس سے سوال داغا۔

یو نوائے لو یو اُس کے باوجود بھی اتنا پھیکا رویہ تمہارا میرے ساتھ۔ عالم نے جیسے شکوہ کیا تو فاطمہ کے قدموں کو بریک لگی۔

visit for more novels:

یو لو می سیریسلی۔ فاطمہ نے مذاق اڑانے والے لہجے میں کہا عالم سنجیدگی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

عالم تمہیں مجھ سے محبت یہ تمہارا کہنا ہے میں تمہاری محبت پہ لبیک کہوں جس کی دن میں پانچ سے چھ گرل فرینڈز بدلتی رہتی ہیں تمہاری محبت جس کی محبت بن

بادل برسات کی طرح ہے تو سوری ٹو سے میں اُن لڑکیوں کی طرح نہیں جو تمہاری
وقت گزاری کا سامان بنتی ہے۔ فاطمہ سپاٹ انداز میں بولی

میں مانتا ہوں میری زندگی میں بہت لڑکیاں آچکی ہے پر میں نے کبھی اُن سے یہ
نہیں بولا کہ مجھے اُن سے محبت ہے تمہیں ہر بار کہتا ہوں کیونکہ مجھے تم سے سچ
میں محبت ہے تم یقین کیوں نہیں کرتی۔ عالم بے بسی سے بولا

میں اب بھی یہی کہوں گی میں تمہاری جال میں نہیں آؤں گی۔ فاطمہ منہ موڑ کر

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بولی

جال میں نہ آؤ میرے نکاح میں آجاؤ۔ عالم گہری مسکراہٹ سے کہا تو فاطمہ نے
اُس کو گھورا

ایک بات بتاؤ تمہیں یہ باتیں کرنے کے لیے میں ہی ملی تھی جس کے آگے پیچھے نہیں جو ہر لحاظ سے تم سے پیچھے ہے میں کیسے مان لوں کے تمہیں مجھ سے پیار ہے مجھ میں ہی کیا عام شکل کی مالک ہے ہوں جب کی حسین سے حسین لڑکیاں تم پہ فدا ہے۔ فاطمہ نے جواب طلب کیا۔

مجھ پہ کون فدا ہے کون پاگل ہے مجھے اُس سے کوئی سروکار نہیں میرا دل تمہارا طلبگار ہے تمہاری توجہ تمہاری محبت چاہتا ہے تمہارے آگے پیچھے میں ساری عمر چلنے کو تیار ہوں بس ایک دفع تم میرا ہاتھ تھام لو قسم مجھے میری محبت کی کبھی تمہیں مایوس نہیں کروں گا رہی ہے بات تم میں کیا ہے اور شکل کی بات تو مت کرو جن سے محبت ہوتی ہے وہ ہمارے لیے خاص سے خاص ہوتا ہے تم میرے لیے کیا ہو میں لفظوں میں بیان نہ کر پاؤں پر اگر تم کبھی جاننا چاہو تو میرے دل پہ ہاتھ رکھ لینا کیا پتا تب میری محبت پہ تمہیں ایمان آجائے۔ عالم اُس کا ہاتھ پکڑ کر

اپنے دل کے مقام پہ رکھتا بولا فاطمہ گھبرا کر جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچ کر کلاس کی جانب جانے لگی عالم کی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا تھا جس کی تپش فاطمہ محسوس کر سکتی تھی۔



کیا ہوا۔ شانزے نے پریشان بیٹھی عین سے پوچھا

وہ عندلیب کافی ٹائم سے کمرے میں ہے دروازہ بھی لاگ کیا ہے پتا نہیں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیوں۔ عین نے فکر مند ہو کر کہا

کوئی بات نہیں کیا پتا وہ آرام کر رہی ہو تم اُنہیں ڈسٹرپ نہیں کرو۔ شانزے نے اُس کو تسلی کروائی۔

ہوپ سو کے جیسا تم کہہ رہی ہو ویسا ہو۔ عین نے کہا

عندليب

عندليب

پلیز اوپن دا ڈور

عین پریشان ہو رہی ہے تمہارے ایسے خود کو کمرے میں بند ہونے کی وجہ سے۔

شانزے دروازے کے پاس کھڑی ہوتی اُس سے بولی۔

پانچ منٹ یونہی گزر جانے کے بعد دروازہ کے کلک کی آواز آئی عندلیب دروازہ کھول کر بنا اُس کی طرف دیکھے بیڈ پہ بیٹھ گئی شانزے اُس کے پیچھے چلتی آئی اُس نے

نظر اٹھا کر عندلیب کو دیکھا جس کی سرخ آنکھیں رونے کی غمازی کر رہی تھی اُس کا خوبصورت چہرہ بے رونق سا تھا کبھی کبھی شانزے کو اُس کی خوبصورتی پہ رشک آتا تھا اور کبھی کبھی یہ دماغ میں خیال آتا کہ اگر وہ مسکراتی ہوگی تو کتنی زیادہ خوبصورت لگتی ہوگی کیونکہ اُس کو تین سال ہو گئے تھے پر اتنے وقت میں اُس نے کبھی عندلیب کو ہنستا تو کیا مسکراتا بھی نہیں دیکھا تھا جب کہ اُس کے برعکس عین ایک خوش مزاج لڑکی تھی وہ اپنی بہن کے ماضی سے ناواقف تھی جب کہ شانزے واقف تھی اور یہ بات عندلیب نے نیم بیہوشی کی حالت میں کہی تھی جو اُس کو آدھی سمجھ آئی تھی باقی کی بات اُس نے پوچھا تھا تو عندلیب نے بتائی تھی جس پہ اُس کو عندلیب سے بہت ہمدردی محسوس ہوئی وہ ساری حقیقت پہ یقین نہیں کر پارہی تھی۔۔

کیا ہوا ہے۔ شانزے نے پوچھا

یہ مرد ہمیں جینے کیوں نہیں دیتے اُن کی نظروں میں عورتوں کو لیے احترام کے بجائے حوس کیوں ہوتی ہے؟ عندلیب کھوئے لہجے میں بولی۔

سب ایک جیسے نہیں ہوتے کچھ لوگوں کی نظروں میں احترام اور عزت بھی ہوتی ہے۔ شانزے نے کہا

اچھا شاید تمہاری زندگی میں کوئی ایسا آیا ہو پر میری میں تو کبھی کوئی ایسا نہ آیا۔ عندلیب طنزیہ بولی جب کی اُس کی پہلی بات پہ شانزے کو سکتہ طاری ہو گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم نے اُس کو ایسے تو نہیں چھوڑا ہوگا۔ شانزے سر جھٹک کر بولی کیونکہ ایک دفع عندلیب نے اُس کے سامنے لڑکے کی پیٹائی کی تھی۔

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

تم نے مجھے کھو دیا اب ہم کبھی نہیں ملے گے۔ لڑکی نے سرگوشی میں کہا تو اُس کا سر نفی میں ہلنے لگا۔

ملی۔

پلیر کم پیک

پلیر

شاہ آنکھیں بند کیے بڑبڑاہٹ میں سر دائیں بائیں ہلانے لگا۔

آریو اوکے۔

عادل اُس کے کمرے میں ہی موجود تھا جب اُس نے شاہ کی بڑبڑاہٹ سنی تو اُس کا کندھا ہلانے لگا شاہ نے یکدم آنکھیں کھولی۔

اُس نے کہا میں نے اُس کو کھودیا وہ ایسا کیسے بول سکتی ہے میں نے تو اُس کو پالیا تھا نہ وہ تو میری تھی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ کیوں چلی گئی وہ میرے لیے آسمان سے اُتاری گئی تھی وہ بس میری تھی میری ہے میں کیسے اُس کو کھوسکتا ہوں وہ تو میری دسترس میں تھی۔ شاہ ہنپاتی انداز میں اپنے بال نوچتا بولا اس وقت اُس کی آنکھیں لال انگارہ بنی ہوئی تھی۔

شاہ کیا ہو گیا ہے

ہوگئی تھی شاہ کی حالت دیکھ کر اُس کی برداشت سے باہر تھا اپنے مضبوط دوست کو ایسے کسی لڑکی کے لیے روتا دیکھ کر

شاہ نہیں ہے وہ سہی کہتی ہے تم نے اُس کھودیا یہ بات تم قبول کیوں نہیں کرتے کب تک اس گمان میں رہو گے کہ وہ آئے گی وہ تمہاری ہے نہیں اب بھول جاؤ اپنی زندگی جیو کیونکہ خود کو خوار و برباد کر رہے ہو اُس کے پیچھے جو سوائے سیراب کے کچھ نہیں۔ عادل تیز آواز میں بولا شاہ کا وجود نڈھال ہو گیا تھا عادل کی بات پہ اُس کو اپنا وجود کڑچی کڑچی محسوس ہو رہا تھا پر جس کو سمیٹنا چاہیے تھا اب وہ نہیں تھی۔

میرا اور اُس کا ساتھ اتنا مختصر کیوں تھا زندگی میں پہلی دفع کیسی کو ٹوٹ کے چاہا تھا اور اب میں ٹوٹ گیا ہوں میرا اُس کے بنا گزارا نہیں۔ شاہ دھیمی آواز میں بولا اُس کی ایک آنکھ سے گرم سیال بہہ کر ڈارھی میں جذب ہوا تھا

کیسا ہے وہ؟ شاہ کی ماں نے عادل کو کال کر کے پوچھا

جیسا یہاں آنے سے پہلے تھا۔ عادل نے گہری سانس لیکر بتایا۔

اُس کو واپس پاکستان آنے کے لیے کنوینس کرو۔ شاہ کی ماں نے فکر مندی سے کہا

میری تو نہیں سنتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ عادل نے کہا

میری اگر سنتا تو وہ آج نیویارک میں نہ ہوتا۔ انہوں نے جیسے افسوس کیا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کہتا ہے وہاں اُس کو گھر میں وحشت ہوتی ہے اُس کی کھکھلاہٹ کانوں میں گونجتی

ہیں رات کو وہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہے صبح کو سرگوشی نما آواز میں اُس

کو جگاتی ہے ہر جگہ اُس کا عکس نظر آتا ہے۔ عادل کی بات پہ شاہ کی ماں کی

آنکھیں نم ہوئی تھی۔

کیا ہم سب کی محبتوں کے آگے اُس کی محبت حاوی ہوگئی ہے تم بس کیسے بھی
کر کے اُس کو راضی کرو میں اُس کی کسی اچھی لڑکی سے شادی کروادوں گی وہ سب
بھول جائے گا۔ انہوں نے ایک اُمید سے کہا

وہ نہیں مانے گا کبھی بھی نہیں مانے گا شاہ کو شادی کی نہیں کسی سائنگاٹرسٹ کی
ضرورت ہے اُس کی باتیں عام انسان کی طرح نہیں ہوتی وہ نارمل نہیں ہے دن
بدن پاگل ہوتا جا رہا ہے۔

تو اُس کو مکمل پاگل ہونے سے بچالوں اُس سے پہلے وہ یہاں واپس لاؤ۔ عادل
جیسے اُن کے سامنے بے بس ہوا تھا۔

میں کوشش کروں گا۔ عادل کے یہ الفاظ اُن کے لیے کسی آبِ حیات سے کم نہ
تھے۔



تم یہاں؟ ارحان خوشگوار حیرت سے اُس سے ملتا ہوا

ہممم میری تلاش مکمل ہوگئی ہے سننے میں آیا ہے وہ یہاں ہے۔ نمیر نے مسکرا کر بتایا۔

وہ کون؟ ارحان نا سمجھی سے بولا

ایک تو تم بھلکر بتایا تھا بہت پہلے میں جس لڑکی کو چاہتا ہوں اُس کے ساتھ کچھ

غلط کر دیا تھا اُس کے بعد وہ کہاں گئی کچھ معلوم نہیں۔ نمبر نے تفصیل سے بتایا

ہاں پر کبھی یہ جو نہیں بتایا ایسا کیا کر دیا تھا تم نے اور کون ہے وہ لڑکی۔ ارحان

نے جوابت کہا

بس میں وہ واقع بھولنا چاہتا ہوں اُس سے معافی مانگنا چاہتا ہوں وہ معاف کر دیں تو ہم ہنسی خوشی زندگی گزارے گے۔ نمیر اُمید بھرے لہجے میں بولا

ہو پ سو۔ ارحان بس یہ بول پایا

ہمم تم اپنی بتاؤ کیا چل رہا ہے جاب کیسی جارہی ہے۔ نمیر نے اُس کے بارے میں جاننا چاہا۔

جاب تو اچھی ہے شوقیہ طور پہ کرتا ہوں ورنہ تمہیں پتا ہے مجھے جاب کی ضرورت نہیں۔ ارحان صوفے پہ آرام سے بیٹھ کر بولا

ہاں جانتا ہوں اور شادی وغیرہ کا کیا سلسلہ ہے کوئی لڑکی پسند آئی۔ نمیر شرارت سے بولا

ہیلو

میں کیوں؟

او کے۔

دوسری طرف جانے کیا کہا جا رہا تھا جس پہ ارحان سنجیدگی سے جواب دے رہا تھا

www.urduovelbank.com

کیا ہوا کس کا فون تھا۔ نمیر نے پوچھا

کچھ نہیں آفس سے کال آئی تھی انٹرویو لینا ہے مجھے۔ ارحان نے منہ کے زاویے

بگاڑے۔

میرا کبھ دن کا اسٹے یہاں ہوگا تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ نمیر نے پوچھا

نہیں بلکل بھی نہیں ایزی رہو۔ ارحان نے کہا تو وہ مسکرا دیا۔



آل دا بیسٹ اچھے سے انٹرویو دیجئے گا اگر کسی بات پہ مسئلہ ہو تو بس آپ نے مجھے ایک میسج کرنا ہے باقی مجھ پہ چھوڑ کر رلیکس ہو جانا اور مجھے لگ رہا ہے آپ کو جاب مل جائے گی پر کوئی بات نہ بنے تو میرا نام لیجیے گا ایک زمانہ ہم سے شناساں ہے یوں چٹنگی میں آپ کو جاب مل جائے گی ٹینشن ناٹ۔ ناشتے کی ٹیبل پہ عین اپنی طرف سے عندلیب کوئی تسلی کروا رہی تھی جو بنا اُس کی باتوں پہ کان دیئے ناشتے میں مگن تھی دوسری طرف شانزے اُس کو دیکھ کر نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

عندلیب کو جاب مل جائے گی تم اپنی جاب جو ہے اُس کی فکر کرو جس طرح تم اب وہاں کام کرتی ہو مشکل ہے کے مزید وہ تمہیں آفس میں رکھے۔ شانزے کی بات پہ عین کا ہاتھ اپنے سینے پہ پڑا۔

اللہ اللہ انسان کی شکل اچھی نہ ہو تو بات ہی کچھ اچھی کر لیں۔ عین نے ایک مہاورہ بولا تھا پر شانزے کے تاثرات سپاٹ تھے جب کی عندلیب نے زبردست قسم کی گھوری سے نوازہ تھا

کیا یہ میرا اور شانزے کا معاملہ ہے وہ میری کسی بات کا بُرا نہیں مانتی وہ جانتی ہے میں نے جسٹ ایک بات کی ہے۔ عین نے عندلیب کی گھوریوں سے بچنے کے غرض سے کہا

تمہارا ہو گیا تو چلیں ورنہ عندلیب کی جاب لگ جائے گی ہماری چلی جائے گی۔ شانزے چیئر سے اپنی چادر اٹھاتی بولی

یار ایک تو تمہارا یہ پردہ مجھے سمجھ نہیں آتا آخر تم کیوں کرتی ہوں میں نے آفس میں کسی کو نہیں کرتے دیکھا اور اتنی گرمی ہے نہ کرو۔ عین نے اُس کو چادر پہنتا دیکھا تو ٹوکا

آفس میں کوئی کچھ بھی کریں ہمارا کیا۔ شانزے سادے لہجے میں بولی

آپ بھی کرنا شروع کریں ورنہ آپ کی خوبصورتی کو گرھ لگ جائے گا۔ عین نے شرارت سے عندلیب سے کہا جس کی رنگت پل بھر فق ہوگئی تھی شانزے کو ڈر تھا کہیں وہ کچھ بول نہ دے عین کو شانزے نے عندلیب کے ہاتھ کو دیکھا جس کی گرفت میں گلاس ٹوٹنے کے درپہ تھا۔

بس فضول بولنا ہے تم نے اٹھو یہاں سے اب۔ شانزے اُس کو بازوؤں سے پکڑ کر اٹھاتی بولی

کیا ہے چلتی ہوں۔ عین نے منہ بنایا پھر دونوں گھر سے نکل گئی۔

اُن کے جاتے ہی چھناک کی آواز سے گلاس کڑچی کڑچی ہو گیا تھا۔

گرہ تو لگ چُکائی سال پہلے۔ عندلیب بڑبڑاہٹ میں بول کر اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی

جو خون سے بھر گیا تھا پر اُس کو کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

چلیں جی رکشے والے بھائی اپنے رکشے کو آج ہوائی جہاز بنالیں ہمیں لیٹ ہو رہا

visit for more novels:

ہے۔ باہر روڈ پہ آکر شانزے نے رکشے والے کو روکا تھا عین شروع ہوئی جب کی

شانزے نے اپنے چہرے پہ چادر درست کی۔

شانزو ایک بات سچ بتانا کیا تم کسی سے چھپتی ہو؟ عین نے رازدانہ انداز میں پوچھا

تو شانزے نے چونک کر اُس کو دیکھا

میرے ساتھ بیٹھی ہے نہ اس نے سات قتل کیے۔ عین کی بات پہ شانزے نے
اُس کو گھورا اُس کو یاد نہیں آ رہا تھا اُس نے زندگی میں کبھی مجھ بھی مارا ہو
دیکھے بہن میں شارٹ کٹ رستے پہ چلا ہوں آپ لوگوں نے جو کہا جلد پہچانا
ہے۔ رکشے والا بے زاری سے بولا

ہمیں نہیں چلنا شارٹ کٹ۔ عین نے تیز آواز میں بولی
عین ایک آواز مت نکالنا باہر اب۔ شانزے نے تنبیہ کرتی نظروں سے اُس کو گھور
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کمر کہا



تیس منٹ انتظار کے بعد اُس کی باری آئی تھی انٹرویو کے لیے عندلیب اپنی چیزیں
اٹھاتی کیبن کا دروازہ نوک کرتی اندر داخل ہوئی ارحان نے نظر اٹھا کر سرسری نگاہ

کے

Page 50

میرے ڈاکیومنٹس۔ عندلیب سنجیدگی سے بولی تو ارحان اب بنا اُس کی جانب دیکھتا
ڈاکیومنٹس دیکھنے لگا جس میں اُس کا رکارڈ کافی اچھا تھا۔

پہلے آپ نے کہی جاب کی ہے یا فرسٹ ایکسپریس ہے یہاں۔ ارحان نے پہلا
سوال کیا

اور بھی بہت جگہ کام کر کے تجربہ حاصل کیا ہے یہاں فرسٹ ایکسپریس نہیں
میرا۔ عندلیب نے جواب دیا۔

visit for more novels:

تو وہاں جاب چھوڑنے کی وجہ؟ ارحان نے نگاہ نیچے کیے پوچھا اُس کو اب ڈر لگ رہا
تھا اگر اُس نے دوبارہ اُس کی جانب دیکھا تو بے اختیار ہو جائے گا۔

ماحول اچھا نہیں تھا اس لیے ایک ماہ بھی کام نہیں کرپائی اور کچھ کمپنیز کو پریٹ
نہیں کرتے تھے۔ عندلیب نے آرام سے جواب دیا۔

تو کیا مجھے جاب مل گئی۔ عندلیب کو یقین نہیں آیا۔

جی بلکل جوائنگ لیٹر آپ کو مل جائے گا۔ ارحان نے کہا تو اُس نے سر کو جنبش دی۔



نہیں آے گی لگتا ہے اگر آنا ہوتا تو آجاتی۔ عالم کے کمرن اسجد نے بار بار کالج گیٹ کی جانب دیکھتے اُس کو دیکھا تو کہا

وہ تو روز آتی ہے اور آج تو اُس کی اہم کلاس تھی وہ کیسے مس کر سکتی ہے شاید
اُس کی طبیعت سہی نہ ہو۔ عالم پریشانی سے بولا

تم میں یہ سمجھو وہ تمہاری ضد ہے کیونکہ اتنا تو میں بھی تمہیں جانتا ہوں تمہاری
محبت عارضی ہوتی ہے اور فاطمہ میں تو کچھ ایسا

اس سے آگے ایک اور لفظ کہاں نہ تو جان سے مار دوں گا فاطمہ میری ضد میرا جنون
اور میرا عشق ہے اور میں کسی تیسرے کو اجازت بالکل نہیں دوں گا کہ وہ میری
محبت کو عارضی کہے اور آخری بات پھر کبھی اُس کو عام کہنے کی غلطی مت
کرنا۔ عالم اُس کا گریبان دبوچتا ایک ایک لفظ پہ زور دیتا پیچھے کی طرف اُس کو دھکا دیا
جس سے اسجد کے قدم لرکھڑا گئے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

انتہا کے پاگل انسان ہو تم دیکھنا تمہاری بس خواہش رہے گی اُس کو حاصل کرنا پر
وہ کبھی تمہاری دسترس میں نہیں ہوگی کیونکہ تم پاگل ہو وہ نہیں تین سالوں سے
تم اُس کے پیچھے ہو اُس نے کبھی تمہاری طرف ایک قدم نہیں بڑھایا جانتے ہو
کیوں کیونکہ اُس نے تمہیں ہر روز فی لڑکی کے ساتھ دیکھا ہوتا ہے۔ اسجد غصے

visit for more novels:
www.urdu-novels.com

کیا مسئلہ ہے تمہارا۔ فاطمہ نے کال ریسیو کر کے بے زاری سے پوچھا

وارڈن کی فکر نہیں کرو میں اجازت لے لوں گا۔ عالم نے خوبصورت مسکراہٹ سے کہا

تم نے کبھی تو کسی نہ کسی کا ہاتھ تھامنا ہے نہ تو مجھ میں کیا مسئلہ ہے ہاں کر دو مجھے ہی ایسے کسی کی جان تو بچ جائے گی۔ عالم نے دھکے چھپے لفظوں میں جیسے دھمکی دی۔

—————

visit for more novels:
www.gurunovelbank.com

ع

شش

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 61
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a3061756508)

میں یہاں اپنی زندگی جی رہا ہوں۔ شاہ بے ہنگم قہقہہ لگا کر بولا

اچھا اب چلو۔ عادل اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولا

نوا بھی نہیں۔ شاہ اپنا ہاتھ اُپر کیے بولا

شاہ حرام پینے سے اچھا ہے گھر چلو۔ عادل نے سختی سے کہا

اب کیا حلال کیا حرام۔ شاہ اتنا کہتا دوسرا گلاس بھرنے لگا۔

شاہ کیوں خود کو ددل میں گھسیٹتے جارہے ہو۔ عادل اُس کے ہاتھ سے گلاس چھینتا

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ہوا بولا

تو اُس کو لاؤ وہ نکال دے گی مجھے اس ددل سے تمہیں پتا ہے مجھے ہر جگہ وہ نظر

نہیں آتی ہے وہ نہ ہو کر بھی ہے۔ شاہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا

پر ہمیں تمہیں ہو کر بھی نظر نہیں آرہے چلو یہاں سے۔ عادل طنزیہ آواز میں بولا

اُس کو کبھی مجھ سے محبت نہیں ہوئی ہوگی یا میری محبت سے محبت۔ شاہ عادل کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتا پوچھنے لگا

تمہارے پاس کیا بس ایک وہی ہے جس کا ہر وقت ذکر کرتے رہتے ہو بھول کیوں نہیں جاتے تم اُس کو کیوں خود کو ایسا بنادیا ہے اپنی پُرانی زندگی کی طرف لوٹ آؤ تمہارے ماں باپ تمہاری راہ تک رہے ہیں۔ عادل گہری سانس بھرتا بولا۔

میں بھی کئی سالوں سے اُس کی راہ تک رہا ہوں وہ کیوں نہیں آتی کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے کیا بس میرا دل اُس کے لیے تڑپتا ہے وہ مجھے یاد نہیں کرتی اُس کا دل نہیں چاہتا میرے پاس آئے۔ شاہ کا لہجہ نرم ہو گیا تھا آنکھیں زیادہ شراب پینے کی وجہ لال ہو گئی تھی۔

اُس کی طرف ایسا ہوتا تو تمہاری یہ حالت نہ ہوتی۔ عادل نے سنجیدگی سے کہا

یار شانزے تم بچوں کو اتنی حسرت بھری نظروں سے کیوں دیکھتی ہو اگر تمہاری شادی ہوئی ہوتی تو کہا جاسکتا تھا تمہارا بچہ کھو گیا ہوگا پر تم ہو بھی غیر شادی شدہ۔ عین نے بس سٹاپ پہ ساتھ کھڑی شانزے سے کہا جس کی نظریں اسکول وین میں موجود بچوں پہ تھی

تم ہمیشہ فضول بولتی رہنا ایسا کچھ نہیں میں حسرت سے اُن کی طرف دیکھنے لگی بچے تو بہت معصوم اور پیارے ہوتے ہیں تبھی میں دیکھ رہی تھی۔ شانزے عین کی بات پہ ہڑبڑا کر بولی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اچھا شاید پھر میرا وہم ہو۔ عین نے کندھے اُچکائے

یہ بس کب آئے گی گرمی سے میرا حال بُرا ہو رہا ہے۔ شانزے اپنے ڈوپٹے سے چہرہ صاف کیے بولی جو تیز سورج کی تپش کی وجہ سے سرخ اور پسینے سے بھیک گیا تھا۔

بس آگئی۔ شانزے نے بس کو آتا دیکھا تو عین سے کہا

www.urduovelbank.com

الحمد للہ۔ عندلیب نے کہہ کر ٹیبل پہ رکھا میٹھائی کا ڈبہ اُن دونوں کے سامنے کیا

تیس منٹ بعد واپس آتے اُس نے اپنے استعمال شدہ کپڑے اور چادر لیکر کمرے سے باہر نکل گئی اس بات سے بے خبر کے وہ اپنی قیمتی چیز یہی چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

اگلا دن اُتوار کا تھا عین رلیکس تھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتی ناول پڑھ رہی تھی عندلیب گروسری کا سامان لینے مارکیٹ تک گئی تھی جب کی شانزے مر کے سامنے اپنے بال سلجھا رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یار شانزے زمانہ کتنا دور چلا گیا ہے اور یہ ناولز کی ہیروئن ابھی تک وہی کی وہی ہیں۔ عین نے منہ بنا کر کہا تو شانزے اُس کی طرف متوجہ ہوئی۔

اب کیا پڑھ لیا ناول میں۔ شانزے نے پوچھا

جب لڑکا لڑکی ایک دوسرے سے سچی محبت کرتے ہیں نہ تو وہ ایک دوسرے کے لیے بچے بن جاتے ہیں جیسے کوئی بچہ اپنا پسندیدہ کھلونہ چھپا کر رکھتا ہے کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتا بلکل ایسے ہی جن سے ہمیں محبت ہوتی ہے ہم اُس کی اگنورنس اور دوسروں کے ساتھ فری ہونا برداشت نہیں کر پاتے ہم پوزیسیو ہو جاتے ہم چاہتے ہیں وہ خود کو بس ہم تک محدود رکھے کسی تیسرے کو اہمیت نہ دے جو

سوچ پہلے ہمیں بُری لگتی ہے دوسروں سے سن کر پھر ہم خود بھی اپنی محبت کو قید کرنے لگ جاتے ہیں کیونکہ جب دل میں محبت پیدا ہوتی ہے تو ساتھ میں اُس کو کھونے کا ڈر بھی پیدا ہونے لگتا ہے۔ شانزے کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولتی چلی گئی عین حیرت سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

کافی ڈیپ لائٹر بولی تم نے پر میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کیا لڑکا اتنا کیئرنگ ہوتا ہے پوزیسیو لونگ یہ سب ریئل میں کہا ہوتا ہے بس ناولز یا ڈراموں اور فلموں میں ہوتا ہے عین نے اپنی اُلجھن بیان کی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سوؤ میں سے دس تو ضرور ہو گے۔ شانزے نے مسکرا کر کہا

ہائے کاش اُن دس میں سے ایک میرے پاس آجائے۔ عین ڈائجسٹ کو سین سے لگاتی کھوئے ہوئے لہجے میں بولی

انگھوٹی۔ عین زیر لب بڑبڑائی

موو بیک۔ شانزے اُس کو دور ہٹاتی کمرے سے باہر چلی گئی عین حق دق بس اُس کی پشت دیکھتی رہ گئی۔



ارحان آج گھر کے لیے کچھ ضروری چیزیں خریدنے مارکیٹ آیا تھا جب اُس کی نظر عندلیب پڑی جو خود بھی سامان دیکھ رہی تھی اُس پہ نظر پڑتے ہی ارحان کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی اُس نے بے اختیار نظروں کا زاویہ بدلا اُس کو خود پہ حیرانگی ہو رہی تھی کہاں وہ لڑکیوں سے دور رہنے والا اور اب کیسے پہلی ملاقات میں ایک لڑکی نے اُس کو اپنی طرف اٹریکٹ کر لیا تھا جس کے بارے میں سوائے وہ نام کے کچھ نہیں جانتا تھا۔

کیا مجھے اُس کی خوبصورتی اٹریکٹ کر رہی ہے۔ ارحان نے خود سے سوال کر کے اپنی نظروں کا مرکز عندلیب کو کیا جو گھٹنوں تک آتے رائل بلیو کلر کے شارٹ فراق کے ساتھ وائٹ کیسپری میں ملبوس تھی بالوں کو کچر لگائے جوڑے میں مقید کیا تھا جب کی ڈوپٹہ کندھوں پہ اچھے سے لپیٹا ہوا تھا اُس کے چہرے پہ سوائے سادگی کے

جانے کیا سوچ رہی ہوگی میرے بارے میں کے کیسا نظرباز ہوں۔ ارحان منہ بنا کر

برطریا

عندلیب جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی اُس کا سر چکرا کے رہ گیا اُس کو لگا جیسے وہ

visit for more novels:

غلط جگہ آگئی ہو ہاں میں بے ترتیب صوفے کسٹرن کو قالین پہ گرا دیکھ کر وہ حیرت

سے غوطہ زن تھی مگر جیسے ہی اُس کی نظر شانزے پہ پڑی تو وہ شاہپرز رکھتی اُس کی

طرف آئی جو پاگلوں کی طرح ساری چیزوں کو بکھیر رہی تھی اور عین اُس کو روکنے

کے جتن کر رہی تھی۔

عندلیب اچھا ہوا تم آگئی شانزے کی کوئی رنگ گم ہوگئی ہے جس کی وجہ سے اُس
نے پاگلوں سے زیادہ پاگل ہونے کا مظاہرہ کیا ہے۔ عین نے عندلیب کو دیکھا تو
سک کا سانس لیا عندلیب نے رنگ کا نام سنا تھا تو اُس نے لب دانتوں تلے

visit for more novels:

دبا لے۔

www.urduovelbank.com

کہاں ہے وہ اب

شانزے نے جیسے ہی عنذلیب سے سنا تو بیچ میں ٹوکتے ہوئے پوچھا

میں لاتی ہوں۔ عنذلیب اپنی حیرت پہ قابو پا کر پانی یہی بول پائی۔

شانزے اب یہاں وہاں چکر لگاتی بے چینی سے اُس کا انتظار کرنے لگی۔

یہ لو۔ عنذلیب نے انگھوٹی اُس کی طرف بڑھائی تو شانزے بنا تاخیر کیے اُس کو ہاتھ میں لیتی وہاں سے چلی گئی۔

انگھوٹی کس حساب سے شانزے کے لیے ضروری تھی کیا زیادہ مہنگی تھی جو وہ اس

visit for more novels:

طرح ری ایکٹ کرنے لگا آپ یہاں تھی نہیں ہوتی تو پتا چلتا کیسے وہ اپنے حواس

کھو بیٹھی تھی۔ عین منہ کھولے عنذلیب سے بولی

اُس کے دل کے قریب ہے شاید انگھوٹی دینے والا خاص تھا یا پھر وہ کسی اپنے کی نشانی کے بطور اُس کے پاس ہے کیونکہ جہاں تک میں نے شانزے کو جانا ہے

اُس نے کبھی پٹسو کو اتنی اہمیت نہیں دی۔ عندلیب کی سنجیدگی میں کہی بات سن کر عین لاجواب ہوئی۔

اپنے کمرے میں آکر شانزے نے دروازے کو لاک کیا پھر وہی دروازے سے ٹیک لگاتی بیٹھتی چلی گئی جب کی انگھوٹی ہاتھ کی میٹھی میں مضبوطی سے قید تھی شانزے نے مٹھی کھول کر انگھوٹی کو دیکھا جو سادہ مگر خوبصورت ڈیزائن سے کُندہ تھی شانزے نے غور سے انگھوٹی کو دیکھا پھر سائیڈ سے ٹریس کرنے لگی اُس کو جب کچھ انگلی میں چھبتا محسوس کیا تو کیسی لاک کی طرح اُس پہ کلک کیا جس سے انگھوٹی کی سائیڈ اوپن ہوئی اُپری حصے کے کھلتے ہی شانزے نے دیکھا جہاں کسی کی چھوٹی سی پروفائل پک موجود تھی اُس پہ نظر پڑتے ہی شانزے کی آنکھوں سے آنسوؤ لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے اُس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کا گلا گھونٹا۔

فاطمہ پلیر سیٹ۔ عالم نے محبت سے لبریز لہجے میں کہا تو فاطمہ دوبارہ اپنی جگہ پہ بیٹھ

www.urduovelbank.com

گئی

کیوں نہیں بیٹھ سکتی۔ عالم نے سوال پوچھا

کیونکہ مجھے تمہارے ساتھ بیٹھنے میں دلچسپی نہیں۔ فاطمہ نے کراہ سا جواب دیا

مگر مجھے تو ہے تمہارے ساتھ بیٹھنے میں تمہیں دیکھنے میں ہر ایک بات جو تم سے

جوڑی ہو مجھے اُس میں دلچسپی ہے۔ عالم نے مسکرا کر کہا

تم سوائے اپنا وقت برباد کرنے کے اور کچھ نہیں کر رہے۔ فاطمہ نے سپاٹ لہجے

میں کہا

مجھے پتا ہے ایک دن تم میری محبت کو قبول کر لوں گی اس لیے میں یہ کبھی نہیں

visit for more novels:

سوچوں گا کہ یہ میرا وقت کا ضائع ہے کیونکہ تمہارے ساتھ رہا میرا ایک سیکنڈ تک

قیمتی ہے۔ عالم شدت سے گویا ہوا تو فاطمہ اُس کو دیکھتی رہ گئی جس کی کالی گہری

آنکھوں میں وہ اپنا آپ واضح دیکھ سکتی تھی پر جانے کیوں اُس کا دل نہیں مانتا

تھا سامنے بیٹھا شاندار مرد اُس کو اپنا نہیں لگتا تھا ایسا لگتا تھا جیسے ساتھ ہو کر بھی وہ ساتھ نہیں ہوگا ایسا کیوں محسوس ہوتا اس بات سے وہ خود انجان تھی۔

کیا ہوا۔ عالم نے اُس کو سوچو میں گم دیکھا تو سامنے چٹکی بجا کر اُس کو ہوش میں لانا چاہا

کچھ نہیں میری کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔ فاطمہ بہانا بنا کر اُٹھ کھڑی ہوئی تو عالم نے نرمی سے اُس کی کلائی پکڑی فاطمہ نے اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا پھر سوالیہ نظروں سے عالم کو دیکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آے لو یو فاطمہ آنسٹلی اینڈ آے نیور الائیو وڈ آؤٹ یو۔ عالم نے سنجیگی سے اظہارِ محبت کیا تو فاطمہ کا دل ڈوب کے اُبھرا اُس نے اپنی کلائی عالم سے۔ آزاد کروائی بنا

اسجد نے دور کھڑے عالم کو گہری نظروں سے دیکھا تھا اُس نے سوچ لیا تھا اب اُس نے کیا کرنا ہے جس دن عالم نے اُس پہ ہاتھ اٹھایا تھا تب سے اُس نے عالم سے بدلا لینے کا سوچ لیا تھا

ہیلو چچا جان کیسے ہیں آپ؟ کالج سے فری ہوتے ہی اسجد نے بختیار را جپوت کو

کال کیے پوچھا

بختیار راجپوت عالم کے والد اور اسجد کے چچا تھے

راجپوت نے اپنے روعبداللہ میں پوچھا

عالم کے بارے میں کیا بتاؤں میں آپ کو۔ اسجد مصنوعی افسوس سے بولا

کیا مطلب کیا بتاؤ کچھ ہوا ہے کیا؟ اختیارِ راجپوت نے سنجیگی سے بھرپور آواز میں

استفسار کیا۔

چچا جان آپ تو جانتے ہیں عالم کی نیچر کا شہر آتے وہ کیسے بگڑ گیا ہے ہر آتی جاتی

visit for more novels:

لڑکی اُس کی گرلفریئنڈ ہوتے ہی۔ اسجد اتنا کہتے خاموش ہو کر اختیار را جیوت کے بولنے

کا انتظار کرنے لگا۔

تو اس میں مضحکہ کیا ہے۔ اختیارِ راجپوت کو جیسے کوئی فرق نہیں پڑا۔

مضحکہ اُس بات میں جواب میں آپ کو بتانے والا ہوں۔ اسجد سیل فون کو
دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتا بولا

صاف صاف بات کرو جو بھی ہے ہم نے زمینوں پہ بھی جانا ہے۔ بختیار راجپوت
نے کہا

دراصل عالم نے مجھ پہ ایک معمولی شکل و صورت کی لڑکی وجہ سے عالم نے ہاتھ
اٹھایا اُس کا ماننا وہ اُس لڑکی سے محبت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ اُس سے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شادی کرے گا۔ اسجد منہ کے زاویے بگاڑتا بولا

عالم کو تم پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا میں بات کرتا ہوں اُس سے۔ بختیار راجپوت
نے جیسے باقی کچھ سنا ہی نہیں تھا۔

آپ بے شک اُس سے بات کریں پر میرے بارے میں نہیں بلکہ اُس بارے میں کے وہ لڑکی کا خیال اپنے دل سے نکال دے اُس لڑکی کے آگے پیچھے تو کوئی ہے بھی نہیں ہاسٹل میں پٹی بڑی ہوئی ہے۔ اسجد نے زہر خند لہجے میں کہا

تم نے جیسا بتایا ہر آتی جاتی لڑکی سے اُس کا تعلق ہے تو جس کی تم بات کر رہے ہو وہ بھی انہیں جیسی ہوگی اس لیے مجھے کچھ کہنے یا کرنے کی ضرورت نہیں عالم خود اُس کو چھوڑ دے گا جب اُس کا دل بھر جائے گا۔ اختیار صاحب سکون سے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بولے۔

ایسا نہیں اس بار گزرے تین سالوں سے وہ اُس لڑکی کے پیچھے خوار ہو رہا ہے جو اُس کو دیکھتی تک نہیں مرنے مارنے پہ اتر آتا ہے پورے کالج میں یہ بات مشہور کی ہے کے فاطمہ اُس کی ہے جس سے کوئی لڑکا فاطمہ کے آس پاس سے گزرتا تک نہیں سخت وارننگ جو دے رکھی ہے عالم نے اس سے پہلے وہ شادی کر کے

کے کان بھرے۔

www.urduovelbank.com

تصور میں فاطمہ کو لاتا ہوا

سیریلی حرا یہ کیسی چاہت ہے اُس کی جس میں بس وہ خود کے بارے میں سوچ رہا ہے میرے بارے میں نہیں میں کیا چاہتی کیا نہیں چاہتی اُس میں عالم کو سرے سے کو سروکار نہیں۔ فاطمہ تمسخرانہ لہجے میں گویا ہوئی

یہ چاہتیں محبتیں ایسی ہوتی ہیں جس میں انسان خود غرض بن جاتا ہے تم جانتی ہوں عالم کے جذبات تمہارے لیے سچے ہے پر تم جان کر بھی انجان بن رہی ہو جس سے عالم اب ضد پہ آ رہا ہے۔ حرا نے اُس کو سمجھانا چاہا جس پہ فاطمہ نے

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

سر جھٹکا

سیگریٹ نوشی کرتا ہے شراب پیتا ہے ہر ایک خوبصورت لڑکی اُس کی گرل فرینڈ ہوتی ہے اور تم چاہتی ہو میں اُس کی محبت پہ اعتبار کرو کیوں کرو کیسے کرو ایسی کوئی وجہ بھی تو ہو مجھ میں ہے کیا ہے میرے پاس نہ اچھی شکل نہ اُس کے جیسا اسٹیٹس کچھ بھی تو نہیں۔ فاطمہ اپنا سر ہاتھوں میں گرائے بولی

محبت بے وجہ ہوتی ہے فاطمہ محبت کرنے کے لیے وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی اور خود کو اتنا عام نہ سمجھو کیونکہ تمہیں عالم راجپوت چاہتا ہے جس کے پیچھے کالج کی اُس کے سرکل کی ساری لڑکیاں پیچھے پڑی ہوتی ہیں پر وہ ایک تین سالوں سے تمہارے جواب کا منتظر ہے وہ تم سے محبت کرتا ہے اس بات کا اندازہ تم اس سے لگالوں کے اُس نے کبھی تمہارے ساتھ زبردستی یا بدتمیزی نہیں کی اُس کی نظروں میں تمہارے لیے عزت ہوتی ہے احترام ہوتا ہے اُس کی محبت حوس سے پاک ہے پورے دو سال تو وہ بس تم سے خاموش محبت کرتا رہا ہے تمہیں بنا خبر کیے وہ تمہاری حفاظت کرتا ہے اظہار محبت تو اُس نے اب ایک سال سے کیا ہے پر ایک تم ہو جو ہر بار اُس کو اپنے لفظوں سے تکلیف دیتی ہو اُس کو ٹھکراتی ہو جب وہ اپنی ساری تکلیفیں بھلا کر تمہارے پاس آتا ہے تو تم ایک اور فی تکلیف اُسے

دے ڈالتی ہو۔ حرا اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی فاطمہ سانس روکے حرا کا ایک ایک لفظ سننے لگی۔

مجھے اُس کی ضرورت نہیں ہے وہ ایک سیراب ہے میں اُس کے پیچھے بھاگ کر خود کو تھکانا نہیں چاہتی وہ ایک راہ کا مسافر نہیں وہ کبھی ایک جگہ ٹک نہیں سکتا اور میں خود کو بے مول نہیں کروں گی۔ فاطمہ اتنا کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اپنی انا میں عالم کو کھومت دینا عالم ایک ہیرا ہے جو تمہاری بے رونق زندگی کو خوشیوں سے روشن کر سکتا ہے تمہیں تنہائی سے نکال سکتا ہے تمہاری ہر خوشی ہر خواہش کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔ حرا نے کہا تو فاطمہ بنا جواب دیئے اپنے کام میں لگ گئی۔

آج اُن سب نے رُپ پہ جانا تھا جو تین دنوں کا تھا سب تیار ہو کر بس کی جانب جارہے جب کی عالم براؤن شرٹ وائٹ جینز پینٹ پہنتا ہاتھ میں گاکلز پکڑے بے چینی سے فاطمہ کا انتظار کر رہا تھا سیاح گھنے بال ماتھے پہ بے ترتیب سے تھے جو اُس کے چہرے کو مزید وجیہ بنا رہے تھے پر وہ خود سے لاپرواہ سامنے کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں اب فاطمہ آتی نظر آرہی تھی عالم کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا کیونکہ فاطمہ بھی براؤن لونگ قمیض کے ساتھ وائٹ پاجامے میں تھی ساتھ میں وائٹ ڈوپٹہ سر پہ اچھے سے پہنا ہوا تھا کالے رنگ کی شال کندھوں کے اطراف اچھے سیٹ تھی عالم کی نظر اُس کے چہرے سے گزرتی ہاتھوں پہ پڑی جہاں وہ اپنا بیگ گھسیٹ کر لا رہی تھی وہ بس کے دروازے کی جانب کھڑا ہو گیا فاطمہ اُس کو نظر انداز کر کے جانے لگی جب کی عالم کی سرگوشی نما آواز اُس کے کانوں میں ٹکرائی۔

یہ ٹرپ ہماری زندگی بدل دے گا میں اور تم ہم ہو جائے گے۔ فاطمہ نے نظر اٹھا کر عالم کو دیکھا جس کے چہرے پہ آج انوکھی سی چمک تھی آنکھوں میں ایک عزم سا تھا فاطمہ کا دل زور سے دھڑکا اُس کو عالم کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے وہ انہی سوچو میں گم تھی جب عالم اُس کا بیگ اُس کے ہاتھوں سے لیتا اندر کی جانب چلا گیا تھا فاطمہ جو عالم کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش میں تھی اپنی سوچو کو جھٹک کر بس کے اندر آئی جہاں ایک لائن میں لڑکے تو دوسری لائن میں لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ عالم نے شوخ نظروں سے اُس کی جانب دیکھ کر کہا تو فاطمہ نے اُس کو گھورا پھر چلتی ہوئی حرا کے ساتھ بیٹھ گئی ایسے میں عالم اُس کو آرام سے دیکھ سکتا تھا کیونکہ اُس کی چہرہ بس کی بیک جانب تھا اور فاطمہ کا سامنے کی طرف

تیرے بے گنا گمزارا

یس یس

یس پلیر پلیر زرز عالم

کوئی رومانٹک سا گانا سنادو

www.urduovelbank.com

وی لو یوئر وائس -

ایک لڑکے نے کہا تو پوری بس میں مختلف قسم کا شور اٹھا سب عالم سے کہنے لگے
عالم کی مسکراتی نظریں فاطمہ پہ تھی جو سب پہ بے زار سی نظر ڈال رہی تھی جیسے
اُس کو اُن سب کی بات پسند نہیں آئی تھی۔

زندگی بھر رہنا تم ساتھ میں

ہو بُرے اچھے حالات میں

ساتھ میرے اوو ہو

ساتھ میرے

ساتھ میرے

ساتھ میرے



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عالم کی خوبصورت آواز گو نجی تو سب جیسے کھو سے گئے تھے فاطمہ کی اپنی حالت غیر
ہونے لگی تھی اُپر سے عالم کی پُرتپش نظریں اُس کو پریشان کر رہی تھی کیونکہ عالم
گاتے وقت مسلسل اُس کو اپنی نظروں کو حصار میں لیے ہوئے تھا

تارے سارے بے چارے نیند سے ہارے

پر تمہیں اور ہم کو سونا ہے کیوں

کہیں پہ تم نہ جاؤ یہی پہ ہی رُک جاؤ

تمہیں جانے کی جلدی اتنی ہے کیوں

ہوسکے تو جگنا تم ساتھ میں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بن تیرے نہ کٹتے دن رات یہ

زندگی بھر رہنا تم ساتھ میں

ہو بُرے اچھے حالات میں

ساتھ میرے

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 100
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/923061756508)

اپنے دل میں بنا کر دھڑکن مجھ کو

تمہیں رکھنا ہی ہوگا ڈرتے ہو کیوں

پاگل پن کی حدیں توڑو نہ آکر

ناجانے تم نے خود کو روکا ہے کیوں

میں زمین ہو تم ہو آکاش میں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور تھوڑا آؤ نہ پاس میں

ہوسکے تو رہنا تم ساتھ میں

ہو بُرے اچھے حالات میں

از قلم رمشا حسین

NOVEL BANK

تیرے بنا گزارا

زندگی بھر رہنا تم ساتھ میں

ہو بُرے اچھے حالات میں

ساتھ میرے اوو ہو

ساتھ میرے

ساتھ میرے

ساتھ میرے

ساتھ میرے



visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

مجھے نہیں آتا۔ فاطمہ نے بے زاری سے جواب دیا

میں بس یہ کہوں گی مسٹر عالم راجپوت نے جو اپنی زندگی کے سم و ن اسپیشل کے لیے گایا اُس گانے میں تو لڑکا لڑکی نہیں ملتے کیونکہ لڑکی مرجاتی ہے۔ فاطمہ طنز یہ نظروں سے عالم کو دیکھتی بولی جہاں اُس کی بات پہ بس میں بیٹھے سب لوگ ساکت ہوئے تھے وہی عالم کو لگا جیسے اُس کو دل کسی نے مسٹھی میں جکڑ لیا ہو فاطمہ کے ہاتھ پہ اُس کی پکڑ کمزور ہوگئی تھی جس پہ فاطمہ موقع غنیمت جانتی اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی۔

باقی کا راستہ آپس میں مستی مذاق میں گزرا مطلوبہ جگہ پہنچ کر سب باری باری بس سے اترنے لگے فاطمہ جانے لگی تو عالم اُس کے راستے میں حائل ہوا۔

میسر ہوگا جو تمہاری وجہ سے غائب ہو گیا ہے۔ فاطمہ سنگدلی سے بولی عالم نے منہ

تم دونوں کیا کر رہے ہو آجاؤ باہر اپنا ہاٹ بناؤ سب لوگ وہی کر رہے ہیں میں تو لائٹس کا بندوبست کرنے والا ہوں۔ وہ لڑکا اپنی کہہ کر چلا گیا تھا فاطمہ بھی عالم سے دور ہوتی باہر جانے لگی فاطمہ کے جانے کے بعد عالم اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود کو پرسکون کرنے لگا

www.urduovelbank.com

سب ٹھیک ہے نہ۔ حرا نے فاطمہ سے پوچھا

ہممم۔ فاطمہ نے بس اتنا کہا

ارے ڈا با کیوں باربی کیو کا بندوبست کیا ہے عالم نے کالج کے انچارج کے مشورہ
بھی لیا تھا۔ جواد نے فخریہ لہجے میں کہا تو سب خوش ہوئے سوائے فاطمہ کے۔



صبح شاہ کی آنکھ کھلی تو اُس کو اپنا سر بھاری محسوس ہوا جیسے کسی نے ہتھوڑے
سے وار کیا ہو شکن زدہ شرٹ ماتھے پہ بکھرے بال آنکھوں میں سرخ دُورے وہ
کمی سے بھی ایک کامیاب بزنس مین نہیں لگ رہا تھا اس وقت وہ کوئی دیوانہ لگ
رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جاگ گئے تم یہ لو پیو افاقہ ہوگا سر درد بھی دور ہو جائے گا۔ عادل شاہ کے کمرے
میں آتا لیموں کا پانی کا گلاس بڑھا کر بولا شاہ نے ایک ہاتھ سے اپنا سر تھما
دوسرے ہاتھ کو گلاس عادل کے ہاتھ سے لیا۔

پاکستان کی ٹکٹ کنفرم کرواؤ۔ عادل نے پوچھا تو شاہ نے سخت نظروں سے اُس کو گھورا

ایسے مت دیکھ یار میں تیرا بھلا چاہتا ہوں یہ رہو گے تو خود کو برباد کر لوں گے تمہیں
اپنوں کے بیچ رہنا چاہیے تبھی تم پرانی یادوں سے چھٹکارہ حاصل کریاؤ ورنہ پاگل
ہو جاؤ گے۔ عادل نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں کہی نہیں جاؤں گا۔ شاہ نے سرد لہجے میں کہا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com کوئی معقول وجہ۔ عادل نے گہری سانس بھری

یہاں کا پتا نہیں پاکستان جاؤں گا تو ضرور پاگل ہو جاؤں گا۔ شاہ نے جواب دیا

ہم گھر شہر سب بدل ڈالے گے بس تم حامی بھرو۔ عادل نے حل بتایا

کاش جیسے انسان جگہ بدلتا ہے ویسے اپنا دل بھی بدلتا۔ شاہ زخمی مسکراہٹ سے بولا

شاہ کی حالت بگڑتی دیکھ کر عادل نے خاموش ہونے میں بہتری سمجھی۔

فریش ہو جاؤ تب تک میں تمہارا ناشتہ یہی لاتا ہوں اُس کے بعد تمہیں میڈیسن بھی
لینی ہے۔ عادل بات بدل کر بولا

مجھے ناشتہ نہیں کرنا اور نہ کوئی میڈیسن لینی ہے۔ شاہ نخوت سے بولا

جو کہا ہے وہ کرو پھر ایک تمہارے کام کی بات کروں گا۔ عادل نے جانچتی نظروں
سے اُس کو دیکھ کر بولا

کونسی بات؟ شاہ الرٹ ہوتا بولا

فرسٹ بریک فاسٹ۔ عادل نے ہاتھ کھڑے کیے کہا

تین سال چار ماہ ہو چکے ہیں اُس واقع کو اب تم دوبارہ پاکستان جا کر اُس کو تلاش کرنے کی کوشش کرو کیا پتا اس بار اُس کا سراخ مل جائے آخر ہوگی تو وہ وہی نہ جانا کہاں ہیں اُس نے تم اگر نیویارک میں رہو گے تو بس تمہارا انتظار انتظار ہی رہے گا میں فل تمہاری سپورٹ کروں گا اتجنسی والوں سے میں نے رابطہ کیا ہے سوائے تصویر کے میں نے وہ ساری معلومات فراہم کی ہے جو مجھے پتا تھی۔ عادل کی بات پہ شاہ کا دل زور سے دھڑکا

میں نے یہ سب کوششیں گزرے سالوں میں کرچکا ہوں سوائے مایوسی کے کچھ نہیں ملا تم کیا چاہتے ہو دوبارہ اس تکلیف سے گزروں۔ شاہ کے دل میں جو امید کی کرن جاگی تھی پھر سے سوگئی۔

اگر کوئی نتیجہ نہ آیا تو؟ شاہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا ہاتھ خود بخود گلے میں پہنے لاکھٹ پہ

پہنچا

اچھا سوچو گے تو اچھا ہوگا بس اب تم پاکستان جانے کی تیاری کرو ہم پاکستان جا کر
ڈائریکٹ اسلام آباد جائے گے۔ عادل نے مسکرا کر کہا شاہ جو پہلے پاکستان جانے
کے خلاف تھا اب عادل کی بات پہ راضی ہو گیا تھا۔



شانزے دوسرے دن ناشتے کی ٹیبل پہ آئی تو عندلیب اور عین کو لگن انداز میں ناشتہ کرتا دیکھا اُس نے اپنے سوکھے لبوں پہ زبان پھیری پھر بولنا شروع کیا۔

کل کے لیے معذرت چاہتی ہوں میری وجہ سے آپ دونوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور میں نے ساری چیزیں بکھیر دی تھی۔

غیروں والی باتیں مت کرو شانزے اب ہم ایک فیملی ہیں اس لیے تم بات پہ بات تکلف مت کیا کرو۔ عبدلیب نے نرمی سے کہا

ویسے کل تم گجنی کیوں بنی تھی۔ عین نے مسکراہٹ ضبط کیے پوچھا

آج میں نے آفس سے آف لیا ہے تم اکیلے چلی جانا۔ شانزے اُس کی بات نظر انداز

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیے کہا

میرا بھی آج فرسٹ ڈے ہے تو میں چلتی ہوں۔ عبدلیب جوس کا گھونٹ بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی

پہلے بتاتی تو میں بھی آف کر لیتی۔ عین نے منہ بنا کر کہا

یہ بات تو ہے اچھے خاصے میرے پچاس ہزار چلے جائے گے۔ عین اُس کی بات سے اتفاق کرتی بولی

آپ پہلے پلیز تشریف رکھے۔ فرقان حیدر نے چیئر کی جانب اشارہ کیا تو عندلیب وہاں بیٹھ گئی

جی تو مس عندلیب آپ کا انٹرویو میرے مینجر ارحان مَلک نے لیا تھا اُس نے بتایا تھا آپ ایک ماہ سے زیادہ وقت کسی آفس میں کام نہیں کرتی شاید ارحان نے آپ کو بتایا نہیں ہماری کمپنی کی پالیسی ہے یہاں ہر ورکر جو جوائن کرتا ہے اُس کو کچھ کنٹریکٹ پیپرز پہ سائن کروانا ہوتا ہے۔ فرقان حیدر نے بات کا آغاز کیا

کس چیزیں کا کنٹریکٹ؟ عندلیب نے سنجیدگی سے پوچھا

اُس کنٹریکٹ میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ آپ کو اگر یہاں کام کرنے میں مسئلہ ہے تو بھی آپ ایک سال سے پہلے یا ریزائن نہیں کر سکتے اگر یہاں آپ جاب کرنا چاہتے ہیں تو سال بعد پھر دوسرا کنٹریکٹ بنے گا۔ فرقان حیدر نے بتایا۔

اگر کسی ورکر کو اپنی کسی مجبوری کے تحت جاب چھوڑنا ہوئی تو؟ عندلیب نے نیا

سوال داغا

تو اُس کو ہماری کمپنی کو پانچ لاکھ دینے ہو گے۔ فرقان حیدر نے بتایا تو عندلیب کو
بے ساختہ ارحان پہ غصہ آیا جس نے پہلے ان سب کے بارے میں کیوں نہیں
بتایا۔

مس عندلیب آپ تیار ہیں سائن کرنے کے لیے؟ فرقان حیدر نے اُس کو سوچو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں گم ہوتا دیکھا تو سوال کیا

جی میں تیار ہوں آپ بتائے کہاں سائن کرنا ہے۔ عندلیب سر جھٹک کر بولی تو
فرقان حیدر اُس کے سامنے کچھ پیپر رکھنے لگے۔

عندلیب سائن کرنے کے بعد آفس سے باہر آئی تو اُس کی نظر ارحان پہ پڑی جو کسی لڑکے سے بات کر رہا تھا عندلیب نے تیز نظروں سے اُس کو گھورا جو اسکن کلر کی شرٹ کے ساتھ وائٹ پینٹ پہنے بہت جاذب نظر آ رہا تھا بالوں کو نفاست سے جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا سرمئی آنکھوں میں ایک الگ سی چمک تھی چہرے پہ ہلکی سی بیئرڈ اور ہونٹوں پہ نرم مسکراہٹ تھی جو عندلیب کو جانے کیوں بُری لگی۔

بات کرتے وقت ارحان کی نظر عندلیب پہ پڑی تو اُس نے سامنے والے سے

ایکسکیوز کیا اور اپنے قدم عندلیب کی طرف کیے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ویلکم مس عندلیب۔ ارحان ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں پھنسلے اُس کو مخاطب کیا جس کے خوبصورت چہرے پہ بے زاگی کے تاثرات صاف نمایاں تھے۔

شکریہ۔ پھاڑ کھانے والے انداز میں جواب دیا گیا

اپنی پروبلم مس۔ ارحان اُس کا انداز دیکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

انٹرویو والے دن آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا یہاں کے رولز کیا ہے پالیسی کیا ہے یہ سب تو اُس دن بتایا جاتا ہے نہ۔ عندلیب نے تنے ہوئے تاثرات سے پوچھا

جی پر ان سب کا اختیار میرے پاس نہیں تھا میں یہاں کا مینجر ہوں بوس نہیں

مجھے جتنا کہا گیا میں نے وہ کیا اگر آپ کو رولز یا پالیسی سے مسئلہ ہے تو آپ

کنٹریکٹ سائن مت کریں۔ ارحان نے سنجیدگی سے کہا تو عندلیب کو احساس ہوا وہ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

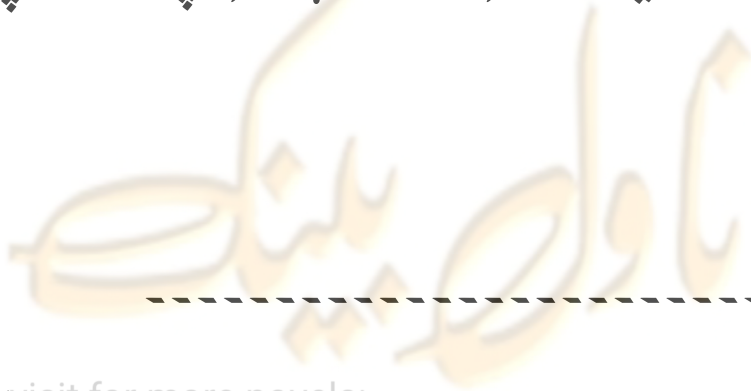
کچھ زیادہ اور ری ایکٹ کر گئی تھی۔

آپ کو کیسے پتا مجھے کنٹریکٹ سے مسئلہ ہے۔ عندلیب اپنی خجالت مٹاتی پوچھنے لگی

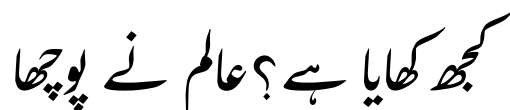
اُس کے پوچھنے پہ ارحان کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی۔

آپ نے جو بتایا تھا ایک ماہ سے زیادہ کام نہیں کرتی تو میرے خیال سے ایک سال آپ کے لیے کسی سزا سے کم نہیں۔ ارحان کندھے اُچکا کر بولا۔

ایسا کچھ نہیں۔ عندلیب اُس کو گھور کر بول کر سائیڈ سے گزری ارحان اُس کے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک کھڑا مسکراتا رہا پھر اپنے ماتھے پہ چپت رسید کرتا کام پہ لگ گیا۔



گُزرا ہوا وقت کسی فلم کی طرح اُس کے سامنے چل رہا تھا سامنے رکھی چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی پر شانزے کا دھیان جانے کا کہاں تھا کل کی وجہ سے وہ اپسیٹ تھی جس وجہ سے آج اُس نے اکیلے رہنے کو ترجیح دی پر اکیلے میں کوئی شدت سے یاد آ رہا تھا جس کی یاد آنکھوں سے آنسو بن کر بہہ رہی تھی۔



عالم

میں تمہاری گریفینڈز میں سے نہیں مسٹر عالم راجپوت جن کو تم جب چاہے چھوٹے ہو۔ فاطمہ کی بات پہ عالم تڑپ کے اُس کی طرف دیکھنے لگا جس کا چہرہ ہر احساس سے۔ عاری تھا۔

مانتا ہوں میرا بہت سی لڑکیوں کے ساتھ افیئرز ہیں پر میں نے کبھی اُن کو چھونے تک سوچا بھی نہیں۔ عالم نے پہلی بار کسی کے سامنے اپنے کردار کی وضاحت دی کوئی اُس کے بارے میں کچھ بھی سوچتا اُس کو فرق نہیں پڑتا تھا پر اُس کا دل چاہتا فاطمہ اُس کے ہر عیب کو جاننے کے باوجود بھی اچھا سمجھے اچھا سوچے۔ فاطمہ عالم کی بات سن کر اُس کو ایسے دیکھنے لگی جیسے اُس کو یقین نہیں آیا ہو۔

مجھے بھی نہیں ہے۔ فاطمہ نے آہستہ آواز میں کہا تو لڑکی کندھے اُچکا کر رہ گئی۔

نیا دن طلوع ہوا تو سب کالج اسٹوڈنٹس اپنا کالج بیگ کندھے پہ ڈال کر اپنے اپنے

اسائنمنٹ پہ کام کرنے لگے جس وجہ سے وہ یہاں آئے تھے

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 127
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ہوئی جگہ پہ ڈالنی چاہی مگر فاطمہ کو اپنے کلاس فیلو کے ساتھ بیٹھا کر اُس کی آنکھوں میں شرارے پھوٹنے لگا مزید آگ تب لگی جب جمال کی کسی بات پہ فاطمہ کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔ عالم بنا کچھ اور سوچے سمجھے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُن کے سر پہ کھڑا ہوا۔

کیا ہو رہا ہے۔ عالم نے ضبط کیے پوچھا فاطمہ نے خود کو لاپرواہ ظاہر کیا جو عالم کو طیش میں لانے کا سبب بنا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فاطمہ کو کچھ پوائنٹس سمجھا رہا تھا۔ جمال نے بتایا

گو۔ عالم نے سرد لہجے میں کہا تو جمال نے حیران کن نظروں سے اُس کو دیکھا

ایک دفع میں سنائی نہیں دیتا میں کیا کہہ رہا ہوں۔ عالم نے کرخت آواز میں کہا تو کچھ لوگ اُن کی طرف متوجہ ہونے لگے مگر پھر اپنے کام میں لگ گئے۔ جمال بک فاطمہ کو پکڑاتا چلا گیا۔

تمہیں جانے کا کس نے کہا۔ عالم نے فاطمہ کو جاتا دیکھا تو اُس کا بازو دبوچ کر بولا میں تمہارے حکم کی غلام نہیں لہذا مجھے یہ اپنی حکمرانی مت کیا کرو۔ فاطمہ نے توہین آمیز لہجے میں کہا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فاطمہ

فاطمہ

کے تنے ہوئے تاثرات ڈھیلے ہوئے اور فاطمہ سے دور کھڑا ہوا۔

سوری

ٹی وی کیوں بند کر دی؟ نمبر چیسے ہوش میں آیا

سوری نمیر پر مجھے ایسی واحیات چیزیں نہیں پسند تم یہ سب اپنے کمرے میں یا فون میں دیکھ سکتے تھے خوا مخواہ مجھے بھی گنہگار بنادیا۔ ارحان صوفے پہ بیٹھ کر جواب دینے لگا

تم جیسے دیکھتے ہی نہیں ہو گے۔ نمیر نے کہا

بلکل نہیں دیکھتا۔ ارحان نے فون سے صوفے سے ٹیک لگا کر جواب دیا۔

کیوں نہیں دیکھتے؟ نمیر متجسس ہوا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا مطلب کیوں نہیں دیکھتے ایسے سز میں ہیں کیا جو میں دیکھو مجھے اپنی گنہگار

نظروں کو ایسی چیزوں کا دیدار نہیں کروانا۔ ارحان نے آرام سے جواب دیا

پر یہ مووی تھی کونسا تم ریئل میں دیکھتے۔ نمیر نے اعتراض اٹھایا۔

ریٹل ہو یا نہ ہو پر ہمیں اللہ کو حساب دینا ہوتا ہے ساری زندگی تو ہم اس فانی دنیا میں بسر نہیں کریں گے ہمیں اللہ کے سامنے بھی جوابدہ ہونا ہے جہاں ہمیں اپنے ہر عمل کا جواب دینا ہوتا ہے چاہے اچھے ہو یا بُرے اگر ہم ایسی چیزوں کو دوسروں سے شیئر کریں گے تو وہ تو گھنگار ہوگا ہم ڈبل گناہ ملے گا کیونکہ وہ انسان ہماری وجہ سے دیکھے گا۔ ارحان نے آہستہ آواز میں کہا

تم مسجد سے آرہے ہو کیا جو ایسی باتیں کر رہے ہو۔ نمیر نے جیسے اُس کا مذاق اڑایا

نہیں مسجد کے سامنے سے گزر ہوا آج میرا تنجی ایسی باتیں بول رہا ہوں۔ ارحان نے نمیر کو اپنی بات پہ اثر ہوتا نہیں دیکھا تو اُس کے انداز میں کہہ کر اٹھا۔

کہیں باہر لپچ کریں اور آنٹی کی کال آرہی تھی تمہیں یاد کر رہی ہیں۔ نمیر نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

ڈونٹ سے سوری میں بھول چکا ہوں یا یوں سمجھو بھولنے کی کوشش میں
ہوں۔ ارحان نے کہا

لنچ کا وقت گزر گیا ڈنر ہم باہر کریں؟ نمیر نے بات بدل کر کہا

شیور۔ ارحان نے مسکرا کر کہا



عین اور عندلیب شام کے وقت واپس آئی تو شانزے نے گرم گرم کھانا ڈائننگ ٹیبل پہ سیٹ کرنے لگی۔

ارے واہ خوشبو تو بڑے مزے کی آرہی ہے۔ عین پر جوش سی بولی

visit for more novels:

آج میں نے بریانی بنائی ہے ساتھ میں حلوہ پوری بھی۔ شانزے نے مسکرا کر بتایا

میرے منہ میں تو پانی آگیا میں جلدی سے چنچ کر لوں پھر آتی ہوں۔ عین ہونٹوں پہ

زبان پھیرتی بولی

کیسی ہو۔ عندلیب نے پیچھے سے شانزے کو اپنے حصار میں لیکر پوچھا

مجھے کیا ہونا میں ٹھیک ہوں۔ شانزے نے جواب دیا۔

تم اب مجھے عین کی طرح عزیز ہو کل تمہاری حالت نے مجھے پریشان کر دیا تھا اُپر سے تم نے شام سے لیکر خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا میرے لیے جیسے عین چھوٹی بہن ہے ویسے تم بھی میری چھوٹی بہن ہو اس لیے جب چاہے اپنے دل کا حال بتانے آجانا میں بنا کوئی سوال کیے سنوں گی پر خود سے لڑکر خود کو تکلیف مت دو۔ عنذلیب نے سنجیدگی سے کہا تو شانزے کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

ضرور میں تمہیں ہی بتاؤں گی۔ شانزے نے اطمینان سے کہا

اوکے مجھے انتظار رہے گا ابھی میں بھی فریش ہو جاؤ۔ عنذلیب اُس سے الگ ہوتی بولی

دس منٹ بعد تینوں نے کھانے کی شروعات کر دی تھی۔

پوچھا

ٹھیک تھا۔ عندلیب نے جواب دیا

لوٹوں۔ عین نے بہت اچھا یہ زور دیتے کہا

کیوں تم جب آفس جاتی ہو تو واپس آنے کا دل نہیں کرتا کیا؟ عندلیب نے سوال

www.urduovelbank.com

داغا

میں تو جیسے آفس کی بلڈنگ کو دیکھتی ہوں دل کہتا ہے بھاگ کر واپس لوٹ جاؤں

پر یہ پچاس ہزار ایسا کرنے سے روک دیتے ہیں۔ عین منہ بنا کر کہا

تمہاری کسی امیر شخص سے شادی کرے گے تاکہ تمہاری جاب سے جان چھوٹے۔ شانزے نے اُس کو تنگ کرنے کی خاطر کہا

ہیں واقع کب کروا رہی ہے میری شادی۔ عین کا دل باغ باغ ہوا۔

مجھے کسی کی بددعا نہیں لیکن تمہاری شادی اُس سے کروا کر۔ عندلیب کی بات پہ جہاں عین کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا وہی سالوں بعد اس گھر کی دیواروں نے شانزے کی ہنسی سنی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



شاہ نے اپنے قدم پاکستان کی سرزمین پہ رکھے تو اُس کی حالت عجیب سی ہونے لگی ایک سکون سا اُس کو اپنے اندر سرائت کرتا محسوس ہوا۔

عادل نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو شاہ نے پلٹ کر اُس کو دیکھا

میرا دل کہہ رہا ہے وہ یہی ہے میرا دل ایسے دھڑک رہا ہے جیسے اُس کی موجودگی پہ دھڑکتا ہے۔ شاہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا تو عادل نے چونک کر اُس کو دیکھا جس کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ تھی عادل کو یاد نہیں آیا اُس نے کب آخری دفع شاہ کو ہنستے یا مسکراتے دیکھا تھا۔

محبت میں الہام ہوتے ہیں میں یہ بات جانتا ہوں۔ عادل نے مسکرا کر کہا

چلیں۔ شاہ نے گہری سانس ہوا میں خارج کرتے کہا

visit for more novels:

ہاں چلتے ہیں تمہارے مینجر نے لوکیشن سینڈ کر دی ہے اور بزنس بھی جلد یہاں

ٹیک آف ہو جائے گا۔ عادل موبائل پہ کچھ ٹائپ کرتا بولا

عادل اور شاہ فلیٹ پہنچے تو شاہ کو وحشت نے آگھیرا۔

ہممم کیا ہوا۔ عادل اُس کی طرف متوجہ ہوا

یہاں میں اُس کی تصویریں لگاؤں گا۔ شاہ نے ہال کی دیوار کی جانب اشارہ کیا۔

تمہارا گھر ہے تمہاری مرضی۔ عادل سرد سانس لیکر بولا

تصویر ہوگی تو لگے گا وہ ساتھ ہے نہیں تو اس وحشت سے میرے جسم سے جان

www.urduovelbank.com

نکل جائے گی۔ شاہ کی بات پہ عادل نے اُس کو گھورا

کیوں ایسی باتیں کرتے ہو۔ عادل نے شکوہ کیا

پتا نہیں۔ شاہ عجیب انداز میں بولا

میرا سامنے والا فلیٹ ہے اگر کام ہو تو کال کر دینے۔ عادل نے بتایا

شکریہ تمہارا میرے لیے اتنا کچھ کرنے کے لیے اور میرے ساتھ پاکستان آنے کے لیے اگر تم نہ ہوتے تو شاید۔ شاہ عادل کے گلے لگتا مشکور لہجے میں اتنا بول کر چپ ہو گیا

بچپن کے دوست ہیں ہم بعد ہم نیویارک شفٹ ہو گئے تو کیا ہوا کونسا ہماری دوستی میں کمی آگئی۔ عادل مسکرا کر اُس کی پیٹھ تھپک کر بولا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اوکے میں اپنا کمرہ دیکھ لوں۔ شاہ اُس سے الگ ہوتا بولا

انسٹیئر ڈزائٹر سے کہہ دیا ہے وہ اچھے سے گھر کا سیٹ اپ کر دے گا۔ عادل نے بتایا

ہاں پر گھر کا کچھ سیٹ اپ میں اپنے طریقے سے کرنا چاہتا ہوں۔ شاہ نے جواب دیا

جیسے تمہاری مرضی میں ذرا اپنا گھر بار دیکھ لوں۔ عادل ہانک ونک کرتا بولا تو شاہ نے سر کو جنبش دی۔

عادل کے جانے کے بعد شاہ نے سارے کمرے چیک کیے پھر ایک کمرہ جو باقی کمروں کی نسبت بڑا تھا وہاں اپنا بیگ رکھا اور کمرہ کا جائزہ لینے لگا جہاں کمرے کے وسط میں بیڈ تھا دائیں طرف ڈریسنگ ٹیبل تھا اُس کے کچھ دور شاید ایچ واشروم تھا جب کی بائیں طرف وارڈروب تھا اور دوسری کھڑکیاں تھیں شاہ چلتا ہوا کھڑکیوں کے پاس آیا وہاں سے پردے ہٹایا تو چھن سے سورج کی روشنی کمرے میں داخل ہوئی شاہ نے دیکھا کھڑکی سے باہر لان کا سارا منظر نظر آ رہا تھا شاہ نے گہری سانس بھر پردے واپس گرائے اور چلتا ہوا واپس اپنے بیگ کی طرح آیا تو اُس کی نظر زمین پہ نچھے دبیز قالین پہ پڑی قالین کا رنگ اور ڈیزائن شاہ کو ایک آنکھ نہ بھایا اس کو بدلوانے کا سوچتا فریش ہونے واشروم چلا گیا۔

ہیلو عادل مجھے اپنے کمرے میں کچھ چیخنگ کرنی ہے یہاں ایسی چیزیں ہیں جو مجھے نہیں پسند وہاں کچھ اپنی پسند کا سامان رکھنا چاہتا ہوں۔ عادل نے کال ریسیو کی تو شاہ نے سنجیدگی سے کہا

ٹھیک ہے میں نے پہلے ہی تم سے کہا تھا۔ عادل اپنا وارڈروب سیٹ کرتا شاہ سے

www.urduovelbank.com

بولا

تب تم نے کہا تھا اب میں کہہ رہا ہوں اُتوار کے دن چلتے ہیں خریداری کے لیے۔ شاہ نے کہا

تم خود خرید نے چلو گے۔ عادل کو جیسے یقین نہیں آیا

ہاں کیوں کوئی مسئلہ۔ شاہ نے آئبرو اُچکائے جیسے عادل اُس کے سامنے کھڑا ہو

نہیں نہیں مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے بس ایسے میں نے پوچھا۔ عادل کھسیانا ہو کر بولا

ٹھیک ہے اُتوار کو تیار رہنا۔ شاہ اتنا کہہ کر کال کٹ کر گیا۔

دوسری طرف عادل اپنے سیل فون کو گھورنے لگا پھر اچانک کوئی خیال آیا تو جھٹ سے کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ؟ عادل نے شاہ کی ماں کو کال کرتے حال

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دریافت کیا

جس ماں کا جوان بیٹا اپنی صورت دیکھانے سے محروم رکھے وہ ماں کیسی ہو سکتی

ہے۔ دوسری طرف شاہ کی ماں افسردہ لہجے میں بولی جسے سن کر عادل مسکرا دیا۔

اب آپ ہر ٹینشن سے فری ہو جائے کیونکہ میں آپ کے سپوت کو پاکستان لیکر آیا ہوں۔ عادل نے جیسے اُن کو زندگی کی نوید سنائی۔

کیا سچ عادل ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا اور کب ہمارا بیٹا یہاں آیا تم دونوں گھر کیوں نہیں آئے اس وقت کہاں ہو دونوں۔ شاہ کی ماں نے جیسے سنا ایک کے بعد ایک سوال پوچھا جب کی آنکھیں خوشی کی وجہ سے نم ہو گئی تھیں۔

رلیکس آنٹی ہم اسلام آباد آئے ہیں کراچی نہیں وہاں شاہ کو سوائے تکلیفوں کے کچھ محسوس نہیں ہوتا اس لیے اُس کو وقت دیا ہے آپ بس اس بات پہ خوش ہو جائے کہ وہ پاکستان تو آیا اب جلد یا بدیر اپنے گھر میں بھی ہوگا۔ عادل نے

مسکرا کر کہا

ہم نے تو اپنی زندگی گُزار لی تم ہمیں یہ بتاؤ شاہ کو راضی کیسے کر لیا یہاں لانے میں
جہاں تک ہم اپنے بیٹے کو جانتے ہیں وہ بہت ضدی ہے۔ شاہ کی ماں نے الجھن
زدہ لہجے میں پوچھا

کچھ شرمندہ سا بولا

کونسی کمزوری؟ انہوں نے جاننا چاہا

پتا ہے شاہ کتنا پاگل ہے اُس کے پیچھے بنا کوئی اور سوال کیے راضی ہو گیا۔ عادل

www.urdu-novelbank.com

نے گہری سانس بھر کر بتایا

مطلب وہ اُس لڑکی کی وجہ سے آیا ہے۔ شاہ کی ماں جیسے مایوس ہوئی۔

جس کے لیے بھی جس وجہ سے بھی آیا ہو آیا تو سہی نہ۔ عادل نے مسکرا کر کہا

آئی امید رکھنے اور خواب دیکھنے سے پورے ہوتے ہیں شاہ کو خود محسوس ہوا ہے
کے وہ یہاں ہیں کیا پتا اس بار اُس کی تلاش مکمل ہو جائے اُس کی محبت میں اتنی
تاثیر تو ہوگی نہ۔ عادل نے کہا

شاہ کی بات ہی نہ کرو اُس کو تو نیویارک میں بھی نظر آتی تھی پھر کیا وہ تھی وہاں
نہیں نہ تم کیسے ایسا کہہ سکتے ہو پھر۔ شاہ کی ماں کی بات پہ عادل لاجواب ہوا۔

زميدار جو بهي هے ميں بس اپنے بيٺے کو پہلے کي طرح ہنستا مسکراتا ديکھنا چاہتي ہوں۔ انہوں نے تھکن زدہ لہجے ميں کہا

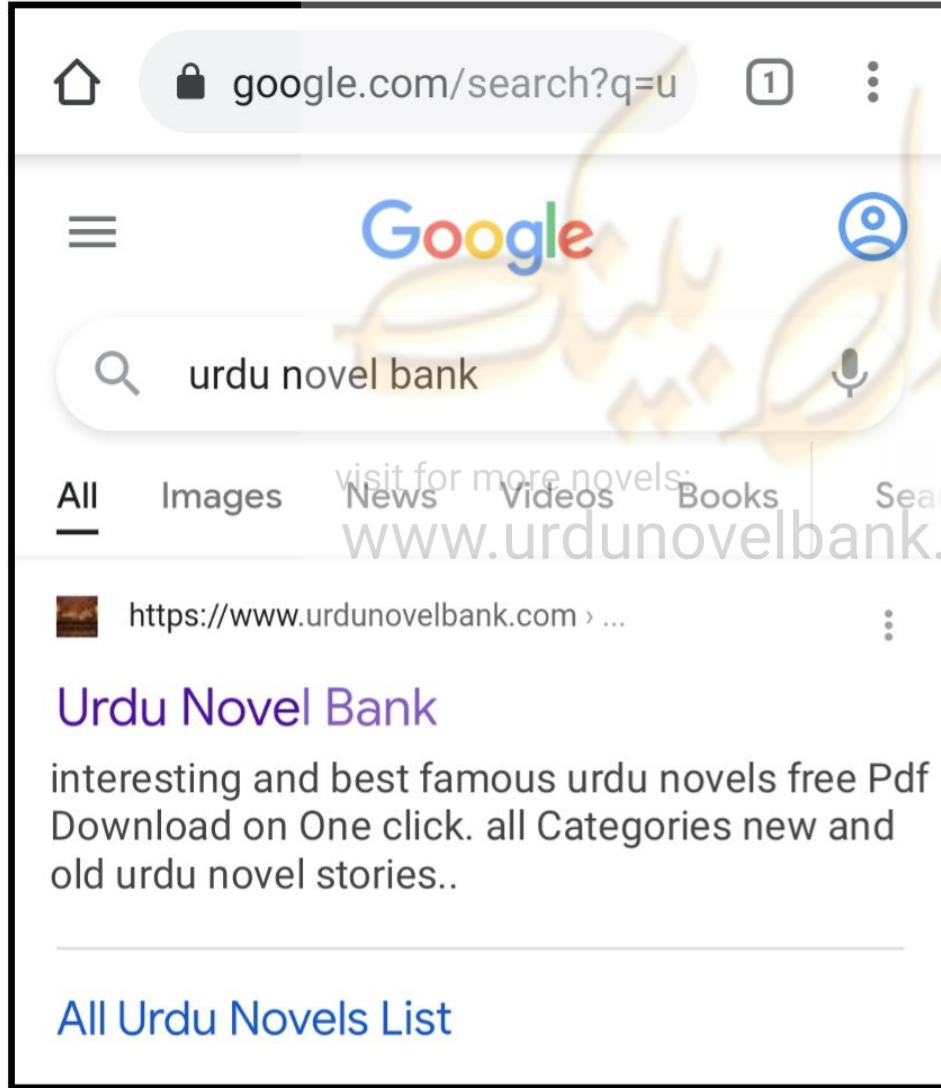
انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ عادل نے اُمید سے کہا

www.urdu-moviebank.com



اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

اُن کے ٹرپ کا آج تیسرا دن تھا فاطمہ نے اب مکمل طور پہ عالم کو نظر انداز کرنا شروع کر دیا تھا جس سے عالم اندر ہی اندر ٹرپ رہا تھا اُس نے بہت کوشش کی فاطمہ سے بات کرنے کی پر وہ یا تو اپنے ہاٹ میں رہتی اگر کسی کام سے باہر آتی تو عالم کو دیکھ کر راستہ بدل دیتی۔ ابھی شام کے وقت تھا یعنی اُن کے واپسی کا حرا کبھ کام ہے کا کہتی باہر چلی گئی تھی پر اُس کو بہت ٹائم ہو گیا تھا واپس نہیں آئی تھی جس کا ہوش فاطمہ کا بالکل نہ تھا کیونکہ اُس کا پورا دھیان اپنا سامان پیک کرنے میں تھا تبھی اُس کو غیر معمولی خاموشی محسوس ہوئی تو وہ ہاٹ سے باہر آئی تو اُس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئی کیونکہ باہر نہ تو اُن کی بس موجود تھی اور نہ کسی کے ہاٹ بنے ہوئے تھے سوائے اُس کے اور کسی اور کے علاوہ کے جس کا ہوش فاطمہ کو نہیں تھا کے کس کا ہے فاطمہ کو خود پہ بے حد غصہ آیا وہ کیسے اتنا غافل ہو گئی جو اُس کی اتنا کبھ ہونے کے باوجود پتا نہیں لگا حرا کو فون کرنا کا

سوچتی وہ جیسی ہی پلٹی تو سامنے عالم کو کھڑا پایا جو دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

عالم شکر ہے تم ہو سب لوگ جانے کہاں چلے گئے ہم اب کیسے جائے گے
واپس وہ آخر ہمیں بنا لیے کیسے جاسکتے ہیں۔ فاطمہ اپنی عالم سے ناراضگی بھلائے
پریشان لہجے میں اُس کے پاس آتی بولنے لگی جب کی اُس کی آواز سننے ہی عالم کو
اپنے اندر ایک سکون اتارنا محسوس ہوا

کل پورا دن تم نے مجھے اپنے دیدار سے محروم رکھا جانتی ہو کتنا تڑپ رہا تھا تمہاری
آواز سننے کو۔ عالم اُس کا کہا نظر انداز کرتا بولا

عالم کیا فضول بکواس کر رہے ہو ہم یہاں پھس چکے ہیں تمہیں اندازہ ہے کچھ۔ فاطمہ
کو عالم کے دماغی حالت پہ شک گزرا ہوا۔

یہ فضول بکواس نہیں میری محبت ہے تمہارے لیے۔ عالم محبت بھری نظروں سے اُس کو دیکھتا بولا۔

عالم تم کسی کو کال کرو اور انہیں بتاؤ ہم یہاں ہیں۔ فاطمہ منت کرنے والے انداز میں بولی جواب میں عالم گھٹنوں کے بَل اُس کے جھکا فاطمہ عجیب نظروں سے عالم کو دیکھنے لگی۔

ول یو میری می۔ عالم اپنی جیکٹ کے پوکٹ سے ایک ڈبی نکال کر فاطمہ کے سامنے کیے اُمید بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہٹاؤ اس کو میں یہاں اتنی پریشان ہو تمہیں اپنی پڑی ہے۔ فاطمہ اُس کے ہاتھ سے ڈبی پکڑ کر اُچھال کر بولی عالم کے چہرے کے تاثرات یکدم سخت ہوئے وہ ایک ہی جست میں کھڑا ہوتا فاطمہ کے بازوؤں کو دبوچا

بس بہت ہو گیا بہت کرلی میں نے تمہارے سامنے منت سماجت پر اب تم خود مجھے مجبور کر رہی ہو میں تمہارے ساتھ سختی سے پیش آؤ۔ عالم کی گرفت اُس کے بازوؤں پہ سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی فاطمہ کو ایسے لگا جیسے وہ آج اپنے بازوؤں سے محروم ہو جائے گی

چھوڑو مجھے تم پورے جھنگلی اور انا پرست ہو تمہیں بس اپنی ضد اپنی خواہشات کو پورا کرنا ہوتا ہے کوئی اور کیا چاہتا ہے اُس سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا پر میں ایک بات بتا رہی ہوں میں کبھی تمہاری نہیں ہو سکتی اس لیے خدا کے واسطے مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو نہیں چاہیے مجھے تمہاری لفظی محبت نہیں چاہیے تمہارے دو دن کا عشق و جنون۔ فاطمہ جھٹکے سے خود کو اُس سے آزاد کرواتی ہاتھ جوڑ کر بولی عالم ساکت سا اُس کی باتیں سن رہا تھا پر اُس کے بعد فاطمہ جیسے ہی جانے لگی عالم کے کمرے جملے نے اُس کے پیروں میں جیسے زنجیر ڈال دی۔

شانزے یار چلو نہ مجھے ڈریسز خریدنے ہیں اپنے کمرے کی سیٹنگ چیلنج کرنی ہے
سب سے پہلے تو پالر بھی جانا ہے میری اسکن کتنی ڈل ہوگئی ہے۔ عین شانزے
سے کہتی موبائل اسکرین پہ اپنا چہرہ دیکھنے لگی۔

آج آفس میں سُننے کو ملا کے ہمارا بوس چیلنج ہونے والا ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق سٹاف کو رکھے گا دوبارہ سب ورکرز کے انٹرویو لیں گا اُن کی سی وی وغیرہ چیک کرے گا سارا کام اپنی نگرانی میں دیکھے گا پھر اگر کوئی ٹھیک لگا تو وہ اُس کو جاب پہ رکھے گا ورنہ فارغ کردے گا۔ عین نے تفصیل سے بتایا

بوس کوئی بھی ہو ہمیں کیا اگر وہ فارغ کردے گا تو ہم کہیں اور جاب تلاش کر لیں گے۔ شانزے پرسکون سی بولی

ایسے کیسے آجکل جاب ملنا کونسا آسان کام ہے۔ عین نے اعتراض کیا۔

ناممکن بھی تو نہیں اور جب بوس آئے گا تو دیکھا جائے گا ابھی سے اُس کا کیا تذکرہ کرنا۔ شانزے بے زار ہو کر بولی۔

اچھا سہی ہے جیسا تم کہو اور تمہارے ساتھ ایک اور لڑکی بھی تو ہوتی ہے اُس کے بارے میں کیا خیال ہے لگے ہاتھ اُس کے لیے بھی رشتہ دیکھ لوں۔ رشیدہ خاتون نے کہا

روڈ کراس کرنے کے بعد وہ رکشہ ٹیکسی کے انتظار میں تھی جب اُس کی نظر ایک شخص پہ پڑی پہلے پہل اُس کو اپنا وہم لگا مگر جب غور کیا تو اُس کو پتا چلا اُس کی آنکھوں کا دھوکہ نہیں عندلیب کے قدم لڑکھڑا سے گئے اُس کو یقین کرنے میں مشکل ہو رہی تھی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھی عندلیب اپنے چہرے پہ ڈوپٹہ لیتی تیز تیز قدم اٹھانے لگی اُس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا اُس کو ابھی بس اپنے گھر جانے کی تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی جا رہی تھی سامنے آتے وجود سے اُس کا تصادم ہوا۔

www.urdu-novel-bank.com

مس عندلیب کیا ہوا آریو اوکے۔ ارحان نے عندلیب کو کانپتے دیکھا تو پریشانی سے استفسار کیا ساتھ میں ایک نظر آس پاس ڈالی

کچھ نہیں۔ عندلیب جواب دیتی جانے لگی جب ارحان اُس کے راستے میں حائل

ہوا

آپ کو میرے بارے میں اندازہ لگانے کی ضرورت نہیں میں اور آپ اجنبی ہے
اس لیے دوبارہ میرے راستے میں حائل مت ہونا۔ عندلیب بے رخی سے کہتی پل
بھر میں اُس کا دل چھلنی کرچکی تھی عندلیب کا لہجہ اُس کے الفاظ کیوں اُس کو
تکلیف پہنچانے کا باعث بن رہا تھا یہ بات فلحال ارحان سمجھنے سے بالاتر تھا۔
عندلیب جانے لگی تو ارحان کو جیسے ہوش آیا

میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔ ارحان اب کی اُس کے ساتھ چلتا ہوا بولا

شکریہ پر اُس کی ضرورت نہیں۔ عنذلیب سپاٹ لہجے میں بولی

پلیز مس عنذلیب اُس مائے ریکوئسٹ۔ ارحان نے عاجزی سے کہا تو عنذلیب نے

اُس کی طرف رخ کیا جس کے چہرے پہ پریشانی صاف عیاں تھی

کیا یہ میرے لیے پریشان ہو رہا ہے۔ عنذلیب نے ارحان کا چہرہ دیکھ کر بے ساختہ سوچا جس کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چلیں پھر۔ ارحان اچانک سر اٹھا کر بولا تو دونوں کی نظروں کا تصادم ہوا عنذلیب

نے جلدی سے رخ تبدیل کیا پر ارحان کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی تھی۔

کہاں ہیں آپ کی گاڑی۔ عنذلیب نے پوچھا

وہاں سائیڈ پہ۔ ارحان نے اشارے سے بتایا تو عندلیب سر کو جنبش دیتی اُس کے ساتھ چلنے کو راضی ہوگئی۔

کہاں ہو تم؟ شاہ اپنی گاڑی کے ٹائیر کو دیکھتا عادل کو کال کیے پوچھنے لگا۔

جنت میں۔ عادل جواب فورن سے آیا

مذاق مت کرو۔ شاہ سخت لہجے میں بولا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

گھر پہ ہوں تم بتاؤ کیوں میری یاد آئی۔ عادل نے کہا

میری گاڑی خراب ہوگئی ہے بیچ راستے میں۔ شاہ نے کال کرنے کی وجہ بتائی

بھائی میں تمہاری طرح امیر نہیں ہوں جو ملک تبدیل کرنے کے بعد فورن سے گاڑی خرید لوں اس لیے تم کسی آن لائن کیب کا بندوبست کرو۔ عادل نے اپنا قصہ سنایا شاہ نے ایک تیز نظر اپنے فون پہ ڈال کر کال کٹ کر دی۔

اُس کے بعد آن لائن کیب کا بندوبست کیا۔

نمیر اور ارحان کو آج مارکیٹ جانا تھا نمیر ارحان کی بتائی ہوئی جگہ پہ پہنچ چکا تھا پر ارحان کا کوئی اتنا پتا نہیں تھا پہلے تو وہ اُس کا انتظار کرتا رہا پھر کال کرنے کا سوچا پر نمبر بند تھا جس وجہ سے وہ ٹیکسی سے واپس گھر جانے لگا

کون تھا وہ بینڈسم۔ عندلیب گھر میں داخل ہوتی سیدھا اپنے کمرے میں جانے کا ارادہ رکھتی تھی جب عین اُس کے سامنے آتی شرارت بھری نظروں سے دیکھ کر گویا ہوئی

visit for more novels:
کون کس کی بات کر رہی ہو؟ عندلیب نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی
www.urduovel.com

وہی جس کی گاڑی میں آپ بیٹھ کر یہاں آرہی ہیں۔ عین نے تفتیشی افسر کی طرح سوال کیا

اتنی بے وفا تو آپ نہیں تھی۔ عین نے منہ بسور کر کہا

visit for more novels:

مصروف تھی عین کو آتا دیکھا تو فکر مندی سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

زندگی میں پہلی بار عندلیب نے مجھ سے روڈی بات کی ہے۔ عین شانزے کے گلے لگتی شکایتی لہجے میں بولی

کیا پتا وہ پریشان ہو تمہیں تو پتا ہے اُس کی فی جاہ ہے شروعات میں مشکل ہوتی ہے۔ شانزے نے نرمی سے اُس کو سمجھانا چاہا

تو انہیں بھی چاہیے اپنے آفس کے جھمیلے وہاں رکھ کر آئے ہماری کونسا کوئی بڑی فیملی بس تینوں ہیں نہ آپس میں نہ کوئی ماں نہ باپ اور نہ کسی بھائی کا سایہ نہ رشتیدار کوئی بھی تو نہیں اور اب عندلیب ایسے بات کر رہی مجھ سے۔ عین کا دل حقیقتاً بہت دکھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں بات کروں گی اُس سے۔ شانزے گہری سانس لیکر بولی

تمہیں کیا کرنی ہے بات تم پہ بھی غصہ ہوگی۔ عین اُس سے الگ ہوتی منہ بسور کر بولی

تھوڑا بہت میں بھی جانتی ہوں تم جب انہیں ملی تھی پورا ایک ماہ ہسپتال میں ایڈمٹ تھی تمہاری طبیعت بہت زیادہ خراب تھی عندلیب بہت فکرمند رہتی تھی تمہارے لیے ڈاکٹرز کا کہنا تھا تمہیں کسی بات کا صدمہ ہوا ہے اور جب واپس آئی تو کسی سے بات بھی نہیں کرتی تھی پھر آہستہ آہستہ یہاں ایڈجسٹ ہوئی۔ عین اپنا

رونا بھول کر بولی

ہمم۔ شانزے نے ہنکارہ بھرا

میرا اگر کوئی ہوتا تو کیا میں یہاں ہوتی۔ شانزے نے اُس کو لاجواب کیا۔

محبت پیار وغیرہ کچھ نہیں بس دماغ کی فضولیات ہیں۔ شانزے طنزیہ بولی

ایسا تو نہ بولوں بہن محبت دماغ کی فضولیات نہیں بلکہ ایک نعمت ہے۔ عین فورن سے بُرا مان کر بولی

ہوگی اب مجھے پڑھنے دو۔ شانزے ناٹالا

تمہیں کچھ نہیں پتا ورنہ بانو قدوسیہ کہتی ہیں۔

کچھ لوگ شفا جیسے ہوتے ہیں بات کرتے ہیں تو تسکین ملتی ہے لفظ کہتے ہیں تو مرہم لگتے ہیں کچھ لوگ صرف لوگ نہیں ہوتے وہ ہمارا علاج ہوتے ہیں سکون ہوتے ہیں۔

عین نے شانزے کی عدم دلچسپی نوٹ کر کے اپنا سلسلا کلام وہی سے جوڑا اُس کی بات پہ شانزے جو اپنا دھیان کتاب کی جانب کرنا چاہتی تھی چھم سے کسی کا مُسکراتا خوبصورت شرارتی نظروں والا عکس اُس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

visit for more novels: 
www.urduromelbank.com

بہتر تھا ہم ساتھ چلتے یوں مجھے بیچ راستے خوار تو نہ ہونا پڑتا۔ ارخان کو گھر آتا دیکھ کر نمیر اُس پہ چڑھ ڈورا

سوری یار ضروری کام سے جانا پڑ گیا تھا۔ ارخان تھکن زدہ سا صوفے پہ بیٹھ کر بولا

کونسا کام تم مجھے ایک ٹیکسٹ کر کے بتا سکتے تھے پر تمہارا تو سیل فون ہی آف

تھا۔ نمیر نے جواب کہا

بیٹری چارج نہیں تھی۔ ارحان اُس کی پہلی بات نظر انداز کرتا بولا

خیر تم بہت پریشان دیکھائی دے رہی از ایوری تھنگ اوکے۔ نمیر اُس کا چہرہ دیکھ کر
پوچھنے لگا

ہم سب ٹھیک ہے بس تھک گیا ہوں۔ ارحان مسکرا نے کی کوشش کرتا ہوا بولا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میری مانو تو چھوڑ دو یہ جاب تمہارا تعلق مَلک فیملی سے ہے یہ پچاس ستر ہزار کی

نوکری تم پہ سوٹ نہیں کرتی۔ نمیر نے اپنی طرف سے مشورہ دیا جس پہ ارحان کو
دلچسپی نہ تھی۔

لوکری انسان سوٹ ہونے پہ نہیں کرتا اپنا گزر بسر کرنے کے لیے کرتا ہے۔ ارحان نے سنجیدگی سے جواب دیا

تو تمہیں کونسا پشوک کی کمی ہے۔ نمیر لا پرواہی سے بولا

ہے تبھی تو کر رہا ویسے بھی ملک خاندان سے اب میرا کوئی تعلق نہیں انہوں نے تب میرا ساتھ نہیں دیا جب مجھے ضرورت تھی تو ایسے خاندان کے کسی فرد سے میرا کونسا تعلق بنتا ہے۔ ارحان تلخ لہجے میں بولتا صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ارحان

نمیر شرمندہ سا کجھ کہنا چاہ رہا تھا

پلیز نمیر اس وقت میں بہت ٹینس ہو اس موضوع پہ بات نہیں کر سکتا۔ ارحان اُس کی بات بیچ میں لوکتا ہوا بولا۔



ع عالم لم۔

عالم کے ہاتھوں میں پستل دیکھ کر فاطمہ کے گلے سے پھسی پھسی سی آواز نکلی
جب کی عالم کے سر پہ فاطمہ کو پانے کا جنون سوار تھا تبھی اپنی کنپٹی پر پستول
رکھتا سرخ انگارہ بنی آنکھوں سے فاطمہ کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ لٹھے مانند سفید پڑ گیا
تھا۔

میری محبت قبول ہے یا نہیں مجھ سے شادی کرو گی یا نہیں ٹیل می۔ عالم دھاڑا
پاگل پن چھوڑو عالم اور پستول کو ہٹاؤ کوئی کھلونہ نہیں یہ۔ فاطمہ پریشانی سے بولی
میری محبت بھی کوئی مذاق نہیں جس کو تم ہر بار ٹھکرا دیتی ہو اب بس بہت ہو گیا
آج تمہیں فیصلہ لینا ہوگا۔ عالم بنا پستول ہٹائے حتیٰ لہجے میں بولا

ہاں یا ناں۔ عالم سخت آواز میں بولا

بیٹھ کر آرام سے بات کرتے ہیں۔ فاطمہ سوکھے لبوں پہ زبان پھیر کر کہا

اب اگر تم نے میری بات کے جواب کے بجائے کوئی اور بات کہی تو میں بنا ایک
سیکنڈ کی دیر کیے خود کو شوٹ کر لوں گا۔ عالم کی انگلی ٹریگر پہ پڑتی دیکھ کر فاطمہ کی
روح فنا ہوئی تبھی بنا سوچے سمجھ بولی

visit for more novels:

شاید یہاں تک کہ تم سزا کی جگہ فطرت کی

میں کروں گی تم سے شادی پر پلینز تم پستول کو دور کرو۔ فاطمہ کی بات سن کر عالم کے چہرے کے سخت تاثرات یکدم بدلے تھے عنابی ہونٹوں پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی جب کی ہاتھ میں پکڑے پستول پہ گرفت خود بخود ڈھیلی پڑ گئی تھی۔

میں جانتا تھا تم مجھے چاہتی ہو۔ عالم فاطمہ کی طرف قدم بڑھاتا مسکراتے لہجے میں بولا
فاطمہ کا دل ابھی زور سے دھڑک رہا تھا اُس کی نظریں نیچے گرمی پستول پہ تھی۔

کہو نہ یو آسو لو َمی۔ عالم نے جیسے ہی اُس کا ہاتھ پکڑا فاطمہ نے جھٹکے سے اپنا
ہاتھ پیچھے کیا۔

چٹاخ

اپنا ہاتھ پیچھے کیے فاطمہ نے ایک تھپڑ اُس کے چہرے پہ رسید کیا جس سے عالم کا
چہرہ ایک طرف ہوا تھا اُس کو بُرا بالکل نہیں لگا تھا ہونٹوں پہ مبہم مسکراہٹ ابھی
بھی برقرار تھی اُس کو نہیں تھا پتا وہ کیوں فاطمہ کو اتنا چاہنے لگا ہے دن بدن وہ
اُس کے حواسوں پہ سوار ہو رہی تھی کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی عالم سے تیز

آواز میں بات کرنے کا سوچے بھی پر آج خود سے چھوٹی لڑکی کا تھپڑ کھانے کے
باوجود عالم کو بُرا نہیں لگ رہا تھا

اگر غلطی سے ٹریگر پہ زور بڑھ جاتا تو۔ فاطمہ نے گھٹی گھٹی آواز میں کہتے اُس کا چہرہ
دیکھا جو محبت لٹانی نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا

تو میں مرجاتا

چٹاخ

visit for more novels:

عالم کی پھر سے مرنے والی بات پہ فاطمہ کو برداشت نہیں ہوا تبھی ایک اور تھپڑ

اُس کے چہرے پہ مارا

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 179
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

کچھ نہیں مجھ میں عالم ایویں تم میرے پیچھے پڑے ہو بعد میں پچھتاوا ہوگا تمہیں۔

فاطمہ اُس کی نظروں میں اپنا عکس دیکھ کر نظریں چراتی بولی

کل شام ہمارا نکاح ہے ابھی ہمیں واپسی کے لیے نکلنا چاہیے مجھے گھر پہ بھی

انفارم کرنا ہے سارے ارہنجنٹس دیکھنے ہیں بہت کام رہتے ہیں۔ عالم فاطمہ کی

بات نظر انداز کرتا اپنی پیشانی مسلتا بولا اُس کی بات پہ فاطمہ کا منہ شک کی کیفیت

میں کھل گیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا کل نکاح۔ فاطمہ تقریباً چچ پڑی

ہاں کیوں کیا آج ہونا چاہیے۔ عالم مسکراہٹ دبائے بولا

عالم تم اتنے جلد باز کیوں ہو۔ فاطمہ جھنجھلا کر بولی۔

پر میں ایسا نہیں چاہتا۔ عالم نے اٹل انداز میں کہا

فاطمہ اندھیرا ہونے کو ہے ہمیں نکلنا چاہیے۔ عالم اُس کی بات کاٹتے وقت کا احساس کروانے لگا تو ناچار فاطمہ کو خاموش ہونا پڑا۔

عالم اپنے گھر فاطمہ کو چھوڑتا سیدھا اپنے گاؤں آیا تھا جہاں اُس کا پورا خاندان رہتا تھا
عالم حویلی کے باہر کھڑا ہوتا گہری سانس بھرنے لگا رات کے بارہ بجے کا وقت تھا
اندھیرا چاروں طرف پھیل گیا تھا مگر حویلی کے باہر دن کا سما تھا وجہ باہر لائٹس کا
ہونا تھا حویلی کی بڑی گیٹ کے پاس چوکیداروں کی قطار تھی جب کی حویلی اپنے
پورے شان و شوکت کے ساتھ کھڑی تھی عالم آج تین سال چار ماہ بعد آیا تھا ورنہ

عالم کی فیملی کے چار اُس کے چچا زاد اُن کی بیویاں اور بچے تھے جوائنٹ فیملی سسٹم تھا سب ایک ساتھ رہتے تھے عالم کے والد کا نمبر سب بھائیوں میں پہلا تھا جس وجہ سے سارے اختیار اُن کے ہاتھوں میں تھے عالم کے علاوہ بختاور راجپوت کے دو اور بیٹے تھے بڑے کا مختیار دوسرے نمبر پہ عالم تھا تو تیسرے پہ شاہد تھا گاؤں میں اُن کی اپنی زمین تھی پر عالم کو ان سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لیے وہ زیادہ وقت شہر ہوتا بختیار راجپوت کو اعتراض تو بہت تھا پر اُن کو اپنے دوسرے بیٹے سے محبت بھی زیادہ تھی تبھی ہتھیار ڈال دیئے عالم کی ہر ضد خواہش کو پورا کیا جاتا تھا جس وجہ سے وہ مزید ضدی ہو گیا تھا لڑکیوں سے دوستی کرنا اُس کے لیے عام بات ہو گئی تھی سیگریٹ نوشی کرنا شراب پینا یہ سب اُس کا

تمہیں۔ حرا نے مزے سے کہا

عالم پہ تمہیں یقین نہیں کیا جو ایسا بول رہی ہو مانا ہے فلڑی ٹاٹ ہے پر گرا ہوا
نہیں ہے۔ حرا کی بات پہ فاطمہ شرمندہ ہوئی

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ فاطمہ نے وضاحت دی

جو بھی مطلب تھا ابھی تمہیں خوش ہونا چاہیے کل تمہاری شادی ہے۔ حرا نے اُس کا دھیان دوسری طرف لگوا دیا۔

اگر اُس کو ایسا کرنا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے خوار نہ ہوتا۔ حرا نے سنجیدگی سے کہا

visit for more novels:

میرادل نہیں مان رہا۔ فاطمہ بس اتنا بول پائی

تمہاری حالت کا اندازہ میں لگا سکتی ہوں تم نے بچپن سے بس تنہائی کاٹی ہے پر
میرا یقین کرو عالم سے شادی کے بعد تمہاری زندگی بدل جائے گی تم بہت خوش
رہو گی اُس کے ساتھ۔ حرا نے یقین دہانی کروائی

ایسا لگتا ہے جیسے میں اپنی شخصیت کو کھودوں گی عالم شروع سے ہی مجھے سیراب
لگتا ہے ایسا لگتا ہے میں اُس کو اگر پا بھی لوں تو کوئی اُس کو مجھ سے لیں اڑے
گا۔ فاطمہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی

آرام کرنا چاہیے تمہیں فضول کی باتوں کو سوچنے سے بہتر ہے دوسری بات عالم کبھی
تمہیں یا تمہاری شخصیت کو کھونے نہیں دے گا اگر ہوا بھی تو ڈھونڈ نکالیں گا۔ حرا
نے اپنی بات کہہ کر کال کاٹ دی پر اُس رات فاطمہ ساری رات سو نہیں پائے
عالم کے خوبصورت گھر میں اُس کو اپنا آپ عجیب لگ رہا تھا اور کہی نہ کہی ڈر بھی۔



عین اٹھ جاؤ نماز کا وقت نکل جائے گا۔ شانزے سوئی ہوئی عین کے پاس کھڑی ہوتی بولی

دوپہر کی پڑھ لوں گی ابھی نہیں۔ عین کروٹ بدل کر بولی

نماز کے بعد سو جانا۔ شانزے اُس کو بازوؤں سے پکڑتی بولی

یار شانزے پلیز نہ پھر نہیں آئے گی۔ عین نے منت کی۔

عین نماز نیند سے بہتر ہے چلو اٹھو فرض ہی ادا کر لینا پر اللہ کے سامنے حاضری تو

visit for more novels:

لگاؤ۔ شانزے نے سنجیدگی سے کہا تو عین منہ بنا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

عین وضو کر کے باہر آئی تو شانزے نے نماز پڑھنا شروع کر دیا تھا عین بھی جائے

نماز لیکر نماز کے لیے کھڑی ہوئی تو ایک سکون کی لہر اُس کو اپنے وجود میں محسوس

ہوئی اس لیے وہ پوری دلجمعی کے ساتھ نماز پڑھنے لگی ساری سوچو کو جھٹک کر۔

پوری نماز پڑھ لی اچھا کیا۔ شانزے خود نماز سے فارغ ہوئی تو عین سے کہا جواب جائے نماز کو تمہ لگا رہی تھی۔

ہاں سوچا اب حاضری لگا رہی ہوں تو پوری لگاؤ نہ۔ عین نے جواب دیا

سیدھا بول دو سکون حاصل ہوا۔ شانزے نے کہا تو عین مسکرا دی۔

یہی بات ہے۔ عین نے کہا

اچھا میں کچن میں جا رہی ہوں ناشتہ بنالوں۔ شانزے بیڈ سے اتر کر سلپر پہن کر

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

بولی

آج پراٹھے میں بنالوں گی تم چائے بنانا تمہیں تو پتا ہے مجھے تمہارے ہاتھ کی چائے

کتنی پسند ہے۔ عین بھی اُس کی تلقین میں چلتی ہوئی بولی

بس آج نماز پڑھی ہے تو اپنا آپ ہلکے سا محسوس ہو رہا ہے پڑھتی تو ویسے بھی ہوں پر
جو آج محسوس ہو رہا ہے وہ پہلے نہیں ہوا موڈ خوشگوار سا ہے تو سوچا تمہاری مدد
کروادیتی ہوں۔ عین نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا

بلکل نماز انسان کو پرسکون کر دیتی ہے جس سکون کو حاصل کرنے کے لیے ہم دُنیا کے کاموں میں لگے رہتے ہیں وہ سکون تو ہمیں قرآن اور نماز میں ملتا ہے۔ شانز نے نے کہا

ہمم تبھی تو کہتے اللہ کے ذکر میں سکون ہے۔ عین اُس کی بات سے اتفاق کرتی بولی

تیرے بے گنا گمزارا

تم میری بہن ہو۔ عنذلیب نے گھورا

آپ کی بہن بڑی ہوگئی ہے اب آپ کی ذمیداری ختم چھوڑ دیا آپ کو آپ کے حال
پہ۔ عین نروٹھے پن سے بولی

اِتنا غصہ۔ عذلیب اُس کے گال چپتی بولی

میں کون ہوتی ہوں غصہ کرنے والی میرے غصے سے آپ کو کیا فرق پڑتا۔ عین
نے کہا

عین اب ڈرامہ بند بھی کرلوں۔ شانزے بے زار ہوئی

شانزے یہ ڈرامہ نہیں میری عین پوری فلم ہے۔ عندلیب شانزے کو جواب دیتی
عین کو دیکھنے لگی جس کا منہ غبارے کی طرح پھول گیا تھا

اس بات معافی دے رہی ہوں نیکسٹ ٹائم نہیں ملے گی۔ عین نے احسان کیا

جی جی آپ کی بڑی مہربانی۔ عندلیب نے شکر کا سانس خارج کیا۔

عین آکر اب اپنا کام کرو۔ شانزے آٹا گوندھنے کے بعد عین سے بولی

آتی ہوں۔ عین نے جواب دیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں آفس کے لیے نکلتی ہوں۔ عندلیب اپنا کافی والا کپ دھوتی دونوں سے بولی

ناشتہ نہیں کرنا کیا؟ شانزے نے پوچھا

نہیں وقت بہت ہو گیا ہے وہاں سے کچھ کھالوں گی۔ عندلیب نے بتایا

اوکے پر کھا ضرور لیجئے گا ورنہ ویکنس ہو جائے گی آپ کو۔ عین نے اُس کو جاتا دیکھا
تو کہا

ہاں ڈونٹ وری۔ عندلیب عجلت سے کہتی کچن سے چلی گئی۔

گھوڑے پہ سوار ہے تمہاری بہن۔ شانزے تاسف سے سر ہلاتی بولی



عالم تم۔ راجپوت فیملی اس وقت حویلی کے بڑے سے حال میں موجود تھے جب

انہوں نے سیڑھیوں سے عالم کو آتا دیکھا تو سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے

اُن کے چہرے پہ حیران کن تاثرات دیکھ کر عالم سر جھٹک کر مسکرا دیا جب کی اُس کی
ماں مسز راجپوت فورن سے اُس کی طرف لپکی

جی اماں جان میں آپ سب کو لینے آیا ہوں۔ عالم ان کے ہاتھوں کو عقیدت سے
چومتا بولا

برخودار پہلے اپنے والد سے تو ملو۔ بختاور راجپوت نے روعب سے کہا تو عالم خجل سا
اُن کی طرف آیا۔

اسلام علیکم ابا جان۔ عالم اُن کے گلے ملتا بولا

ہم تو ٹھیک ہے اب تمہارا دماغ ٹھکانے لگانے کا سوچ رہے ہیں انداز ہے کتنے
وقت بعد آئے ہو۔ بختاور راجپوت نے اُس کی کلاس لی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

جانے دے ابھی تو آیا ہے۔ مسز راجپوت اپنے سپوت کے حق میں بولی

خیر تو ہے پوتر آتے ہی اتنی جلدی مچائی ہوئی ہے شہرِ وِچ تیرا کونسا خزانہ ہے۔ عالم
کی چچی شائستہ نے اُردو پنجابی میں اُس سے پوچھا اُن کا تعلق پنجابی پنختون سے تھا پر
راجپوت حویلی میں کوئی پنجاب میں بات نہیں کرتا تھا اس لیے وہ ایسے ہی بات
کرتی عالم اُن کے خزانے والے جملے پہ مسکرا دیا
visit for more novels
www.urdu noveibank.com
چچی جان خزانے سے زیادہ قیمتی چیز ہے آج شام کو میرا نکاح ہے۔ عالم نے
مسکرا کر اُن کے سروں پہ بم گرایا

ہوش میں ہو تم؟ بختاور راجپوت ہوش میں آتے اُس پہ چٹخے

شام کو شادی بتانے اب آئے ہو اب بھی کیوں آئے تین چار بچے پیدا کرنے کے بعد آجانا۔ مختار راجپوت نے طنزیہ کہا باقی سب خاموش باپ بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔

شادی لیے مشکل سے مانی ہے بچوں کا اگر میں نے سوچا تو اُس نے میرا گلا دبا دینا ہے۔ اپنے باپ کی بات پہ عالم نے جھرجھری لیکر سوچا پر کہا تو بس یہ ابا جان اگلی بار آپ کی دعاؤں سے بچوں سمیت آؤں گا پر ابھی تو میرے ساتھ چلے۔ عالم کے ڈھٹائی سے کہنے والی بات پہ سب کا منہ حیرت سے کھل گیا

تسلی بڑے بے باک ہو گئے ہو شہر دی ہوا اچھی خاصی لگی ہے۔ شائستہ چچی نے منہ بنا کر کہا

جی اثر تو ہو گیا ہے اب کیا ہو سکتا ہے۔ عالم سر کو خم دیتا بولا

لڑکی کا خاندان کیسا ہے کہاں سے ہیں۔ بختاور راجپوت کس توقع کے بعد بولے

فاطمہ کا سب کچھ اب میں ہوں۔ عالم سنجیگی سے بولا

مطلب لاوارث ہے

ابا جان۔ عالم ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر بس یہی بول پایا ورنہ اپنے باپ کے منہ

سے فاطمہ کے لیے لاوارث لفظ سننا اُس کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔

بُرا کیوں لگ رہا تمہیں۔ بختاور راجپوت تمسخرانہ لہجے میں بولے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اُس کا وارث میں ہوں آپ دوبارہ پلیز ایسے الفاظ مت کہیے گا ورنہ میں گناہ کے

مرتبک ہو جاؤں گا۔ عالم کی بات پہ سب کے ہاتھ بے ساختہ منہ پہ پڑے

عالم باپ سے ایسے بات کرتے ہیں کبھ تو لحاظ کرو کل آئی لڑکی نے تمہیں یہ پڑھا
کر بھیجا ہے اپنے گھروالوں سے بد اخلاقی سے پیش کرنا۔ مسز راجپوت عالم سے
استفسار کرنے لگی

آپ میں سے کسی کو آنا ہے تو آجائے ورنہ میں چلتا ہوں فاطمہ گھر میں اکیلی
ہے۔ عالم اُن کی بات کا جواب دیئے بغیر بولا

کیا مطلب تم دونوں بنا کسی رشتے کے ایک گھر میں رہتے ہو۔ اب کی خاموش بیٹھا
اُس کا بھائی مختیار بولا تو عالم نے افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

تم جیسے پڑھے لکھے سے میں ایسی گرمی ہوئی بات کی اُمید نہیں رکھ رہا تھا آپ
لوگوں کی باتوں نے مجھے یہ احساس کروایا ہے جیسے میں نے یہاں آکر غلطی کر دی
ہو۔ عالم نے ناگواری سے کہا

چھوڑو سب باتوں کو ہم سب چلنے کو تیار ہے پر میں ایک بات پہلے بتا دیتا ہوں ہمارے یہاں ایسی شادیاں نہیں ہوتی گاؤں میں ہمارا بڑا نام ہے کچھ رسم و رواج ہے جن کے ساتھ ہمیں چلنا ہے ورنہ گاؤں والے کیا کہے گے رہتے اتنے شاندار حویلی اور کام ایسے اس لیے بھلے نکاح آج ہو ولیمے کی تقریب یہاں دھوم دھام سے ہوگی تاکہ سب کو پتا چلے بختاور راجپوت کے بیٹے کی شادی ہے لڑکی نے بعد میں ویسے بھی یہاں رہنا ہے۔ بختاور راجپوت کچھ سوچ کر بولے

لڑکی کا نام فاطمہ ہے اور میں اُس کو ولیمے کے دن یہاں لیں آؤں گا وہ کبھی کبھی یہاں آیا لریں گی پر رہے گی نہیں وہ ایڈجسٹ نہیں کر پائے گی۔ عالم نے سارے معاملات ایک دن میں طے کرنے چاہے۔

تو کیا شہر میں اپنا گھر بسالوں گے۔ بختاور راجپوت نے جاننا چاہا

جی۔ عالم فقط بس یہ بولا



ارحان اپنے کولیگ سے بات کرتا ساتھ میں ایک نظر عندلیب پہ ڈالتا جو لیپ ٹاپ
پہ ٹائپ کرتی کبھی جمائی لیتی تو کبھی سر کو دائیں بائیں گھماتی رات بھر نیند نہ لینے
کی وجہ سے اُس کو کام کرنا مشکل لگ رہا تھا ارحان اپنے کولیگ سے ایکسکوز کرتا
آفس میں بنے کچن کی طرف آیا وہاں دو کپ کافی بنانے کا کہتا بیٹھ گیا
کافی بننے کے بعد دونوں مگ ہاتھوں میں لیتا عندلیب کے ساتھ والی چیئر پہ بیٹھ
گیا۔

کافی۔ ارحان نے ٹیبل پہ اُس کے سامنے رکھی عنذلیب نے تعجب سے ارحان کو دیکھا جو بلیک شرٹ کے ساتھ وائٹ جینز پیٹ پہنے بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے آنکھوں سے اشارے سے کافی لینے کا کہہ رہا تھا۔

میں نے نہیں مانگی۔ عنذلیب سنجیدگی سے بولی

ضروری تو نہیں ہر بات کہی جائے کچھ باتیں محسوس کی جاتی ہے۔ ارحان نے مسکرا کر کہا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرا مطلب آپ کافی ٹائید لگی سوچا آپ کو کافی کی طلب ہوگی تبھی لیں آیا۔ ارحان ٹھنڈی سانس بھر کر بولا

شکریہ۔ عنذلیب مگ اپنی طرف کیے بولی

ارحان شکر کا سانس ادا کرتا کافی پینے لگا اُس کو ڈر تھا کہی کل کی طرح نہ رویہ اختیار کرتی

مجھے کچھ کہنا تھا آپ سے؟ عندلیب نے جھجھک کر کہا

بولیں۔ ارحان کافی کا گھونٹ بھرتا بولا

کل کے لیے معذرت۔ عندلیب کی بات پہ ارحان نے مشکل سے گلے سے کافی انڈیلی ساتھ بے یقین سا عندلیب کو دیکھنے لگا جیسے اُس نے جانے کونسی انوکھی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بات کر دی ہو۔

کیا کہا آپ نے؟ ارحان کو لگا شاید اُس نے غلط سنا ہو۔

میں نے کہا کل کے لیے معذرت۔ عندلیب نے ایک ایک لفظ پہ زور دیئے کہا

اچھا معذرت کی کوئی بات نہیں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ ارحان رلیکس سا بولا

جو بھی مجھے احساس ہو گیا مجھے آپ سے ایسے با نہیں کرنی چاہیے تھی۔ عندلیب
صاف گوئی سے بولی۔



شانزے اور عین آفس میں بریک ٹائم میں لچ کر رہی تھی جب اُن کی ایک
کولیگ نرمہ ساتھ بیٹھ گئی۔

آج تم اداس لگ رہی ہو خیریت۔ شانزے نے اُس کی خاموشی دیکھ کر پوچھا

یار میں اپنے شوہر سے بہت تنگ ہوں مجھ سے پیار نہیں کرتا ہر چیز کے لیے

اُس کے پاس وقت ہے سوائے میرے۔ نرمہ مایوس لہجے میں بولی

پیار نہیں کرتا وقت نہیں دیتا تو کیا فائدہ ایسے شوہر کا چھوڑ دو اُس کو۔ شاندرے

نے سنجیدگی سے کہا

شوہر ہے میرا کیسے چھوڑ دوں۔ نما نے کہا

جیسا تم بتا رہی ہو اُس لحاظ سے بچے وغیرہ بھی نہیں ہو گے بہتر ہے چھوڑ دو یہ

بیڑ آپشن ہے۔ عین نے بھی باتوں میں حصہ ڈالا

کس نے کہا بچے نہیں میرے پانچ بچے ہیں۔ نما نے جھٹ سے کہا اُس کی بات پہ شانزے کو چپ لگ گئی جب کی عین کی آنکھیں پانچ بچوں پہ حیرت سے کھل گئی۔

visit for more novels:

ویسے میں نے قرآن میں پڑھا تھا اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے جو کی سچ ہے تمہارا شوہر پیار نہیں کرتا تم سے وقت بھی نہیں دیتا پھر بھی ماشا اللہ سے پانچ بچے ہیں اگر پیار اور وقت دونوں دیتا پھر تو تمہارے بچوں سے نیا پاکستان بنتا۔ عین

کی اس طرح بات پہ جہاں نرما شرمندہ ہوئی تھی وہی شانزے نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا تھا۔



عالم کے کہنے پہ وہ سب شہر کے لیے روانہ ہو گئے تھے آج عالم کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اُس کو یقین نہیں ہو رہا تھا آخر کار اتنے انتظار کے بعد فاطمہ اُس کو ملنے والی ہے اُس کو اپنی خوبصورت زندگی مزید خوبصورت لگنے لگی تھی ہر چیز چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ برقرار تھی وہ تصور میں فاطمہ کا عکس دیکھتا آنکھیں موند گیا۔

www.urdu-novel-bank.com

یار عالم نے خریداری تو کم وقت میں بہت کی ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے بہت عرصے سے سوچ رکھا ہو

یہ ٹرپ ہماری زندگی بدل دے گا میں اور تم ہم ہو جائے گے۔

حرا عالم کے بھیجے ہوئے نکاح کا ڈریس دیکھتی ستائش لہجے میں بولی جس کا رنگ
براؤن کلر کا تھا ساتھ میں مچنگ جیولری اور دیگر سامان تھا یہ سب ایک لڑکا فاطمہ
کو دے گیا تھا کے عالم سر نے بھیجا ہے پر اُس کی بات سن کر فاطمہ کو عالم کا کہا

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

جُمْلًا یاد آیا

حرا وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے۔ فاطمہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں پوچھا

کیونکہ وہ تم سے پیار کرتا ہے بے حد اب تم فضول باتوں میں مت لگ جانا جلدی

سے تیار ہو جانا وہ سب آنے والے ہیں عالم کا ٹیکسٹ کیا تھا کہ اُس کی دولہن

تیار ہونی چاہیے وقت پہ پارلر والی آگئی ہے تم فٹافٹ فریش ہو کر ڈریس چنچ کر لوں۔ حرا شرارت بھری نظروں سے اُس کو دیکھتی بولی پر اُس سے پہلے فاطمہ کہی جاتی باہر بہت سی گاڑیوں کی آواز آئی جس کو سن کر فاطمہ نے سوالیہ نظروں سے حرا کو دیکھا

عالم اور اُس کے گھروالے لگتا ہے آگئے۔ حرا اُس کی نظروں کا مفہوم سمجھتی بولی فاطمہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلی گئی

ڈریس تو لیں جاتی۔ حرا نے پیچھے سے آواز دی پر فاطمہ نے نظر انداز کیا حرا نے تاسف سے سر کو جنبش دی۔

اسلام علیکم۔ حرا نے سب کو اندر آتا دیکھا تو سلام کیا لیکن اتنے سب لوگوں کو دیکھ کر اُس کو حیرت بہت ہوئی تھی اُس کو نہیں تھا پتا کہ سب لوگ آجائے گے

عالم اپنے والد کے ساتھ سب چچاؤں اور چچیوں کو بھی لایا تھا ساتھ میں اپنے بھائیوں کو اور ایک دو کزنز باقی سب ساتھ نہیں تھے۔

وعلیکم اسلام آپ ہو فاطمہ۔ حرا کو دیکھ کر مسز راجپوت خوشی ہوتی پوچھنے لگی کہ چلو لڑکی تو اچھی ہے حرا اس وقت وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک جینز میں تھی کندھوں تک آتے بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا چہرے پہ ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی جس سے مسز راجپوت ایمپریس سی ہوگئی تھی پر اُن کی بات حرا کو عجیب لگی اُس نے عالم کو دیکھنا چاہا پر شاید وہ باہر تھا

www.urdu-novel-bank.com

میں حرا ہوں فاطمہ کی دوست وہ کمرے میں ہے آپ اُس سے مل سکتی ہیں۔ حرا نے مسکرا کر جواب دیا۔

اچھا اچھا۔ مسز راجپوت نے کہا

کس کمرے وچ ہے وہ کڑی۔ عالم کی چچی شائستہ نے پوچھا

اُپر والے کمرے میں۔ حرا نے بتایا۔

فاطمہ پریشانی سے یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھی اُس کو گھبراہٹ نے آگھیرا تھا
کھڑکی کے سامنے اُس نے عالم کی فیملی کو دیکھ لیا تھا جس سے اُس کو اپنا معمولی
سالگ رہا تھا اُس کو ڈر تھا جانے اب وہ اُس کو دیکھ کر کیا کہے گے وہ انہیں سوچو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com میں تھی جب کلک کی آواز پہ دروازے کی جانب دیکھا

اسلام علیکم۔ فاطمہ نے تینوں عورتوں کی نظریں خود پہ ایکسرے کرتی محسوس ہوئی تو

سلام جھاڑا

میں نعیمہ ہوں عالم کی بڑی چچی جب کی یہ اُس کی ماں اور چھوٹی چچی ہے۔ نعیمہ چچی جو سارے وقت میں خاموش تھی اب سب کا تعارف کروانے لگی۔

تیار نہیں ہوئی ابھی تک۔ مسز راجپوت نے پوچھا

بس اب ہوگی۔ فاطمہ نے جواب دیا اُس کو کچھ ہی منٹ میں اندازہ ہو گیا تھا اُس کی زندگی کا سفر عالم کے ساتھ بہت مشکل گزرنے والا تھا۔

عالم یہ تھی تمہاری پسند۔ مسز راجپوت عالم کے کمرے میں آتی ناگواری سے پوچھنے لگی عالم جو گنگناتا تیار ہونے کا ارادہ رکھتا تھا اپنی ماں کے چہرے پہ ناگواری کے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تاثرات دیکھ کر اُس کو بُرا لگا

کیوں کیا خرابی ہے میری پسند میں۔ عالم سنجیدگی سے بولا

عالم میری جان ہم نے تمہارے لیے بہت کچھ سوچا تھا تم ادھر آؤ۔ مسز راجپوت اُس کا بازو پکڑتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا کیا عالم نا سمجھی سے اُن کی حرکت دیکھ رہا تھا

خود کو دیکھو آئیے میں پھر اُس لڑکی کو دیکھو۔ مسز راجپوت کی بات پہ عالم کی نظریں بے ساختہ مر رہے نظر آتے اپنے عکس پہ پڑی

ریڈ کلر کی شرٹ کے ساتھ وائٹ جینز پینٹ میں ملبوس عالم بہت ڈیشنگ نظر آ رہا تھا لائٹ بڑاؤن بال ماتھے پہ بکھرے پڑے تھے جب کی کالی گہری آنکھوں میں الوہی چمک تھی سفید رنگت پہ ہلکی سی بیئر ڈاؤس کی شخصیت کو مزید وجہ بنا رہی تھی۔

آپ لوگوں کو فاطمہ عام لگی ہوگی پر میرے دل سے پوچھے وہ میرے لیے کیا ہے
اس لیے میں آپ سے اُمید رکھتا ہوں آپ دوبارہ فاطمہ کے بارے میں ایسا کچھ
نہیں کہیں گی۔ عالم اپنا چہرہ دیکھنے کے بعد سنجیدگی سے بولا

عالم ایک بار سوچ لو وہ لڑکی بھی خوش نہیں ایڈجسٹ نہیں کر پائے گی تمہارے
ساتھ لوگ کیا کہے گے عالم نے کس کا انتخاب کیا ہے۔ عالم کو ضبط کی طنابیں ٹوٹی
محسوس ہو رہی تھی

اماں جان فاطمہ میرا عشق ہے آپ کو اندازہ نہیں آپ کی یہ باتیں میرے دل پہ
خنجر کی طرح چبھ رہی ہے میں نہیں کر سکتا برداشت اُس کے بارے میں کچھ
بھی لوگ بھاڑ میں جائے مجھے نہیں پرواہ۔ عالم سرد لہجے میں بولا تو مسز راجپوت
چپ سا دہ ہوئی

تیار ہو کر آجانا لاؤنج میں۔ مسز راجپوت کہہ کر رُکی نہیں تھی اُن کے جانے کے بعد عالم گہرے سانس لیتا خود کو نارمل کرنے لگا جو بہت مشکل تھا اُس کے لیے۔

کیا ہوا بھابھی۔ مسز راجپوت عالم کے کمرے سے باہر آئی تو نعیمہ چچی نے پوچھا

میں نے سوچا تھا میرا بیٹا ہیرا ہے دولہن بھی ویسی لاؤں گی پر عالم نے جانے کیا

دیکھ لیا ہے اُس لڑکی میں جو پاگل ہوا پڑا ہے۔ مسز راجپوت افسوس سے بولی

خیر بھابھی ایسی وی کوئی گَل نہیں کڑی دی بس رنگت سانولی ہے ورنہ نین

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رنگت سانولی تو بڑا مسئلہ ہے آجکل نین نقش کون دیکھتا ہے سب رنگت کی بات

کرتے ہیں۔ مسز راجپوت اپنی بات پہ قائم رہی

جو بھی آپ کو اپنے بیٹے کی خوشی دیکھنی چاہیے عالم خوش ہے تو آپ اُس کی خوشی میں خوش ہو جائے اسی میں سب کی بہتری ہے۔ نعمہ چچی اُن کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتی تسلی آمیز لہجے میں گویا ہوئی

وہ سب تو ٹھیک ایسے تو عالم کے بچے بھی سانولے ہو گئے۔ مسز راجپوت نے نیا شوشہ چھوڑا

ایسا کچھ نہیں ہوندا تھی خوا مخواہ کے وہم پالے ہوئے ہو۔ شائستہ چچی نے کہا تو نعمہ چچی نے ان کی بات سے اتفاق کیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہیں پتا ہے اشفاق احمد کیا کہتے تھے۔ فاطمہ تیار ہو کر بہت پیاری لگ رہی تھی بیوٹیشن نے اُس کے خوبصورت نقوش کو مزید نکھار دیا تھا براؤن کلر کے لونگ

یہ تمہیں اس وقت اشفاق صاحب کی یاد کیوں آئی۔ حرا اُس کے ڈوپٹے پہ پنر لگاتی
مزاحیہ انداز میں بولی

وہ کہتے تھے زندگی کی تلخ دو انسان جانتے ہیں ایک سانولے رنگ کی لڑکی دوسرا وہ لڑکا جس کی جیب خالی ہو پہلے مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی تھی پر اب آگئی ہے سانولہ ہونا واقع بہت بڑا مسئلہ ہے۔ فاطمہ اُس کو بات کو نظر انداز کیے کھوئے ہوئے لہجے میں بولی

مایوس مت ہو فاطمہ سب ٹھیک ہے تم خود کو رلیکس کرو اپنی توجہ عالم پہ لگاؤ باقی
سب کو بھول جاؤ۔ حرا نے سمجھانے کے غرض سے کہا

ہمم۔ فاطمہ بس یہی بول پائی

آؤ مولوی صاحب آچکے ہیں۔ مسز راجپوت اُن دونوں کی طرف آتی بولی

جی پہلے آپ فاطمہ کو دیکھے کیسی لگ رہی ہے۔ حرا نے مسکرا کر کہا

ماشاء اللہ بہت پیاری۔ مسز راجپوت کے لہجے میں خود بخود ستائش آگئی تھی کیونکہ واقع

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں فاطمہ پیاری بہت لگ رہی تھی۔

چلیں پھر۔ حرا نے کہا

ہاں چلو۔ مسز راجپوت بولی۔

بختاور راجپوت کے اشارہ کرنے پہ مولوی صاحب نے نکاح کے کلمات پڑھنا شروع کیے۔



آج موسم صبح سے برآلودہ سا تھا شام سے بارش ہونا شروع ہو چکی تھی جو اب تک برس رہی تھی شاہ گلاس ڈور سے برستی بوندوں کو دیکھتا کھو سا گیا تھا آنکھیں ہمیشہ کی طرح سرخ تھی اُس نے اپنا موبائل اٹھایا اور ایک سونگ پلے کیا۔

بارشیں یوں اچانک ہوئی

تو لگا تم سہر میں ہو

رات بھر پھر جب وہ نہ لگی

تو لگا تم شہر میں ہو

کہیں ایک ساز ہے گونجی

تیری آواز ہے گونجی

میری خاموشیوں کو اب

کردے بیان

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تیرے بن بے وجہ سب ہے

تو اگر ہے تو مطلب ہے نہیں

تو ٹوٹا سا ادھورا کاروان

اک تیرا راستہ اک میرا راستہ

نہیں رہنا وے جدا نہیں رہنا وے جدا

اک تیرا راستہ اک میرا راستہ

نہیں رہنا وے جدا نہیں رہنا وے جدا

او ہو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شاہ گانا چلانے کے بعد آنکھیں بند کیے اپنی زندگی کے گزرے ہوئے خوبصورت لمحہ کو

یاد کر رہا تھا جب اپنی پشت پہ کسی کے حصار کا احساس ہوا سختی سے بھینچے ہوئے

ہونٹوں پہ خوبصورت تبسم کھلا تھا اُس نے پٹ کر رخ اُس کی طرف کیا

مجھے پتا تم آؤں گی تمہیں بارش پسند ہے نہ۔ شاہ سامنے والے کو دیکھ کر بچوں کی طرح خوش ہو کر بولا جس کو دیکھ کر سامنے والے کی بھی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

مجھے یاد کرتے ہو؟ اُس نے آس بھری نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا

تمہیں بھولا کب ہوں جو یاد کروں گا میں تمہاری یاد سے ایک پل بھی غافل نہیں ہوتا۔ شاہ اُس کے رخسار پہ ہاتھ کی پشت پھیر کر گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔

میں بھی تمہیں بہت یاد کرتی ہوں۔ اُس نے بتایا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جھوٹ اگر یاد کرتی تو میرے پاس آتی مجھے چھوڑ کر نہیں جاتی۔ شاہ اُس کی بات

سے انکاری ہوا

تمہیں لگتا ہے میں جھوٹ بول سکتی ہو تم سے؟ وہ بُرا مان کر بولی

تم وہ سب نہ کرتے تو میں کبھی نہیں چھوڑتی تمہیں۔ وہ اُس کے سینے پہ سر رکھتی

اُداس لہجے میں بولی

میں نے کبھی نہیں کیا تھا تم نے میرا اعتبار نہیں کیا اور مجھے چھوڑ گئی تمہیں پتا ہے
نہ میں چاہتا ہوں تمہیں تبھی ایسا کیا۔ شاہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا

۱۔ اُس نے اپنا سر اٹھا کر شاہ سے کہا

میں نہیں سنی جب تم ہوتی ہو تو میرے حواس کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ شاہ اُس کے چہرے پہ ہاتھ کر بولا

دروازے پہ کوئی ہے۔ اُس نے کہا

نہیں

شاہ کب سے آوازیں دے

عادل کی بات شاہ کی حالت دیکھ کر بیچ میں ہی رہ گئی۔

شاہ کیا ہو گیا ہے کیا ڈھونڈ رہے ہو۔ عادل شاہ کو پورے کمرے میں یہاں وہاں کچھ ڈھونڈتے دیکھا تو تعجب سے پوچھنے لگا۔

لیکن شاہ ہوش میں کب تھا اُس کو خود پہ غصہ آ رہا تھا کیسے اُس کی نظر بھٹک گئی۔

شاہ

چٹاخ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عادل نے جیسے ہی اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا شاہ نے تمپڑ کے ساتھ ساتھ ایک مکہ اُس کے چہرے پہ جڑ دیا۔

شاہ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔ عادل اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتا تیز آواز میں بولا باہر بجلی کرک رہی تھی کمرے میں شاہ کے اندر ایک طوفان مچا ہوا تھا۔

تمہیں ابھی آنا تھا کیوں آئے تم یہاں تمہاری وجہ سے ہو چلی گئی تمہاری وجہ سے
میری نظر اُس سے ہٹی۔ شاہ در پہ لکے اُس کے چہرے پہ برساتا جنونی انداز میں
دھاڑا

کیا مطلب میری وجہ سے چلی گئی میرے سے کیا اُس کا پردہ تھا۔ عادل اپنے دکھتے
چہرے پہ ہاتھ رکھتا طنزیہ انداز میں بولا وہ تنگ آگیا تھا شاہ کی ایسی باتوں سے اس
لیے جو منہ آیا بولتا چلا گیا۔

بکواس بند کرو تم۔ شاہ اُس کی طرف ہاتھ اٹھانے لگا تھا مگر اس باریچ میں روک دیا
شاہ نکل آؤ اپنی اس خیالی دنیا سے وہ نہیں ہے تمہارے دماغ کا فتور ہے سب
اپنے دماغ پہ اُس کو حاوی مت کرو جو نا ہو کر بھی تمہیں اُس کے وجود کا احساس
ہونے لگے خدا نے چاہا تو مل جائے گی وہ تمہیں حقیقتاً پر تمہارا ایسے ری ایکٹ کرنا

سہی نہیں ہے خود کو دیکھو کیا تھے اور کیا ہو گئے ہو کیوں مجنوں کی طرح خود کو بنا ڈالا ہے۔ عادل چنچ کے بولا

تو کیا یہ سب آسان ہے میرے لیے کیا میں یہ جان کر رہا ہوں نہیں تمہارے لیے ایسے الفاظ نکالنا جتنا آسان ہے اُس سے زیادہ میرے لیے یہ سب کرنا مشکل ہے مجھے نہیں پتا وہ بس مجھے چاہیے خیالوں میں نہیں حقیقت میں۔ شاہ نیچے بیٹھ کر اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالنے لگا

شاہ تمہاری یہ حالت ہمیں تکلیف دیتی ہے۔ عادل اُس کے ساتھ بیٹھ کر تکلیف زدہ آواز میں بولا

یار تم بھی آجاؤ مزہ آئے گا۔ عین نے اُس کو بھی ساتھ آنے کا کہا

کب سے یہاں کھڑی ہو اب چلو سونا نہیں کیا رات بہت ہوگئی ہے اتنا بارش میں

رہنا سہی نہیں۔ شانزے اُس کی بات نظر انداز کیے بولی

اونلی دس منٹس۔ عین اتنا کہتی گول گول گھومنے لگی۔

تم آرہی ہو یا نہیں اگر تم نہیں آؤں گی تو میں کل مارکیٹ نہیں چلوں گی نہ ہی

شاپنگ مال۔ شانزے نے اُس کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
کیا یار سارا مزہ خراب کر لیا آتی ہوں۔ عین منہ کے زاویے بناتی بولی۔

کپڑے چینج کر لوں جلدی سے۔ کمرے میں آتے شانزے نے نیا حکم صادر کیا۔

وہی کرنے والی تھی۔ عین جل کے بولی اُس کو صدمہ تھا بارش میں نہ بھیگنے کا۔

اندھیرے کمرے کے کونے میں عندلیب بازوں اپنے گرد لپیٹے خوفزدہ تھی جیسے ہی بجلی کڑکتی اُس کو اپنی جان جاتی محسوس ہوتی۔

آج اپنا خوفناک ماضی کیسی فلم کی طرح اُس کے سامنے چل رہا تھا

اللہ کریں تم مر جاؤ تمہیں ایک پل سکون میسر نہ ہو کوئی خوشی نہ ملے تمہیں ہر وقت بے چین رہو۔ عندلیب اپنے آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتی سے تصور میں آتے شخص کو بد دعا دینے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com



رات بھر بارش کی وجہ سے صبح کو موسم خوشگوار تھا ارحان کھڑکیوں سے پردے دور کرتا نیچے کچن کی طرف آیا۔

گڈ مارنگ۔ نمیر کچن میں آتا اُس سے بولا

یو ٹو۔ ارحان نے جواب دیا

ایک عدد ملازمہ رکھ لو یہ سب کرنا نہیں پڑے گا۔ نمیر فریج سے پانی کی بوتل نکال کر ارحان سے بولا جو کف فولڈ کرتا آٹا گوندھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

مجھے عادت ہے یہ سب کرنے کی۔ ارحان سادہ لفظوں میں بولا

ہمم۔ نمیر نے ہنکارہ بولا

تمہیں وہ ملی جس کی تمہیں تلاش تھی۔ ارحان کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پانچ سال بڑا ہوں تم سے زیادہ کچھ نہیں تو آپ ہی کہہ لیا کرو۔ نمیر نے اُس کو

شرمندہ کرنا چاہا

زیادہ بات کو گھماؤ مت جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو۔ ارحان نے ہنس کر کہا

آج نہیں تو کل اُس کے گھر کا ایڈریس مل جائے گا۔ نمیر نے بتایا

کیا تم اُس کے گھر جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ ارحان نے جاننا چاہا

ظاہر ہے۔ نمیر نے جواب دیا

اچھا جیسا تمہیں سہی لگے۔ ارحان نے کندھے اُچکائے۔



پاگل پن کی حدیں توڑ رہا ہے آپ یہاں آجائے۔ عادل پریشان لہجے میں شاہ کی ماں سے بولا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے آنے سے کیا ہو گیا؟ انہوں نے سوال داغا

آپ اُس کو کہے میرے ساتھ کسی سائیکل سٹ کے پاس چلیں شاہ کو ضرورت ہے۔ عادل نے بتایا

آپ کال پہ اُس سے بات کر لیں۔ عادل نے دوسرا طریقہ بتایا

ہمارے نمبر بلاک کیے ہوئے ہیں اُس نے۔ شاہ کی ماں کی بات پہ عادل کو چپ لگ گئی

visit for more novels:

پھر دعا کریں وہ زندہ ہو شاہ کو مل جائے کیونکہ اب شاہ ایسے زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ پائے گا وہ اگر اب نہ ملی تو وہ یا پاگل ہو جائے گا یا مر جائے گا۔ عادل کی سفاکیت سے کہی بات پہ ان کا دل تڑپ اٹھا تھا

کیسی بات کر رہے ہو توبہ کرو اللہ کا نام لو اللہ میرے بیٹے کو اچھی اور لمبی زندہ

دے۔ ان کا ہاتھ کلچے پہ پڑا تھا

میں پریشان ہو گیا ہوں ہر کوشش کر کے دیکھی ہے شاہ پہ کچھ اثر نہیں ہوتا اب

حیرانکن بات یہ ہے وہ اُس کو خیالوں میں اتنا سوچتا ہے جو وہ اُس کو نظر آتی ہے

شاہ اُس سے بات کرتا ہے کیا آپ یقین کر سکتی ہے شاہ اتنا آگے بڑھ گیا

ہے۔ عادل بالوں میں ہاتھ پھیر بولا

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اس وقت کہاں ہو تم؟ انہوں نے پوچھا

اپنے گھر میں۔ عادل نے بتایا

کل رات جو ہوا جیسا تم نے بتایا اُس کے بعد تمہارا اُس کو اکیلا چھوڑنا نہیں بنتا

تھا۔ شاہ کی ماں کو شاہ کی فکر ہوئی

جھرجھری لیے بولا

ہوش میں نہیں تھا وہ۔ انہوں نے گہری سانس لی

یہی تو مسئلہ ہے وہ ہوش میں نہیں ہوتا۔ عادل نے کہا

میں اللہ سے دعا کروں گی تم بس اُس کو سنبھال لو زندگی کی طرف لاؤ۔ شاہ کی ماں

نے التجا کی تو عادل نے تمھکن ذده سانس خارج کی

www.urduovelbank.com

دروازہ نوک ہونے پہ عادل باہر آیا دروازہ جیسے کھولا تو باہر شاہ کو دیکھ کر اُس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا جو بلیو کلر کی شرٹ کے ساتھ وائٹ جینز پینٹ پہنے رات کی نسبت کافی فریش نظر آ رہا تھا بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا تازی کی ہوئی شیو

کے ساتھ وہ وجہ نظر آ رہا تھا شاہ نے اپنا بھاری ہاتھ اُس کے سامنے لہرایا تھا
عادل یکدم ہوش میں آیا

آریو او کے شاہ؟ عادل پوچھے بغیر نہ رہ سکا

ہاں کیوں۔ شاہ نے جواب کے بعد سوال کیا

آج ضرورت سے زیادہ فریش نظر آرہے ہو۔ عادل حیران سا تھا ابھی بھی

میرے گھر تو آجاتے ہو مجھے کیا باہر کھڑا کرنے کا ارادہ ہے۔ شاہ اُس کی بات

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نظر انداز کرتا طنزیہ لہجے میں بولا

آ نہیں آؤ اندر۔ عادل کچھ شرمندہ ہوا

نہیں اندر آنے کا وقت نہیں تمہیں لینے آیا تھا اُتار ہے تو سوچا یاد کروادوں۔ شاہ

ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھتا ہوا بولا



نہیں کہتی اب چلو۔ عین نے عجلت سے کہا

بے صبری کیوں ہو رہی ہو چلتے ہیں عندلیب کو بتایا ہے؟ شانزے نے پوچھا

ہاں بتایا ہے اُس نے آج آفس سے آف لیا ہے۔ عین نے جواب دیا۔

سہی۔ شانزے نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔



ارحان خوشگوار موڈ کے ساتھ آج آفس آیا تھا مگر اُس کا موڈ بُری طرح خراب ہوا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جب عندلیب کی جگہ پہ کسی اور کو دیکھا

ایکسیکوز می شزا آج کیا مس عندلیب نہیں آئی۔ ارحان سے رہا نہیں گیا تو سوال

پوچھا

اچھا۔ مجھے دل کے ساتھ ارحان بس یہی بول پایا۔

آپ پاس اُس کا نمبر ہے؟ ارحان کو اچانک خیال آیا تو واپس اُس کی جانب آیا۔

جی ہے آپ کو چاہیے؟ شزا کے جواب کے بعد پوچھا

ہاں میں نے کچھ فائلز کا ڈیٹا جاننا تھا۔ ارحان نے بہانا بنایا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں آپ کو سینڈ کر دیتی ہوں۔ شزا سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دیتی ہوئی

پولی



آریو بلائینڈ۔ عین جو شانزے کے ساتھ رکشے سے اتر کر مال جانے والی تھی جب سامنے والے سے ٹکر ہوئی تو چیخ کر بولی

میں الحمد للہ ٹھیک پر لگتا ہے آپ اندھی ہیں۔ عادل نیچے گرا اپنا سیل فون اٹھا کر طنزیہ بولا

او ہیلو مسٹر ایک تو غلطی کرتے ہو اُپر سے ایٹی ٹیوڈ دیکھاتے ہو۔ عین کا پارہ ہائے

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

194

عین جانے دو۔ شانزے نے معاملہ رفع دفع کرنا چاہا

نہیں ایک منٹ مجھے بات کرنے دو یہ مسٹر خود کو سمجھتے کیا ہے ایک تو اس سے ٹکر لگنے کی وجہ سے میرا سر ابھی تک گھوم رہا ہے اور یہ جناب معافی مانگنے کے

بجائے اکڑ دیکھا رہا ہے۔ عین شانزے کو پیچھے کرتی خود آگے کھڑی ہوئی جب کی عادل ایک نظر شانزے پہ ڈالتا عین کی طرف متوجہ ہوا جو فل لڑنے کے موڈ میں تھی۔

آپ کا دماغ پہلے سے ہی گھوما ہوا معلوم ہوتا ہے اس لیے میرے پہ الزام مت دو۔ عادل نے گھور کر کہا

تمہاری اتنی مجال جو میرے سر کو گھوما ہوا بول رہے ہو خود کیا ہو تم چلغوزے۔ عین کے منہ میں جو آیا بول دیا شانزے نے اپنا سر پکڑ لیا عین نے ہمیشہ کی طرح آج بھی لڑنا جو شروع کر دیا تھا۔

اب تو یقین ہو گیا مجھے تم اندھی ہو تبھی مجھ سے شاندر مرد کو چلغوزہ بول رہی ہو۔ عادل کو اپنے لیے چلغوزہ لفظ ہضم نہیں ہو پارہا تھا۔

تم نہیں آرہی تو میں جارہی ہو اندر دل کریں تو آجانا۔ شانزے بے زاری سے کہتی
شاپنگ مال کی جانب آئی۔

ہاں آتی ہو پہلے اس سے تو دو دو ہاتھ کروں۔ عین شانزے کو جاتا دیکھ کر بولی
عادل تو اُس کا ایسا انداز دیکھ کر غش کھانے کے در پہ تھا

بڑی کوئی توپ چیز نہیں سمجھ رہی تم خود کو۔ عادل نے آبرو اُپر کیے کہا

تم ابھی تک یہاں کھڑے ہو۔ عین اُس سے پہلے کچھ بولتی جب شاہ عادل سے بولا

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com عین کی نظر شاہ پہ پڑی تو پلٹنا بھول گئی تھی۔

جارہا تھا اندر پر راستے میں کالی بلی نے رستہ روک لیا۔ عین جو چمکتی نظروں سے شاہ

کو دیکھ رہی تھی عادل کی بات پہ غصے سے اُس کو گھورا

ضروری نہیں سمجھا تو عین میٹھے لہجے میں شاہ سے مخاطب ہوئی

دیکھ رہی تھی۔

شاہ۔ شاہ نے یک لفظی جواب دیا

واہ نام بھی بڑا پیارا ہے مجھے وہ ناولز بہت اڑیکٹ کرتے ہیں جس میں ہیرو کا نام

شاہ ہو وہ ہر معاملے میں شدت پسند ہوتے ہیں آپ بھی ایسے ہیں۔ عین یکسر

عادل کو نظر انداز کرتی شاہ سے بات کرنے لگی جیسے جانے کب کی جان پہچان ہو۔

شاہ کو باتونی لڑکیاں بدتمیز زبان دراز لڑکیاں اٹریکٹ نہیں کرتی۔ عادل نے تمسخرانہ لہجے میں عین سے کہا جس پہ عین کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے والے کا منہ نوچ لیتی جو مخوا مخواہ رنگ میں بھنگ ڈال رہا تھا۔

یہ آپ کا ملازم ہے۔ عین نے معصومیت سے پوچھا عادل تو اب تپ اٹھا شاہ کے چہرے پہ بے زار کن تاثرات آگئے تھے۔

تم دونوں کی ٹوم اینڈ جیری کی لڑائی ختم ہو جائے تو مجھے جوائن کر لینا۔ شاہ عادل کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہتا مال کی جانب گیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بڑا ہی مغرور تھا بندہ اللہ نے حُسن دیا تو اس کا مطلب یہ ہوا صنف نازک کو انور کیا جائے۔ عین نے شاہ کو جاتا دیکھا تو منہ کے زاویئے بگاڑے

پر اُس نے کالی بلی کو اگنور کیا جو کی اچھا کیا۔ عادل کہتا نو دو گیارہ ہو گیا کچھ دیر بعد
اُس کی بات کا مطلب سمجھتی عین جھٹپٹائی

شانزے بے زاری سے آس پاس ڈریسز دیکھ رہی تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا لیں یا
کیا نہیں

عین کہاں رہ گئی۔ شانزے بڑبڑاتی اپنے پرس سے فون نکال کر اُس کا نمبر ڈائل
کرتی دوسری طرف جانے لگی جب اُس کا بازو کسی کے بازو سے مس ہوا جس
کو وہ نظر انداز کرتی تیز قدموں سے جانے لگی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شاہ جو تیز قدموں سے جا رہا تھا اپنے بازو پہ کسی کا لمس محسوس کر کے اُس کے
دل کی دھڑکن ایک پل تھمی تھی وہ جھٹ سے پلٹا تھا پر وہاں کوئی نہیں تھا شاہ
نے چاروں اطراف نظریں گھمائی جہاں ہر کوئی اپنے کام میں مگن تھا۔

عادل نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

عادل وہ یہی ہے۔ شاہ کی نظریں ابھی ابھی کسی کی تلاش میں تھی۔

رات والا دورہ پھر سے پڑ گیا تمہیں۔ عادل بدمزہ ہوتا بولا اُس کو لگا اب شاہ کو عقل

آگئ پر پھر سے اُس کے منہ سے یہ سن کر اُس کو اپنی سوچ پہ افسوس ہوا۔

نہیں یا اس بار سچ میں مجھے اُس کا لمس محسوس ہوا میں اُس کو بنا دیکھے پہچان

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

سکتا ہوں میں نے اُس کی خوشبو کو محسوس کیا ہے۔ شاہ بالوں میں ہاتھ پھیر کے

ایک پل کوڑکا عادل سے کچھ کہنے والا تھا پر عادل بول پڑا

کل رات بھی تمہیں یہی لگا تھا نتیجہ کیا نکلا میں نے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہہ رہا ہوں تم نے اپنے دماغ کو اُس پہ حاوی کر لیا ہے تبھی ایسا محسوس ہوتا ہے تمہیں۔ عادل نے سنجیدگی سے کہا

مجھے اس سارے مال کی سی سی ٹی وی فوٹج دیکھنی ہے۔ شاہ سپاٹ لہجے میں بولا

تمہارا دماغ واقع خراب ہو گیا ہے شاہ۔ عادل نے اُس کی عقل پہ ماتم کیا

ہاں ہو گیا ہے میرا دماغ خراب پر میں نے جو کہا وہ کر کے رہوں گا کیونکہ اس بار میرا

تصور نہیں بلکہ حقیقت تھی۔ شاہ کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔

دیکھنے نہیں دے گے شاہ اب یہ ضد نہ پکڑ لینا کوئی چھوٹا شاپنگ مال نہیں ہے یہ

خواجواہ مسئلہ ہو جائے گا۔ عادل کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کریں

اگر میں یہ سارا کا سارا مال خرید لوں تو کیا اپنے مالک کو بھی دو ٹکے کا مینجر سی سی ٹی وی فوٹج نہیں دیکھنے دے گا۔ شاہ چہرے پہ شاطر مسکراہٹ سجائے بولا تو عادل کچھ بول نہ پایا

اُس کے لیے پھر تمہیں اپنے گھروالوں سے بات کرنی پڑے گی تم نے تین سال پانچ ماہ میں جو اپنا پرسنل بزنس اسٹابلیش کیا ہے اُس سے تمہیں اتنی رقم نہیں ہوگی جو تم اسلام آباد کا مشہور شاپنگ مال خرید سکو۔ وہ بھی عادل تھا زیادہ دیر کہاں چپ رہ سکتا تھا جب کی اُس کی بات پہ شاہ کی رگیں تن گئی تھیں۔

کہاں رہ گئی تھی تم۔ شانزے اپنے بازوں پہ ہاتھ رکھتی عین سے سخت لہجے میں بولی

بس تمہارے پاس آرہی تھی تم نے اپنا بازو کیوں پکڑا ہے اور باہر کیوں جارہی ہو ابھی تو لینا ہے کچھ لیا کہاں ہیں۔ عین نے ایک سانس میں کہا۔

کچھ نہیں ہوا اور ہمیں یہاں سے کیا خریدے گے تم اتنے مہنگے مال لیں آئی اور میں نے بھی دھیان دے بنا آئی۔ شانزے اپنے بازو سے ہاتھ ہٹا کر بولی

ونڈو شاپنگ سے کام چلا لیں گے۔ عین آنکھ ونک کیے بولی

اتنا فضول وقت نہیں میرے پاس چلو۔ شانزے سنجیدگی سے کہتی اُس کا ہاتھ پکڑ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کر باہر لیں جانے لگی۔

کیا ہوا تمہیں اچانک سے کیا کوئی جن ون دیکھ لیا کیونکہ میں نے تو آج کسی پرنس کو

دیکھا یا کیا پرسنائٹی تھی بالکل کسی ناول کے ہیرو کے جیسا میرا تو کرش آگیا اُس

پہ۔ عین مگن انداز میں بولی

از قلم رمشا حسین

NOVEL BANK

تیرے بنا گزارا

ناولوں کے علاوہ بھی ایک دنیا ہے کبھی اُس کو بھی دیکھ لیا کرو۔ شانزے تپ کے

بولی



آج صبح سے عندلیب کے سر میں درد تھا جس کو وہ نظر انداز کیے ہوئے تھی پر اب
اُس کی برداشت ختم ہوئی تو وہ کمرے سے باہر آتی کچن کی طرف گئی اور اپنے لیے
چائے بنانے لگی

چائے بننے کے بعد وہ لاؤنج میں جیسے ہی آئی تو اُس کے فون پہ کال آنے لگی
عندلیب نے بے دلی سے اپنا سیل فون اٹھایا تو کوئی انون نمبر تھا تبھی اُس نے
اگنور کیا اور چائے کا گھونٹ بھرنے لگی جب دوبارہ میسج ٹون بجی
ہائے اُس می ارحان۔

میسج پڑھ کر اُس کو تعجب ہوا پھر کچھ سوچ کر کال کی
ہیلو۔ عندلیب نے کال کی تو دوسری طرف جھٹ سے ریسپو کر لی گئی تھی ساتھ میں
بے چین سی آواز سن کر عندلیب نے فون کو اپنے کان سے ہٹایا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ سن رہی ہیں؟ دوسری طرف آواز نہ سن کر ارحان نے سوال کیا

جی میں نے بوس کو بتادیا تھا اپنے نہ آنے کا۔ عندلیب کو لگا شاید آفس کے کسی
کام کی وجہ سے کال ہو تبھی کہا

جی مجھے معلوم ہو گیا تھا مجھے یہ جاننا تھا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے لیو کرنے کی کوئی خاص وجہ۔ ارحان کو سمجھ نہیں آیا کیسے پوچھے۔

سر درد تھا۔ عندلیب نے سنجیدگی سے جواب دیا

دوائی لی آپ نے؟ ارحان فکر مند ہوا جو عندلیب کو پسند نہیں آیا

آپ کو میرا نمبر کس نے دیا اور آپ نے کیوں لیا۔ عندلیب پُرانے والے روڈ لہجے میں آتی اُس کی بات نظر انداز کیے بولی

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com
شہزاد سے لیا تھا میں نے۔ ارحان اپنی آنکھوں کو زور سے میچ کے بولا

آپ میری ریپو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ الفاظ کہتے وقت وہ جس اذیت سے گزری تھی یہ وہ بس خود جانتی تھی۔

کیسی بات کر رہی ہیں آپ میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا آپ پلیز مجھے غلط مت سمجھے۔ ارحان تو تڑپ اٹھا تھا تبھی فورن سے بولا

تو اور کیا سمجھو میں میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا ہمارا کوئی رشتہ نہیں ہے بس ایک پروفیشنلی کنٹریکٹ سمجھے اُس لحاظ سے آپ کو میری فکر یا ایسے سوالات کرنے کی ضرورت نہیں اور پلیز آئندہ مجھے کال مت کیجئے گا۔ عندلیب سر دلجے میں کہتی فون کاٹ کر پھینکنے والے انداز میں ٹیبل پہ رکھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ٹوں

ٹوں

ہیلو ڈاکٹر روبینہ کیا کل آپ فری ہیں۔ عندلیب نے پوچھا

یس مس عندلیب آپ کہاں غائب ہیں پہلے تو ہر ماہ چیک اپ کے لیے آتی تھی پھر اب کیوں نہیں آتی۔ دوسری طرف پرجوش اور خفگی بھرے لہجے میں کہا گیا۔

کل کا اپائنٹ چاہتی ہوں اگر آپ فری ہو تو۔ عندلیب نے بس مختصر کہا

آپ کل آجائے گا میں ہو سپٹل میں ہوں کیا آپ کی طبیعت بگڑ رہی ہے؟ ڈاکٹر روبینہ نے پریشان کن لہجے میں پوچھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سنجھلی کب تھی سوچا خود کو ان دواؤں کی عادت سے بچالوں پر ایسا ممکن نہیں

مجھے سکون نہیں ہوتا نماز پڑھتی ہوں تب بھی نہیں عجیب بے چینی ہے میں نہ

ٹھیک سے قرآن کی تلاوت کرپاتی ہوں نہ نماز پڑھ پاتی ہوں میں رکوع بھول جاتی

ہوں۔ عندلیب بے بسی سے گویا ہوئی

میں سمجھ سکتی ہوں میں پانچ سالوں سے تمہیں ڈیل کر رہی ہو لیکن افسوس ہوتا ہے مجھے خود پہ کے میں ایک اچھی سائیکالوجسٹ نہیں جو تمہیں اتنے سالوں سے ایک فیز سے باہر نہ نکال پائی۔ ڈاکٹر روبینہ افسوس زدہ لہجے میں بولی

کل آجاؤں گی میں۔ عندلیب اپنا ماضی دوہرانا نہیں چاہتی تھی تبھی یہ بولی مجھے انتظار رہے گا۔ ڈاکٹر روبینہ نے کہا تو عندلیب نے کال کٹ کر دی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



آپ لوگ جارہے ہیں۔ نکاح کی ادائیگی کے بعد سب جانے لگے تو عالم نے استفسار کیا

جی تمہیں کونسا فرق پڑتا ہے تمہیں تو اپنی من مانی کرنی ہوتی ہے جو کرچکے ہو ہمارے لئے اب تم کیا کروں گے یا کیا سوچے گے ہم کونسا تمہارے کچھ لگتے ہیں۔ بختیار راجپوت خفا معلوم ہوئے۔

ایسی بھی کوئی بات نہیں اب۔ عالم کو ان کا ایسا کہنا اچھا نہیں لگا

رہنے دو تم ہم جارہے ہیں کل اپنی بیوی کو لیکر وقت پہ آجانا۔ بختیار راجپوت نے سنجیدگی سے کہا

visit for more novels:

جی آجائے گے ہمیں۔ عالم نے مسکرا کر کہا تو سب آپس میں مل کر چلے گئے سب کے جانے کے بعد عالم اپنے کمرے میں آیا جہاں فاطمہ اُس کے انتظار میں تھی یہ سوچ آتے ہی عالم سرشار سا ہو گیا تھا

شکر ہے تم جاگ رہی ہو میں سمجھا سوئی ہوگی۔ عالم بیڈ کے پاس بیٹھ کر چمکتی آنکھوں سے اُس کی طرف دیکھ کر بولا فاطمہ کے ہاتھ پسینے سے تر ہو گئے تھے اُس کی نظر ابھی بھی پیپرز پہ تھی۔

www.urdu-novel.com

یہ۔ فاطمہ کے منہ سے آواز نہ نکل پائی

اس کی کوئی ضرورت نہیں مجھے نہیں چاہیے یہ سب۔ فاطمہ نے سنجیدگی سے کہا

پر میں دینا چاہتا ہوں تمہیں اپنا سب کچھ کیونکہ میرے لیے میرا قیمتی اساسہ تم ہو

اور یہ میری تمہیں منہ دیکھائی کا گفٹ ہے۔ عالم نے آرام سے کہا

عالم

دیکھو فاطمہ شاید تم مجھے نہیں چاہتی پر میں تمہارے علاوہ کچھ نہیں چاہتا پر ہاں مجھے تمہارے اظہارِ محبت کا شدت سے انتظار رہے گا۔ بات کرتے کرتے عالم کا لہجہ شوخ ہوا جس پہ فاطمہ کی آنکھوں میں نمی اور ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی تھی۔

کیا ہوا روؤ تو نہیں۔ عالم نے اُس کی آنکھوں میں نمی دیکھی تو بے چین ہوا

سوچا نہیں تھا ایسا جیسا ہو رہا ہے۔ فاطمہ سر جھکائے کہا

پر میں نے تمہیں دیکھتے سوچ لیا تھا ہماری زندگی میں ایسا دن بھی آئے گا۔ عالم

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com نے مزے سے کہا

مجھے تمہاری کچھ عادات پسند نہیں کیا تم اُن کو چھوڑ سکتے ہو؟ فاطمہ اُس کی طرف

دیکھ کر پوچھا

نہیں میں جو ہوں جیسا ہوں تمہیں ویسے مجھے پسند کرنا ہوگا۔ عالم نے سنجیدگی سے کہا
تو فاطمہ کا دل خراب ہوا

موڈ سہی کرو یا رچلو باتیں کرتے ہیں آج موقع ملا ہے جس کو میں ضائع نہیں کرنا
چاہتا۔ عالم مزے سے اُس کی گود میں سر رکھتا بولا

کیا تم بدل جاؤ گے؟ فاطمہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولی

کبھی بھی نہیں اگر کبھی تمہیں لگے تو میری پراپرٹی تو ویسے بھی تمہارے نام ہے

visit for more novels:

سڑک پہ لیں آنا مجھے۔ عالم مزاحیہ انداز میں بولتے فاطمہ کا دوسرا ہاتھ اپنے دل کے
مقام پہ رکھا

ہونگے وہ کوئی اور

از قلم رمشا حسین

NOVEL BANK

تیرے بنا گزارا

جن کو

قدر نہیں محبت کی

ہم

جنہیں چاہتے ہیں

زندگی

بنالیتے ہیں

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com



ساتھ میں انہوں نے شہر میں اپنا بزنس اسٹابلیش کیا تھا جس کی دیکھ بھال عالم
کے زمے تھی

تم مجھے آفس ایسے بھیجتی ہو جیسے ایک ماں اپنے بچے کو اسکول۔ عالم منہ بنا کر بولا

تو خود جایا کرو نہ۔ فاطمہ وارڈروب سے اُس کے کپڑے نکالتی بولی

میرا دل نہیں لگتا تمہاری یاد آتی ہے تم بھی ساتھ آیا کرو پھر کوئی مسئلہ نہیں مجھے
آفس جانے میں۔ عالم مسکین شکل بنائے بولا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پھر گھر کون دیکھے گا۔ فاطمہ نے پوچھا

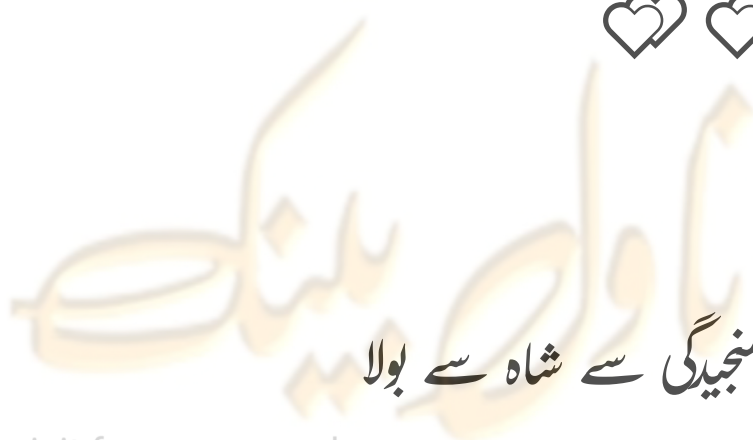
ملازمہ رکھ لیں گے ویسے بھی میں نہیں چاہتا میری پیاری بیوی سارا دن کچن میں

کھڑی ہو۔ عالم اپنا ہاتھ اُس کی طرف کرتا بولا جس پہ فاطمہ نے اپنا ہاتھ رکھا تو عالم

اُس کو اپنے پاس بیٹھائے بولا

پتا ہے۔ فاطمہ مسکراہٹ دبا کر بولی

کروں ظلم جب میں نہیں رہوں گا نہ تب میری قدر ہوگی۔ عالم شرارت سے کہتا
واشروم کی طرف بڑھ گیا پر اُس کی بات پہ فاطمہ کے چہرے پہ ایک سایہ لہرایا



کل تیار رہنا۔ عادل سنجیدگی سے شاہ سے بولا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیوں؟ شاہ سگریٹ کے گہرے کش لیتا پوچھنے لگا۔

ڈاکٹر ذولفقار سے تمہاری اپائنٹ ہے۔ عادل نے بتایا۔

مجھے کچھ نہیں ہوا جو میں ہسپتالوں کے چکر لگاتا پھروں۔ شاہ ناگواری سے بولا

زیادہ بولنے لگے نہیں ہو تم؟ شاہ اُس کو گھور کر بولا

بس ایک بار اُس کے بعد تم کسی ڈاکٹر کا ذکر بھی نہیں کرو گے۔ شاہ نے اُس کو

وارن کیا

نہیں کہوں گا دو دن بعد ہماری ہمدانی انڈسٹری کے ساتھ میٹنگ ہیں ہمیں اپنی کمپنی بھی ہینڈل کرنی ہے۔ عادل شاہ کی بات پہ مطمئن ہوتا بات بدل کر بولا

ضرور فائز ہوتی ہے ایسے بے نیاز رہنا ٹھیک نہیں۔ عادل افسوس سے بولا

طرا

جس پہ اُس نے جلدی سے کال ریسیو کر کے بے چینی سے پوچھا

مٹم خراب ہے باقی پورے مال کی فوج کل

تو۔ شاہ دھاڑ کر بولا تو دوسری طرف لڑکے کا دل ڈر کے مارے اُچھل پڑا

اگر جانتا ہوتا تو اس وقت نیم پاگل ہو جاتا یا پھر۔ اُس سے آگے عادل سوچ نہ پایا پر
جلدی سے اُس فائل میں سے پیپر نکال لیے تاکہ غلطی سے بھی شاہ نہ دیکھ
پائے وہ جانتا تھا یہ بات شاہ سے چھپانا اُس کے ساتھ زیادتی ہوگی پر عادل کے
پاس کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم لوگوں نے کچھ خاص لیا تو نہیں۔ عندلیب شاپنگ بیگز دیکھ کر بولی
لیا تو ہے اپنے کمرے کے لیے ساری نیو چیزیں لی ہے۔ عین جھٹ سے بولی
تمہیں کیا ہوا ہے۔ عندلیب نے شانزے کو خاموش دیکھا تو پوچھا

کچھ نہیں تھک گئی ہوں سونا چاہوں گی۔ شانزے نے کہا

کل آفس سے لیو لینا۔ عندلیب سرسری لہجے کو کیے بولی

کیوں

کیوں

عین اور شانزے ایک آواز میں بولی

مجھے کہیں جانا ہے شانزے کو ساتھ لیں جانا چاہتی ہوں۔ عندلیب نے بتایا

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

مجھے بھی لیں چلے۔ عین معصوم شکل بنائے بولی

شادی پہ نہیں جائے گے۔ عندلیب نے اُس کو گھورا

تو شانزے بھی تو ساتھ ہوگی نہ۔ عین بچوں کی ضد کرنے لگی۔

رات ہوگئی ہے سو جاؤ۔ عندلیب کی بات پہ اُس نے منہ بسور کر وہاں سے اٹھ گئی

کہاں جانا ہے؟ عین کے جانے کے بعد شانزے نے پوچھا

کلنک۔ عندلیب نے یک لفظی جواب دیا



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پکا یہی ایڈریس ہے۔ نمبر ہاتھ میں فون لیے کسی سے پوچھنے لگا

جی یہی ایڈریس ہے مرد کوئی نہیں رہتا وہاں تین لڑکیاں رہتی ہے دو ہمدانی گروپ

آف انڈسٹری میں جاب کرتی ہے اور ایک جو سب سے بڑی ہے وہ فرقان انڈسٹری

میں جاب کرتی ہے۔ دوسری طرف مثبت جواب دیا گیا

پر اُن کو آپ کی زندگی سے گئے تین سالوں سے زیادہ عمر

تین سال پانچ ماہ پندرہ دن ہوئے ہیں اُس کو گئے ہوئے پر میرے دل سے کبھی

نہیں گئی وہ۔ شاہ اُن کی بات کاٹتا بولا

محسوس ہوتی ہے آپ کو؟ دوسرا سوال کیا

ہاں ہر وقت ہر لمحہ۔ شاہ کے جواب پہ انہوں نے گہری سانس لی

میں آپ کو کچھ باتیں کہوں گا وہ آپ کو کرنی ہوگی اُس سے آپ کو ذہنی سکون ملے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

گا۔ ڈاکٹر ذوالفقار کی بات پہ شاہ طنزیہ مسکرایا

کوئی یہ کیوں نہیں کہتا وہ مل جائے گی۔ شاہ عجیب لہجے میں بولا

مسٹر شاہ یہ آپ کے تصوراتی خیال ہے جو آپ کو وہ نظر آتی ہے ورنہ ایسا کبھی ہوتا
نہیں خوابوں میں آنا الگ بات ہے پر سامنے عکس کا نظر آنا یہ بس آپ کو لگتا
ہے۔ شاہ کی بات پہ انہوں نے کہا

شکریہ آپ کا زندگی نے مہلت دی تو پھر ملے گے۔ شاہ اپنی جگہ سے اٹھتا اُن سے
مصافحہ کر کے بولا

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

خدا حافظ۔ شاہ بنا اُن کو کبھی بولنے کا موقع دیا کیبن سے نکل گیا
شاہ کیبن کا دروازہ بند کیے جیسے پلٹا اُس کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آیا اُس نے
آنکھیں بند کر کے بار بار جھپک کر سامنے دیکھا منظر وہی تھا شاہ کے دل نے رفتار
پکڑی قدم چلنے سے انکاری ہو گئے تھے

شانزے عندلیب کو کیبن میں جاتا دیکھ کر خود باہر جانے کا ارادہ رکھتی تھی مگر سامنے شخص کو دیکھ کر اُس کا وجود سن ہو گیا تھا شاہ چلتا ہوا بالکل اُس کے پاس رُکا تھا جب کی شانزے نگاہیں پھیر کر سائیڈ سے گزر گئی شاہ میں اتنی ہمت نہیں تھی وہ کچھ بول پاتا یا پلٹتا وہ بس ایک جگہ ٹک سا گیا تھا

شاہ تم اتنی جلدی آگئے۔ عادل نے شاہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو شاہ جیسے گرمی نیند سے جاگا اُس نے خالی نظروں سے عادل کو دیکھا

شاہ کیا ہوا تمہارا چہرہ کیوں پیلا بن گیا ہے اور آنکھیں سرخ۔ عادل پریشان ہوا

شاہ بنا جواب دیئے سامنے دیکھنے لگا جہاں سے شانزے آئی تھی پھر بنا عادل کو جواب دیئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا عادل حیران و پریشان شاہ کا عمل دیکھنے لگا

عذلیب جب اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اُس کو شانزے کی نظر نہیں آئی اُس نے بہت بار کال کی پر شانزے نے ریسپو نہیں کی تبھی اُس نے اکیلے گھر جانے

کا سوچا



اول پینک

visit for more novels:

اماں جان آپ؟ فاطمہ نے مسز راجپوت کو دیکھا تو خوشگوار حیرت سے بولی

ہاں سوچا کچھ دن مل آؤں۔ مسز راجپوت نے جواب دیا

اچھا کیا میں بھی اکیلی ہوتی ہوں۔ فاطمہ نے خوشدلی سے کہا

بیٹا تمہیں تو عادت ہوگی اکیلے رہنے کی پر اب عالم میں بھی ڈال رہی ہو جو اپنے خاندان کو چھوڑ کر یہاں شہر میں تمہارے ساتھ رہ رہا ہے۔ مسز راجپوت کی بات پہ فاطمہ کے دل میں ٹیس اٹھی تھی پر چہرے پہ مسکراہٹ برقرار رکھی

آپ کی بات سچ مجھے اکیلے رہنے کی عادت تھی پر اب نہیں ہے کیونکہ میں پورے ایک سال دو ماہ سے اپنے شوہر کے ساتھ رہ رہی ہوں اب مجھے عالم کی عادت ہوگئی ہے۔ فاطمہ نے مسکرا کر تھی لفظ پہ زور دیتے کہا

اُس سے کہو حویلی واپس آئے۔ مسز راجپوت بات بدل کر بولی

میں نے کہا تھا پر وہ نہیں مانتا۔ فاطمہ نے گہری سانس بھری

منالو تمہارے لیے کونسا مشکل ہے اشاروں پہ چلتا ہے تمہارے تم کہوں گی عالم ساری رات ایک ٹانگ پہ کھڑے رہو تو وہ کھڑا ہو جائے گا بنا چوں چراں کیے جانے

کونسا جادو ٹوٹکا کیا ہے تم نے میرے بیٹے پہ۔ مسز راجپوت روایتی ساس کی طرح سر جھٹک کر بولی تو فاطمہ کو پہلی دفع احساس ہوا اُس کی کوئی ساس بھی ہے

آپ بیٹھے میں آپ کے لیے کچھ کھانے کا بندوبست کرتی ہوں۔ فاطمہ کھڑی ہوتی بولی

ابھی نہیں عالم آجائے اُس کے ساتھ کروں گی کب آئے گا وہ۔ مسز راجپوت اپنی

پہنی ہوئی گرم شال کو اُتار کر بولی

شام کے سات بجے آجاتا ہے اور کبھی کبھی تین بجے۔ فاطمہ نے بتایا

visit for more novels:

کبھی کبھی تین بجے کیوں؟ مسز راجپوت نے کڑے تیوروں سے اُس کو گھورا فاطمہ کو

سمجھ نہیں آ رہا تھا آج عالم کی ماں بات پہ بات اُس کو کاٹ کھانے کو کیوں دُور رہی

تھی۔

کام زیادہ ہوتا ہے تو تھک جاتا ہے تبھی۔ فاطمہ نے رسائیت سے لفظوں کا چٹاؤ کیے جواب دیا بھلا وہ کیا کہتی بہانے بہانے سے چکر لگاتا ہے دن میں ہزار بار کال کے اُس کو تنگ کرتا ہے کے مجھے تمہاری یاد آرہی ہے فاطمہ کو یقین تھا اگر وہ بتائے گی مسز راجپوت کو تو وہ کہے تم نے میرے بیٹے کو زن مرد بنا دیا ہے اس لیے خاموش رہنے میں عافیت جانی۔

اچھا اچھا اب میں آرام کروں گی پھر ملتے ہیں۔ مسز راجپوت نے کہا تو فاطمہ نے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سرہلانے پہ اکتفا کیا

اففففف تم یہاں ہو میں پورے گھر میں تمہیں تلاش کر رہا تھا۔ عالم کچن میں آتا فاطمہ سے بولا جو رات کے کھانے کی تیاری میں مصروف تھی۔

عالم تم یہاں کیوں آئے کمرے میں جا کر فریش ہو جاؤ اور سوری میں بتانا بھول گئی
اماں جان آئی ہیں اُن سے مل لوں۔ فاطمہ فکر مندی سے کہتی آخر پہ سر پہ ہاتھ
مارتی بولی

اماں جان آئی ہیں خیریت۔ عالم تعجب سے بولا تو فاطمہ نے اُس کو گھورا
ماں ہیں وہ تمہاری جب چاہے آسکتی ہیں۔ فاطمہ نے جواب دیا تو عالم کے چہرے
پہ مسکراہٹ رہینگئی

visit for more novels:

ہم شادی کے بعد میں اپنی ماں کو زیادہ پیارا ہو گیا ہوں تبھی پچھلے تین سالوں میں
ملنے نہیں آئی اور شادی جیسے ہی کی ایک سال میں سات دفع آئی ہیں۔ عالم
شرارت سے آنکھ ونک کرتا بولا جس پہ فاطمہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی
اچھا اب فضول مت بولو باہر جاؤ۔ فاطمہ کو اُس کو باہر جانے کا اشارہ دیتی بولی

[illegible]

ناراض لہجے میں جواب دیا

کیا مطلب آپ کی بات کا میں سمجھا نہیں۔ عالم نا سمجھی سے اُن کی طرف دیکھ کر

بولا

دیکھ عالم تم اگر کسی میچور لڑکی سے شادی کرتا تو وہ میرا اور تیرے گھر کا خیال رکھتی گھر کو بنائے رکھتی پر فاطمہ جو تم سے پانچ سال چھوٹی ہے اُس سے شادی کی ہے تم نے جس کو کچھ نہیں پتا مجھے اکیلے کمرے میں چھوڑ کر خود کچن میں جانے کیا کر رہی ہے ماں کی عمر کی ہوں اُس کی یہ عزت ہے میری اُس کے نزدیک۔ مسز راجپوت بھڑک اُٹھی۔

اماں جان فاطمہ اُنیس سال کی میچور لڑکی ہے وہ اس عمر میں وہ سب کرتی ہے جو شاید کوئی لڑکی کر پائے اس عمر کے حصے میں اٹھارا اُنیس سال کی لڑکیاں لالہلی ہوتی ہے پر ان کے برعکس فاطمہ ایسی نہیں وجہ اُس کا اکیلا پن ہے جس نے اُس کی زندگی کے سارے خوبصورت رنگ چھین لیے اُس کی نظر میں آپ کا مقام ماں کے برابر ہے وہ کچن میں ہے تو آپ کے لیے اچھا سا کھانے کا اہتمام کر رہی

سمجھ نہیں آتا اُس چھٹان بھر کی لڑکی نے تجھے کیا گھول کے پلایا ہے جو تو اندھا ہو گیا ہے اُس کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا تمہیں۔ مسز راجپوت کو عالم کا فاطمہ کے حق میں بولنا پسند نہیں آیا

آپ فاطمہ کو ایسا کچھ مت کہیے گا جس سے وہ مایوس ہو میرے لیے فاطمہ کی خوشی ضروری ہے جیسے جینے کے لیے سانس میں انجانے میں اُس کے ساتھ زیادتی کرگیا ہوں میں مانتا ہوں پر میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھا پندرہ سال کی عمر کی تھی فاطمہ جب میں نے اُس کو یونی میں دیکھا تھا پر مجھے شرم آتی تھی اتنی چھوٹی عمر کی لڑکی کے بارے میں ایسے خیالات پالنا مجھے لگتا تھا میں اپنے عادت کے مطابق اُس سے بھی فلرٹ کرنا چاہتا ہوں پر بعد میں مجھے احساس ہوا پندرہ سال کی بچی

کے سامنے میں بیس سال کا مضبوط مرد اپنا دل ہار گیا ہوں جب وہ سولہ کی تھی میں نے باتوں باتوں میں اپنی پسند کا بتایا پر اُس کی باتیں سن کر میں حیران رہ گیا تھا مجھے لگتا تھا میں جیسے ہی اُس سے بات کروں گا وہ خوش ہو جائے گی پر اپنی عمر کے برعکس وہ بہت بڑی باتیں کر گئی تب مجھے اُس بات پہ یقین ہو گیا انسان بڑھتے وقت کے ساتھ بڑا نہیں ہوتا بلکہ اپنے حالات اُس کو بڑا کر دیتے ہیں میں چاہتا تو فاطمہ کے بیس سال کے ہو جانے کے بعد شادی کرتا پر میں اُس کو کھونا نہیں چاہتا تھا تبھی جیسے تیسے کر کے اُس کو منالیا۔ عالم ایک سانس میں بولا مسز راجپوت حیرت سے دنگ اُس کی فاطمہ کے لیے دیوانگی دیکھنے لگی۔

اُس کا خرچہ کون اٹھاتا ہے اتنے بڑی یونی میں وہ کیسے پڑھتی ہے کیا اُس نے کالج نہیں پڑھا تھا جو سیدھا یونی آگئی۔ مسز راجپوت ناگوار لہجے میں بولی

ماں باپ میں سے بچپن میں کوئی نہیں اُس کے نانو تھی ایک جو اُس کے گیارہ یا بارہ سال کے ہوتے اس دنیا سے چلی گئی تھی فاطمہ کے باپ کا اپنا کاروبار تھا آپ چاہے تو فاطمہ کا اکاونٹ چیک کروا سکتی ہے جہاں اتنی رقم موجود ہے کے فاطمہ آرام سے اپنی زندگی گزار سکتی ہے۔ عالم نے گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے جواب دیا

تو وہ ہاسٹل میں کیوں رہنے لگی تھی اپنے گھر میں کیوں نہیں کیا اُس کے خاندان میں چچا ماما پھپھو میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔ مسز راجپوت کے دوبارہ کیے جانے والا سوال پہ عالم سچ مچ جھنجھلا گیا

اماں جان کیا اس بار آپ فاطمہ کا ڈیٹا جاننے آئی ہیں جو اتنے سارے سوالات پوچھ رہی ہیں پہلے کوئی تھا نہیں تھا اُس کو رہنے تھے اب میں ہوں اُس کی زندگی میں بس بات ختم۔ عالم نے بڑے ضبط سے خود کو نارمل کیے کہا

تپ کیوں رہے ہو تمہاری بیوی ہے وہ میں ماں ہوں تمہاری مجھے جاننا چاہیے کے جس کو تم نے بیوی کا اعلیٰ مقام دیا ہے اُس کا ماضی کیسا ہے اس لیے اب مجھے یہ بتاؤ وہ پندرہ سال کی عمر میں یونی کیسے پہنچی اس عمر میں یا تو اُس کو اسکول ہونا چاہیے تھا یا کالج۔ مسز راجپوت کے سوال پہ عالم کا دل کیا اپنے بال نوچ ڈالے اُس کو خود پہ غصہ آیا کیوں اتنا جذباتی ہو کر بول گیا۔

فاطمہ جس اسکول میں پڑھتی تھی وہاں کی ہیڈ مسٹر پہلے اُس کی نانو تھی فاطمہ ذہین تھی جس وجہ سے اُس کی نانو نے کچھ سال آگے اُس کا ایڈمیشن کروایا۔ یہ بتاتے وقت جانے کیوں عالم کو ہنسی آئی اور عالم جانتا تھا یہ بات سن کر مسز راجپوت فاطمہ کو چھوڑ کر اُس کی نانو کے بارے میں بولنے لگ جائے گی اور وہی ہوا۔

یہ کیا بات ہوئی جو بچہ ذہین ہے تو آپ پچھلی جماعتوں میں اُس کو بیٹھایا نہ جائے
ایسے تو باقی بچوں کے ساتھ زیادتی ہوئی میں بھی اپنے زمانے میں گاؤں کی بچیوں
سے ذہین تھی پر میں نے تو ساری دس جماعتیں پڑھی ایک کو چھوڑ کر آگے تو
نہیں بیٹھا میرے والدین نے تو اُس کی نانو نے ایسا کیوں کیا۔ مسز راجپوت ہاتھ
جھلا جھلا کر بولی جس پہ عالم کمال ضبط سے سنتا رہا

دُور تیار ہونے کے بعد فاطمہ نے ڈائینک ٹیبل پہ سیٹ کیا تب تک عالم مسز
راجپوت کو بھی لیں آیا تھا۔

اماں جان کھانا شروع کریں۔ فاطمہ نے کھانا اُن کو سرو کیا تو عالم نے کہا

کرتی ہوں فاطمہ تم ڈاکٹر کو چیک اپ کرواتی ہوں۔ مسز راجپوت نے عالم کو جواب دینے کے بعد فاطمہ سے پوچھنے لگی

چیک اپ کس چیز کا؟ فاطمہ نا سمجھی سے استفسار کرنے لگی۔

ایک سال سے زیادہ وقت ہو گیا ہے اب تک تو بچہ ہو جانا چاہیے تھا۔ مسز راجپوت کی بات پہ جہاں فاطمہ عالم کی موجودگی سے شرمندہ ہوئی تھی وہی عالم کو نوالہ گلے میں اٹک گیا تھا

visit for more novels:

چیک اپ نہیں کروایا جب اللہ نے چاہا تو ہو جائے گا۔ فاطمہ عالم لہجے میں بولی عالم نے اپنی ماں کو دیکھا جو فاطمہ کو گھور رہی تھی

اماں جان کھانا کھائے ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ عالم نے اُن کا دھیان فاطمہ سے ہٹانا چاہا

آجکل کی تو لڑکیاں بچے کی ذمیداری سے کتراتی ہے کیا تیرا بھی دل نہیں کرتا بچہ ہو۔ مسز راجپوت نے اپنی توپوں کا رخ عالم کی طرف کیا

اماں جان ایسا نہیں ہے بچے کی خواہش ہر ماں باپ کو ہوتی ہے ہمیں بھی ہے پر جب اللہ چاہے اپنی نعمت سے نوازے اللہ نہیں چاہے گا تو یہ دوائیں بھی کام نہیں آئی۔ عالم فاطمہ کی اُتری شکل کر دیکھ کر اُس کی گود میں پڑے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر دباؤ دیا پھر مسز راجپوت کو جواب دیا دونوں ہاتھ ٹیبل کے نیچے ہونے کی وجہ سے مسز راجپوت نہیں دیکھ پائی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ کیا بات ہوئی انسان خود کچھ نہ کریں سب کچھ تقدیر بھی نہیں رکھا جاتا انسان کو تدبیر بھی کرنی ہوتی ہے۔ مسز راجپوت کو بار بار عالم کا فاطمہ کے حملیت میں بولنا کھٹک رہا تھا

یہ اچھا حل تلاش ہے تم دونوں نے۔ مسز راجپوت خشمگین نظروں سے دونوں کو دیکھنے لگی۔

تمہاری لیے گرم کر کے لاؤ۔ فاطمہ نے عالم سے پوچھا اُس کو پتا تھا عالم کھانا ٹھنڈا ہو جانے کے بعد نہیں کھاتا تھا

نہیں تم بیٹھو آرام سے کھاؤ کچھ ٹھنڈا نہیں ہوا۔ عالم نے مسکرا کر کہا جس پہ فاطمہ نے سر ہلایا



گھر آکر شانزے نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا

یا اللہ یہ میرا وہم ہو۔ شانزے نیچے بیٹھتی زار و قطار روتی دعا مانگنے لگی

مجھ میں ہمت نہیں اُس کا سامنا کرنے کی پلینز میرے حال پہ رحم
فرمائے۔ شانزے کا دل زور سے دھڑک رہا تھا وہ ہمت کر کے گھر تو آگئی تھی پر وہ
یقین نہیں کر پارہی تھی جو اُس نے دیکھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا وہ مجھے پہچان گیا تھا؟ یہ خیال آتے اُس کو اپنا دل بند ہونا محسوس ہوا

نہیں وہ آگے بڑھ گیا ہوگا۔ شانزے اپنے گالوں سے آنسوؤں صاف کرتی غمزدہ لہجے

میں بولی

کیوں سامنا ہوا کیوں۔۔۔۔۔ کیوں۔ اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھتی وہ زور سے چیختی۔

عندلیب جو ابھی گھر آئی تھی شانزے کے کمرے سے آتی چیخوں پہ ٹھٹک گئی۔

شانزے

شانزے

دروازہ کھولو

کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

؟

؟

عندلیب دروازے کو زور سے پیٹتی شانزے سے بولی جو اُس کی آواز سن کر اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے سسکیوں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرنے لگی۔

شانزے یار پلیز اوپن دا ڈور مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔ عندلیب اُس کو کوئی جواب نا
دے پا کر التجائیہ انداز میں بولی

شانزے اپنے چہرے کو بے دردی سے صاف کرتی گہرے سانس لیتی خود کو کمپوز
کرنے لگی

ع عن عندلیب پ پلیز گ گو۔ شانزے اٹک کر بس یہی بول پائی

کیا مطلب گو یہاں میری جان سولی پہ لٹکی ہوئی ہے اور تم جانے کا بول رہی ہو

visit for more novels:

پلیز کچھ بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے۔ عندلیب فکر مندی سی بولی

ک کج کچھ ب بھ ی بھی ن نہی نہیں ہ ہوا (کچھ بھی نہیں ہوا) شانزے کو اپنے

گلے میں آنسوؤ کا گولا اٹکتا محسوس ہوا

دروازہ کھول رہی ہو یا میں ڈوپلیکیٹ کی سے کھولوں۔ عندلیب کو کوئی اور راستہ نہ

سوجھا تو کہا

شانزے نے زور سے اپنی آنکھوں میں بند کیا

می میں خو خود آ جا آ جاؤ گی اب اب بھی تنہا چ چھوڑ دو۔ (میں خود آ جاؤ گی ابھی تنہا
چھوڑ دو) شانزے بے بسی سے گویا ہوئی

اچھا۔ عندلیب بے دلی سے بولی اُس کا دل نہیں مان رہا تھا شانزے کو اکیلا چھوڑ کر

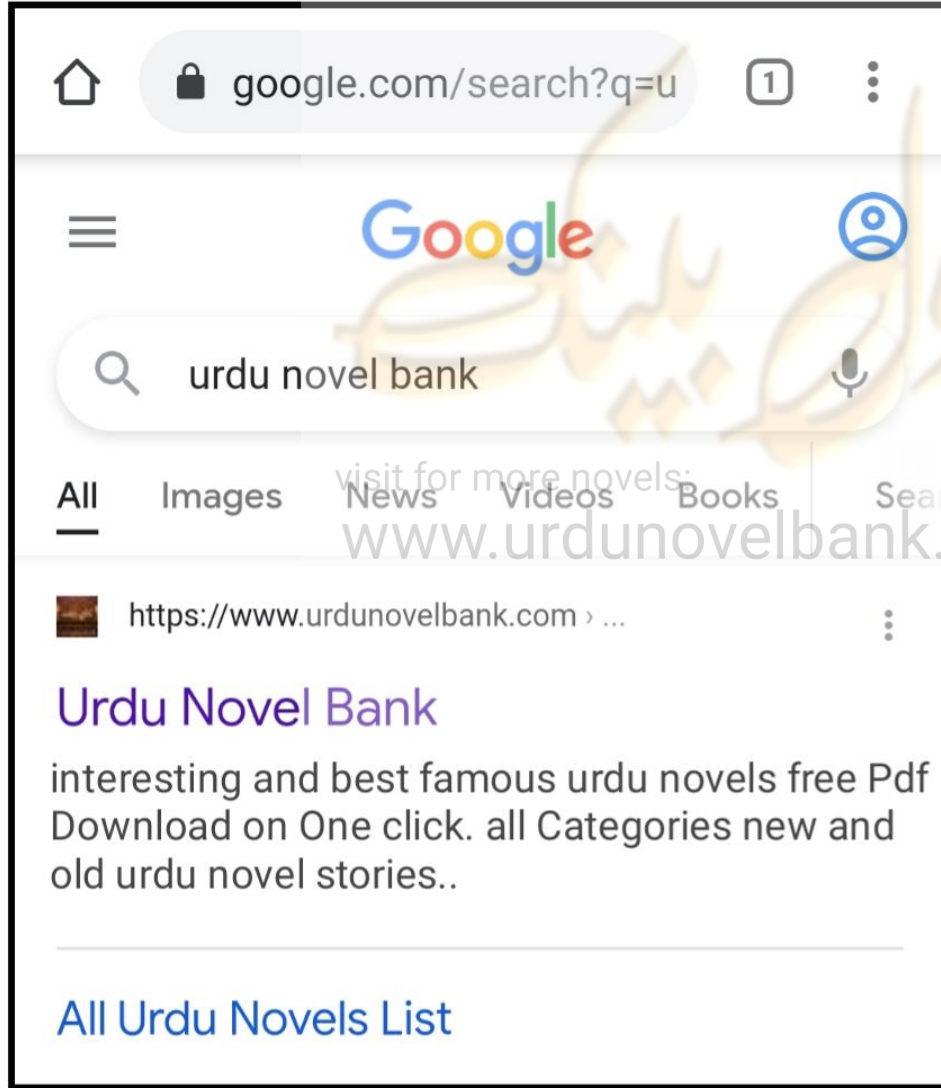
visit for more novels:

جانے کے لیے جب کی شانزے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لے پھوٹ پھوٹ رو پڑی



اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

شاہ گھر آتا ساری چیزوں کو زمین پہ پھینکنے لگا کوئی چیز اُس نے سلامت نہیں چھوڑی اُس کا دل چاہ رہا تھا ہر چیز کو تہنس نہنس کر دے دیوار پہ چسپا ساری پینٹنگز اُس نے زور سے ماربل کے فرش میں پٹھکی اُس کا ہاتھ ایک تصویر پہ آیا شاہ اُس کو بھی توڑنے والا تھا پر ہاتھ بیچ میں روک لیا اس وقت شاہ کو اپنا آپ پہلے سے زیادہ بے بس لگا آنکھوں میں سرخ دُورے نظر آنے لگے تھے سانس پھول چکا تھا

اتنی مطمئن۔ شاہ نیچے گرنے والا انداز میں بیٹھتا خود سے بڑبڑایا
www.urdu-novel-bank.com

کیا سچ میں میرا وجود اُس کے لیے ہونا اور نا ہونا برابر تھا۔ شاہ کا دل تڑپا
 عادل جو پریشانی سے شاہ کے پیچھے آیا تھا لاؤنج کا حال دیکھ کر اُس کی پریشانی اضافہ
 ہوا

عادل نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تع شاہ نے اپنی سرخ انگارہ آنکھیں اُس کی طرف کی

شاہ کی بکھری حالت دیکھ کر عادل نے سرد سانس خارج کی

کیا اب وہ ہسپتال میں بھی نظر آئی؟ عادل نے دور کی کوڑی پھینکی

عادل وہ خوش مطمئن تھی کوئی افسوس کوئی ملال کوئی پچھتاوا کچھ نہیں تھا اُس

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com کے چہرے پہ مجھے ایسے نظر انداز کر کے گزری ہے جیسے میں تھا ہی نہیں۔ شاہ کی

آنکھ سے ایک آنسو گر کر ڈارھی میں جذب ہوا

تھا

میرا تصور نہیں تھا نہ مال میں اور نہ آج۔ عادل کے کچھ بولنے سے پہلے شاہ دھاڑا

او کے او کے رلیکس۔ عادل نے اُس کو رلیکس کرنا چاہا

ڈاکٹر ذوالفقار کی وائیف سے میری میٹنگ فکس کرو۔ شاہ نے کہا تو عادل نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا پھر کہا

تمہارا ڈاکٹر روبینہ سے کیا کام؟

وہ وہاں اُس کے کیبن سے نکلی تھی میں نے تختی پہ نام دیکھا تھا ڈاکٹر روبینہ ذوالفقار۔ شاہ نے بتایا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

او کے کل تک ہو جائے گا۔ عادل نے مثبت میں سر ہلایا

کل کا ویٹ نہیں کروں گا جتنا ویٹ کرنا تھا کر لیا اب اور مزید خود کو اذیت میں

نہیں ڈالوں گا ایک گھنٹے کے اندر اندر وہ یہاں ہونی چاہیے یا میں اُن کے

یہاں۔ شاہ اٹل انداز میں بولا

تمہیں ہر کام میں اتنی جلدبازی کیوں ہوتی ہے شاہ۔ عادل نے اُس کو گھورا

اوکے میں خود جا رہا ہوں۔ شاہ اُٹھ کھڑا ہوا

شاہ لسن میری بات سنو۔ عادل اُس کو آواز دیتا رہا جب کی شاہ اَن سنی کرتا لمبے

لمبے ڈگ بھرتا باہر نکلتا چلا گیا

شٹ یار۔ عادل نے ہاتھ کی مسٹھی دیوار پہ ماری

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



کیا چل رہا ہے وہاں عالم اور اُس لڑکی کی درمیان لڑائی وغیرہ ہوتی ہے۔ مختار

راجپوت کال پہ مسز راجپوت سے استفسار کرنے لگے

اس زمانے کے لیلا مجنوں ہے یا یوں کہہ لیں اُس سے بھی دو ہاتھ آگے آپ کا

لاڈلہ بیٹا عالم پاگل ہے اُس کے پیچھے۔ مسز راجپوت نخوت سے بولی

اُس لڑکی میں ایسا کیا ہے جو عالم اتنا چاہتا ہے۔ بختاور راجپوت تعجب سے بولے

بس دل آئے گدھی پہ تو پری کیا چیز ہے یہی مثال ہے آپ کے بیٹے کی اُس لڑکی

کی کم عمری اور خوبصورت نین نقش نے اُس کو پاگل کر دیا ہوا ہے جس سے وہ اُس

کی سانولی رنگت بھی نظر نہیں آتی مجھ تو بڑا افسوس ہوتا ہے اپنے اتنے شاندار بیٹے

کے ساتھ اُس فاطمہ کو دیکھ کر۔ مسز راجپوت زہر خند لہجے میں بولی

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

مجھے اُس لڑکی کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں اگر وہ ہمارے بیٹے کو حویلی لیں آئے

عالم کا دماغ بہت تیز ہے میں چاہتا ہوں زمینوں کا کام وہ دیکھے۔ بختاور راجپوت

ہنکارہ بھر کر بولے

آپ کو مسئلہ نہیں مجھے ہے آپ عالم کو بھول جائے دیکھ لیجئے گا وہ لڑکی ہمارے بیٹے کو لیں اڑے گی۔ مسز راجپوت نے خدشا ظاہر کیا

ہمارا بیٹا اتنا پاگل نہیں جو کل آئی لڑکی کے لیے اپنے اتنے سارے رشتوں سے قطعاً تعلق ہو جائے

آپ کو نہیں پتا میں نے عالم کی آنکھوں فاطمہ کے لیے دیوانگی دیکھی ہے جہاں بات فاطمہ پہ آئے گی وہ خود تک کو فراموش کر ڈالے گا۔ مسز راجپوت سنجیدگی سے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بولی

مجھے میرا بیٹا حویلی میں چاہیے۔ بختاور راجپوت بس یہی بولے

اب تو نہیں آئے گا آپ کو کیا ضرورت تھی عالم اٹھارہ سال کے ہوتے ہی آپ نے اُس کو اُس کے حصے کا سب کچھ دے ڈالا اگر تب نہ دیتے تو اب جائیداد

سے عاق کرنے کی دھمکی دیکر شادی سے روک سکتے تھے پر اب تو وہ بھی ناممکن سی بات ہے۔ مسز راجپوت کی پریشانی مزید بڑھی۔

اُس نے اپنا سب کچھ اپنی بیوی کے نام کیا ہے۔ بختاور راجپوت کی بات مسز راجپوت کے لیے کسی دھماکے سے کم نہ تھی

بس یہی کثر رہ گئی تھی اور آپ کہہ رہے ہیں آپ کا بیٹا پاگل نہیں۔ مسز راجپوت کے اندر آگ کے چھو لے بھڑکنے لگے۔

visit for more novels:

تم اپنی بھتیجی کا چاہتی تھی نہ عالم کے روپ میں؟ بختاور راجپوت نے کہا
چاہتی تو تھی۔

بس پھر اُس کو ہم کسی بہانے شہر عالم کے پاس بھیجے گئے عالم اپنی فلرٹی طبیعت کے باعث جلدی اُس کی طرح متوجہ ہوگا پھر کوئی فاطمہ اُس کو نظر نہیں آئے گی

مرد کو خوبصورتی اٹریکٹ کرتی ہے عالم کو بھی کریں گی۔۔۔ بختاور راجپوت کی بات پہ مسز راجپوت کے چہرے پہ مکرو مسکراہٹ آئی۔



شاہ تم یہاں۔ ڈاکٹر ذوالفقار نے شاہ کو اپنے گھر کے ڈرائینگ روم میں دیکھا تو خوشگوار حیرت سے بولے پر اندر سے اُس کی حالت دیکھ کر پریشان بھی ہو گئے تھے بکھرے بال سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں شرٹ کے اُپری دو بٹنز کو کھلا دیکھ کر اُن کو شاہ کی حالت پہ رحم آیا

کیا میں آپ کی مسز سے پانچ منٹ بات کر سکتا ہوں۔ شاہ اُن کی بات نظر انداز کرتا بولا

روبینہ سے؟ وہ جیسے بے یقین ہوئے

جی میں نے آج اُن کی کین سے اُس کو نکلتے دیکھا تھا اُس کے بارے میں کچھ

جاننا تھا۔ شاہ سنجیدہ سے بھرپور لہجے میں بولا

میں بلاتا ہوں اُس کو۔ ڈاکٹر ذوالفقار نے مثبت جواب دیا ٹھیک پانچ منٹ بعد ڈاکٹر
روبینہ شاہ کے روبرو تھی۔

کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں آج کتنے لوگوں کے ساتھ آپ کی اپائنٹ تھی۔ شاہ نے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com بے چینی سے پوچھا

دراصل آج بس ایک تھی عندلیب کے ساتھ وہ میری پانچ سال سے پیشنت

ہیں۔ ڈاکٹر روبینہ کو شاہ کا سوال عجیب تو لگا پر اپنے شوہر کے اشارے کرنے پہ

جواب دیا

آپ یاد کریں کیا کوئی اور نہیں آیا تھا۔ پانچ سال کا سن کر شاہ مایوس ہوا تھا تبھی پھر سے بولا

مجھے یاد ہے آپ کس کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں؟ ڈاکٹر روبینہ نے مسکرا کر پوچھا

کیا آپ مجھے اُس پیشنت کا ایڈریس دے سکتی ہیں پلیز اُس مائے ہمبل ریکوئسٹ۔ شاہ نے اُن کے چہرے پہ سنجیدہ تاثرات دیکھے تو عاجزی سے کہا

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com
میں ایسے کیسے آپ کو اپنے پیشنت کا ایڈریس دے سکتی ہوں۔ انہوں نے مایوسی سے کہا

پلیز۔ شاہ نے ایک اور کیل ٹھوکا جو نشانِ پہ لگا



کلک کی آواز سے شانزے نے جھٹ سے اپنا چہرہ صاف کیا کیونکہ وہ جانتی آنے والا کون ہے

کھانا کھالو۔ عندلیب نے کھانے کی ٹرے اُس کے سامنے کیے کہا

بھوک نہیں۔ شانزے نے بنا دیکھے جواب دیا

visit for more novels:

کیا ہوا ہے شانزے مجھے اب تو بتادو۔ عندلیب اُس کے ساتھ بیٹھ کر بولی

کچھ نہیں ہوا جب ہوگا تو بتادوں گی۔ شانزے بیڈ سے کھڑی ہوتی خم لہجے میں بولی

یوں منہ پھیرنے سے کیا ہوگا۔ عندلیب سنجیدہ سے گویا ہوئی

پتا نہیں۔ شانزے عجیب انداز میں بولی

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 313
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

درد جدائی والا نیناں وچ چھایا اے

عادل عجیب نظروں سے شاہ کو گھورنے لگا جو اُس کو نظر انداز کرتا گنگناتا سیرِ ہیوں کی
طرف بڑھ گیا تھا عادل کے فون پہ کال آنے لگی تو وہ سر جھٹکتا اُس کی طرف
متوجہ ہوا

اسلام علیکم آنٹی۔ دوسری طرف شاہ کی ماں تھی

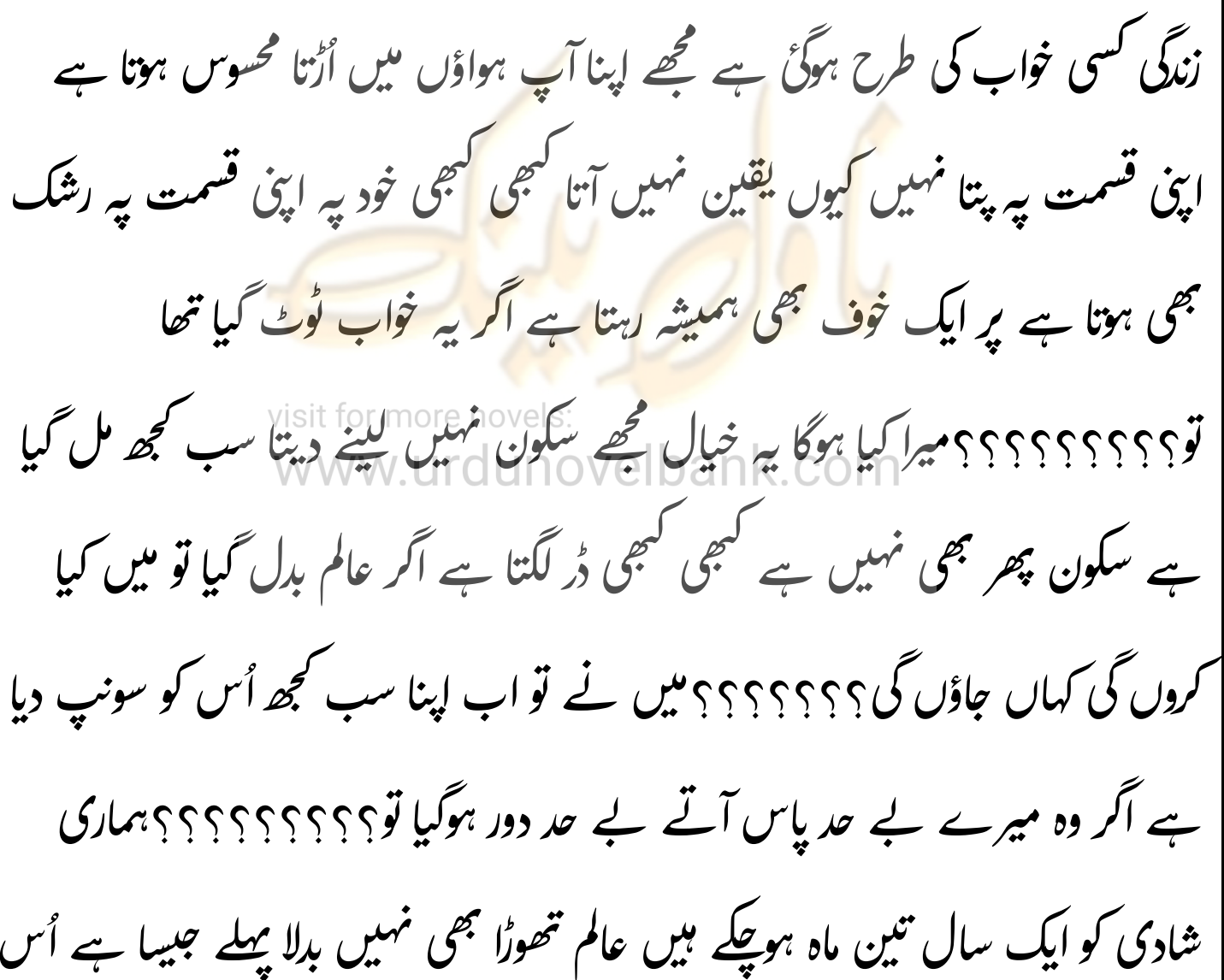
visit for more novels:

وعلیکم اسلام بیٹا کیسے ہو آج شاہ کو تم لیکر گئے تھے نہ کیا بات ہوئی وہاں۔ انہوں

نے بے چینی سے استفسار کیا

ہونا کیا تھا شاہ کو وہاں بھی وہ نظر آئی۔ عادل سر جھٹک کر بولا

جانے کیا ہوگا میرے بچے کا۔ شاہ کی ماں پریشان ہوئی



کی محبت میرے لیے بڑھ گئی ہے تبھی مجھے خوف ہوتا ہے اگر ہماری محبت کیسی کی
 بُری نظر میں آگئی تو؟؟؟؟ کہتے ہیں اچھا گمان کرنا چاہیے پر میرے اندر یہ بے چینی
 کم نہیں ہوتی میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں میرا دل چاہتا ہے میں عالم سے اپنی
 محبت کا اظہار کروں اُس کو بتاؤں میں بھی اُس کو چاہنے لگی جیسے وہ چاہتا ہے یا
 میں اُس کو اُس سے زیادہ چاہتی ہوں پر نہیں کرپاتی اس دُ سے کہی عالم میرا
 اظہار سن کر بدل نہ جائے جانتی ہوں میرے خدشات غلط ہیں پر میں کیا کروں گی
 اگر ایسا ہوا تو قسمت کیا میرے پہ ایسے ہی مہربان رہے گی اللہ کریں رہے کیونکہ
 عالم کے بغیر مجھے اپنا آپ بے معنی سا لگتا ہے اُس نے میرے دل پہ اپنی
 محبت کی گہری چھاپ چھوڑی ہے جس کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ فاطمہ نے گہری
 سانس بھر کر اپنی ڈائری کو بند کیا ڈائری لکھنا اب اُس کی عادت بن گئی تھی اپنے
 دل کے سارے راز وہ اُس میں لکھتی تھی جو وہ عالم یا حرا سے نہیں کہہ پاتی تھی۔

مسز راجپوت کی آواز اُس کے کانوں پہ پڑی تو ڈائری مخصوص جگہ پہ رکھتی وہ باہر جانے کے لیے کھڑی ہوئی

آپ نے بلایا؟ فاطمہ نے مسز راجپوت کے پاس لاؤنج میں آتی پوچھنے لگی
ہاں میں نے بلایا تمہیں خود تو توفیق نہیں ہوتی اپنی ساس کے ساتھ بیٹھا جائے یا
اُس سے حال احوال کسی چیز کی ضرورت وغیرہ کا پتا کیا جائے۔ فاطمہ کے پوچھنے پہ
مسز راجپوت منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی

آپ کو کچھ چاہیے تھا۔ فاطمہ اُن کا لہجہ نظر انداز کرتی رسانیت سے پوچھنے لگی

کل میں گاؤں کے لیے نکلوں گی تم بھی اپنے کچھ سوٹ پیک کر دینا۔ مسز راجپوت
کی بات پہ فاطمہ سوالیہ نظروں سے ان کو دیکھنے لگی۔

وعلیکم اسلام۔ فاطمہ اور مسنر راجپوت نے جواب دیا۔

فاطمہ دو دن پہلے ہی تو آئی تھی گاؤں اب دوبارہ کیوں؟ عالم نے استفسار کیا

وہاں چلے گی تو میں وہاں اس کو مرشد بابا کے پاس لیں چلوں گی وہ اُس پہ دم
کمرے گا تو یہ جلدی سے خوشخبری سنائے گی۔ مسز راجپوت نے وجہ بتائی

ارے شرک کیسے ہر کوئی جانتا ہے تم بھی چلنا پھر دیکھنا اُن کے دم کا کمال۔ مسز
راحت اپنی بات پہ اڑی رہی

ضروری تو نہیں جو ہر کوئی کریں ہم بھی وہی کریں میں کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتی تو گاؤں کے پیر یا مرشد بابا کے پاس کیوں جانے لگی۔ فاطمہ نے کہا جب کی عالم ہاتھ کی مٹھی بنائے منہ پہ رکھتا دلچسپ نظروں سے کبھی فاطمہ کو دیکھتا تو کبھی اپنی ماں پہ نظر ڈال دیتا

سیدھا یہ کیوں نہیں بولتی تم بچے کی ذمیداری سے کترا رہی ہو اس لیے بہانے تلاش رہی ہو پر ہمیں حویلی کے لیے وارث چاہیے اور تم کیوں ٹکر ٹکر اپنی بیوی کو دیکھ رہے ہو کچھ بولتے کیوں نہیں۔ مسز راجپوت فاطمہ کو سنانے کے بعد عالم سے بولی

میں تو ساس بہو کی لڑائی انجوائے کر رہا تھا ہمیشہ ٹی وی پہ دیکھا تھا آج لائیو دیکھنا نصیب ہوئی مزا آگیا۔ عالم دانتوں کی نمائش کرتا بولا تو فاطمہ اور مسز راجپوت دونوں نے اُس کو گھورا جس سے وہ یکدم سیدھا ہوا

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

اماں جان میرے خیال سے فاطمہ سہی بول رہی ہے ہمیں ایسے کیسی پر کے پاس نہیں جانا چاہیے یہ ایک جاہلت ہیں کسی اور سے مانگنے سے بہتر ہے بندہ دعا مانگ کر اپنے اللہ سے مانگے اور بچہ ابھی میں نہیں چاہتا فاطمہ ابھی بیس سال کی بھی نہیں ہوئی اور بچے کی ذمیداری اٹھانا اتنا آسان کام نہیں۔ عالم نے اب کی

سنجیدگی سے کہا تو فاطمہ کا دل ڈوب کے اُبھرا جب کی عالم کی بات پہ مسز راجپوت
کے اندر جیسے کسی نے ٹھنڈے پھوارے برسائے ہو



سر جس گھر کے بارے میں آپ نے ساری انفارمیشن لانے کا کہا تھا وہ صرف تین
لڑکیاں رہتی ہیں دو آپس میں بہنیں تیسری چند سالوں سے اُن کے ساتھ رہ رہی
ہے کرائے دار ہے دونوں بہنیں پہلے کراچی رہا کرتی تھی اپنے چچا کے ساتھ مگر اُن
میں سے ایک جو بڑی ہے وہ چھ ماہ تک گھر نہیں آئی جس سے ان کے چچا کے

جو کرائے دار ہے اُس کے بارے میں بتاؤ۔ شاہ جو ہاتھ کی مسٹھی بنائے ہونٹوں پہ رکھتا مسلسل اُس کو بولتا دیکھ رہا تھا جب مزید برداشت نہیں ہوا تو لوک کر بولا

جی سوری سر وہ ہمدانی انڈسٹری میں جاب کرتی ہے اُن سے جو دو سال بڑی ہے عندلیب وہ اپنی بہن اور اُس لڑکی کے لیے رشتہ تلاش کر رہی ہیں۔ لڑکے کی بات پہ شاہ نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے تھے

اب تم جاسکتے ہو۔ شاہ نے کہا

visit for more novels:

یہ اُن تینوں کی تصویریں اتنا کہہ کر وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا اُس کے بعد شاہ نے اپنا سیل اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا

ہیلو مسٹر حمید اُس می شاہ۔ شاہ نے سنجیدگی سے اپنا تعارف کروایا

جی جی میں آپ کو جانتا ہوں آپ کا نمبر میرے پاس موجود تھا۔ حمید ہمدانی نے خوشدلی سے کہا

کل میں آپ کے آفس آنا چاہتا ہوں۔ شاہ نے کہا

جی میں نے ساری تیار کر لی ہے سب ورکرز کو بھی بتایا آپ کے بارے میں آپ جب چاہے آکر انٹرویو وغیرہ یا آفس کا ماحول دیکھ سکتے ہیں۔ حمید ہمدانی نے کہا

کل میں آجاؤں گا اُمید ہے مجھے شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ شاہ نے سنجیدگی سے

بھرپور آواز میں کہہ کر کال کاٹ دی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کال کاٹنے کے بعد اُس نے ٹیبل پہ رکھی تصویروں میں سے ایک کو اپنے ہاتھ میں لیکر غور سے دیکھنے لگا

سوچا تھا جب تم ملو گی گلے لگا کر بہت سارے شکوے کروں گا اپنی تڑپ بتاؤں گا
تمہارے بنا میں نے اپنی زندگی کیسے گزاری اُس کے بارے میں بتاؤں گا تمہارے
لیے میرے دل نے محبت نے شدت پکڑ لی ہے پر تمہارا یوں پرسکون رہنا مجھے یوں
نظر انداز کر کے چلے جانا جیسے میرا ہونا یا نا ہونا تمہارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا یہ
جان کر میرے سارے ارادے بدل گئے اب میں اپنی تڑپ نہیں بتاؤں گا بلکہ
اُس ہر تڑپ کا ہر پل احساس کروں گا جو جو میں نے کچھ برداشت کیا سب تمہیں
بھی کرنا ہوگا۔ شاہ تصویر کو دیکھتا مسلسل خود سے بول کر اپنی آنکھوں کو بند کر گیا اُس
کو اب شدت سے کل کا انتظار تھا

ایک سمندر ہے جو میرے قابو میں ہے

ایک قطرہ ہے جو مجھ سے سنبھالا نہیں جاتا

ایک عمر ہے جو گزاری ہے اُس کے بغیر

ایک لمحہ ہے جو مجھ سے گزارا نہیں جاتا



کچھ دن بعد

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آج آفس چلنا ورنہ جاب سے خود کو فارغ سمجھنا۔ عین خاموشی سے ناشتہ کرتی

شانزے سے بولی

او ہو ایسا نہیں ہے اصل میں ہماری کمپنی کا جو اونر ہے نہ اُس نے اپنے بزنس کے آدھے سے زیادہ شیئرز کسی اور کمپنی کو دیا ہے اب سارا کام وہ سنبھالیں گے ایک دفع آیا تھا پر میری بد قسمتی جو اُس دن میں شانزے کی وجہ سے نہیں گئی اپنی کولیگز کی زبانی سے سنا ہے وہ بلا کا ہینڈ سم تھا۔ عین پہلے پرچوش پر کچھ مایوسی سے بولی

تو تمہارے نئے باس کا شانزے سے کیا کام اور اتنے سارے ورکرز میں اُس کو کیا پتا شانزے آئی ہے یا نہیں۔ عندلیب کو اب بھی عین کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

اُن کو نہیں پتا باقیوں کو تو پتا ہے نہ وہ محترم چاہتے ہیں اسٹاف کا ہر ممبر موجود ہو تبھی وہ انٹرویو لیں گا ورنہ نہیں۔ عین نے تفصیل جواب دیا جب کی اُس دوہران شانزے بالکل خاموش تھی۔

اچھا تم جاؤ گی آج۔ عین کو جواب دے کر اُس نے شانزے سے پوچھا

باس آفس سے نکالتا ہے تو نکال دے پر میں آج نہیں جاؤں گی میرا دل گھبرا رہا ہے۔ شانزے بے دلی سے بولی

مجھے تو لگ رہا ہے تم پہ کسی جن کا سایہ ہو گیا ہے تبھی تو اتنا خاموش رہنے لگی ہو اُپر سے جب تم چھت پہ جاتی ہو تو تمہیں کسی کی نظریں اپنے چہرے پہ محسوس

ہوتی ہیں میری مانوں تو کسی پیر بابا کے پاس جاتے ہیں۔ عین اُس کی طرف جھکتی رازدرا نہ لہجے میں بولی کچھ دنوں سے اکثر شانزے کو ایسا محسوس ہونے لگا تھا پہلے وہ اپنا وہم سمجھی تھی مگر جب مسلسل ایسا چلتا رہا تو اُس نے کمرے سے نکلنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

ایسا کچھ نہیں میں کل سے آنا سٹارٹ کروں گی۔ شانزے سنجیدگی سے بولی باہر نکلوں گی تو خود کو پرسکون محسوس کروں گی ایسے خود کو ایک جگہ بند کروں گی تو سوچے تمہیں پاگل بنادے گی۔ شانزے کے جواب پہ عین کا منہ لٹک گیا تھا پر عندلیب نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر سمجھانے والا انداز میں کہا میرا دل نہیں کر رہا۔ شانزے سر جھکا کر بولی



ہیلو مسٹر شاہ کیا آج آپ آئے گے کیسی ایک کی وجہ سے میں نہیں چاہتا آپ کام
ڈلے کریں۔ شاہ مرر کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا جب ڈر سینگ ٹیبل
پہ پڑے سیل فون سے آواز اُبھری شاہ نے ایک ناگوار نظر اپنے سیل فون پہ ڈالی
پھر اسپیکر آف کرتا کان سے لگائے بولا

آج اگر آپ کا پورا اسٹاف آفس میں موجود نہ ہوا تو مجبورن مجھے باقیوں کو بھی فارغ کرنا پڑے گا کیونکہ سیونٹی پرنسٹ شیئرز میرے ہیں۔ شاہ کی بات سن کر حمید ہمدانی نے حیرت سے فون کان سے ہٹا کر دیکھا پھر کہا

ایک کی وجہ سے باقیوں کو سزا۔

جی میں شاہ ہوں اور یہ شاہ کا اسٹائل ہے۔ شاہ اپنی بات کرتا کھٹاک سے کال کٹ گیا تھا پھر خود پہ تنقید نظر ڈالی وہ آج روز کے برعکس بزنس ڈریس میں ملبوس تھا وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنی ہوئی تھی بالوں کو نفاست سے جیل سے سیٹ کیا تھا تازہ بنی ہوئی شیو کے ساتھ وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا شاہ نے بازوں پہ اپنا بلیک کوٹ ڈالا اور اپنا سیل چابی اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا



عندلیب بس سٹاپ پہ کھڑی تھی جب کوئی اُس کے سامنے آکھڑا ہوا۔

فاٹلی تم مجھے مل گئی جانتی ہو کتنا نہیں ڈھونڈا میں نے تمہیں ان گُزرے سات

سالوں میں۔ اپنے بے حد قریب مردانہ آواز سن کر عندلیب کا دل زور سے دھڑکا

اُس نے بے اختیار اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو ہونٹوں پہ مسکراہٹ

سجائے اُس کو ہی دیکھ رہا تھا عندلیب کا دل کیا اُس کے چہرے پہ پھیلی

مسکراہٹ نوچ ڈالے۔

تم گھٹیا انسان یہاں بھی آگئے۔ عندلیب غصے سے پھنکاری نمیر کی مسکراہٹ مانند

ہوئی

آے نو ماضی میں جو کچھ ہوا اُس سے تم مجھ سے خفا ہو پر میں پیشمان ہوں اپنے
کیے پہ۔ نیر شرمندگی سے بولا

کس خوشفہمی ہو تم ہو کون جس سے میں خفا ہونے لگی تم پہ تو میں تھوکتا بھی
گوارا نہ کرو میں ایک بات بتا دوں مجھ پہلے والی کمزور عندلیب مت سمجھنا۔ عندلیب
طنز یہ مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے پل بھر میں نیر کو اُس کی اوقات یاد کروا گئی۔
میں ہوں بھی اسی لائیک پر عندلیب میں یہاں آیا بھی تمہاری وجہ سے ہوں میں
اپنے کیے پہ شرمندہ ہوں پلیز مجھے معاف کر دو۔ نیر اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولا
عندلیب نفرت بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی جانے کیا کچھ نہیں یاد آگئی تھا
اُس کو اس لمحے دل نے شدت سے خواہش کی تھی کہ سامنے کھڑے شخص کو
روڈ پہ آتی جاتی گاڑیوں کے نظر کر دے پر پتا نہیں کیوں وہ ایسا کر نہیں پائی

عندلیب نے بس آتی دیکھی تو بنا اُس پہ نظر ڈالے جانے لگی جب نمیر اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکنے لگا

چٹاخ

چٹاخ

ڈونٹ ٹچ می اگین

عندلیب ایک تھپڑ کے بعد دوسرا تھپڑ لگائے انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں بولی کچھ لوگ دونوں کی طرف متوجہ ہو کر معاملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگے نمیر کا چہرہ شرمندگی کے احساس سے سرخ ہو گیا تھا جب کی عندلیب کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اُس کی کلائی میں چونٹیاں چل رہی ہو

عن

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 335
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ارے نہیں اپنے نیوکیبن میں موجود ہے دس منٹ بعد انٹرویو سٹارٹ ہے میں نے سوچا تم دونوں کو بتادوں۔ اُس لڑکی نے وضاحت دی۔

اچھا شکریہ تمہارا بڑا۔ عین کی اٹکی سانس بحال ہوئی۔

تم کیا کروں گی اب۔ عین نے شانزے سے پوچھا جو کوئی فائل بنانے میں لگی ہوئی تھی۔

کیا کرنا ہے مجھے ابھی تو اپنا پینڈنگ میں پڑا کام پورا کرنا ہے پھر دیکھتے ہیں۔ شانزے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com نے سنجیگی سے جواب دیا

ارے نہیں مطلب کنفیوز تو نہیں ہو؟ عین نے پوچھا

نہیں۔ شانزے نے جواب دیا

یہ کیا کر دیا پاگل۔ شانزے نے دانت پیسے

جو تمہیں کرنا تھا وہ اب چلو۔ عین لاپرواہ انداز میں کہتی اُس کا ہاتھ پکڑتی اپنے ساتھ لیں جانے لگی۔



عالم تم کیا واقعہ بچہ نہیں چاہتے۔ فاطمہ کو جو بات پریشان کیے ہوئی تھی آخر کار اُس

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com نے عالم سے پوچھ ہی لیا

یہ کس نے کہہ دیا تم سے آفکورس چاہتا ہوں تمہارا اور میرا ہمارا کیوٹ سا بچہ یا بچی ہو۔ عالم اُس کی طرف دیکھ کر محبت سے بولا۔

پھر اماں جان کے سامنے ایسا کیوں کہا۔ فاطمہ کو جہاں سکون ملا تھا وہی جو بات کھٹکی وہ جاننے کے لیے اُس کے پاس بیٹھ کر جاننے لگی

اگر میں یہ نہ کہتا تو وہ تمہیں اپنے ساتھ لیں جاتی اور اگر تم وہاں جاتی تو میرا کیا ہوتا میرے تو آفس میں نو گھنٹے نہیں گزرتے پورا دن کیسے گزرتا۔ عالم مسکین شکل بنائے بولا تو فاطمہ نے اُس کے بازوؤں پہ تھپڑ رسید کیا۔

جانے کتنے تھپڑ تمہارے کھائے ہیں اور کتنے کھانے پڑے گئے۔ عالم آنکھ ونک کیے بولا تو فاطمہ کھلکھلائی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ میں نے تمہارے لیے اسٹرابیری کیک بنایا تھا وہ تم نے کھایا تھا؟ فاطمہ نے پوچھا

تم نے میرے لیے بنایا تھا؟ عالم نے پوچھا

نہیں پڑوس کے لیے۔ فاطمہ نے منہ بنایا

ارے نہیں اس لیے پوچھا کیونکہ آج سے پہلے ہمارے گھر میں تم نے اسٹرابیری
کی کوئی چیز نہیں بنائی اور اب یوں اچانک کہاں تو پوچھ لیا۔ عالم اُس کے گرد حصار
قائم کیے بولا

ہمم اس لیے سوچا آج بنا لوں پر فریج میں موجود نہیں تھا تو تم سے پوچھا۔ فاطمہ نے
بتایا

اماں جان نے نکال دیا ہوگا وہ حویلی میں بھی اسٹرابیری کا ایک پیس بھی نہیں
رکھتی تھی۔ عالم نے کہا تو فاطمہ نے تعجب سے اُس کو دیکھا

ایسا کیوں؟ فاطمہ نے پوچھا

عالم ہماری شادی کو اتنا وقت ہو گیا ہے تم نے کبھی بتایا ہی نہیں اگر کبھی میں
انجانے میں بناتمہیں بتائے اسٹرابیری کی کوئی چیز کھلا دیتی تو۔ فاطمہ کو شرمندگی
ہوئی۔

تو کیا تمہارے لیے تمہارے ہاتھ سے تو میں زہر بھی کھالوں اسٹرابیری کیا چیز ہے۔ عالم کندھے اُچکا کر بولا

بہت ہی کوئی سستا ڈائلاگ تھا۔ فاطمہ نے اُس کے بال بگاڑے۔

مہنگے ڈائلاگ سے تو تم ایمپریس نہیں ہوتی سوچا سستا ڈائلاگ مارنے کی کوشش

کروں۔ عالم شرارت سے بولا تو فاطمہ ہنس پڑی

تم نہیں سُدھر سکتے۔ فاطمہ اُس کے کندھے پہ سر رکھتی جیسے افسوس کا اظہار کرنے لگی

تم کس لیے ہو تھپڑ لگا کر سُدھا لینا۔ عالم اُس کے سر سے اپنا سر جوڑ کر بولا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



آفس آکر عندلیب سیدھا واشروم کی طرف گئی تھی اُس نے صابن ہاتھ میں لیکر زور زور سے اپنے ہاتھ پہ رگڑا آنسو بہہ بہہ کر اُس کے رخسار بھیگا رہے تھے اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنی کلائی کی چمڑی اُدھیر دیتی۔

آدھے گھنٹے تک لگاتار وہ اسی عمل میں جتی رہی ہوش تب آیا جب باہر دروازے پہ دستک ہوئی جس کی آواز سن کر مرر اپنا چہرہ دیکھا جہاں اُس کی آنکھیں میں نمی تھی گال اور ناک دونوں سرخ تھے عندلیب نے سرد سانس خارج کی اور اپنا چہرہ صاف کرنے لگی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آریو اوکے اتنی دیر تک کیا کر رہی تھی واشروم میں۔ عندلیب جیسے ہی دروازہ کھول کر جانے لگی اُس کی کولیگ نے حیرت سے پوچھا

کچھ نہیں۔ عندلیب سپاٹ انداز میں کہتی چلی گئی پیچھے وہ حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی

عندلیب اندھا دھند اپنی جگہ کی طرف جارہی تھی جب اچانک سامنے آتے وجود سے اُس کا ٹکراؤ ہوا۔

سو

ارحان کے منہ سے الفاظ عندلیب کی سو جھی آنکھیں اور سرخ گال دیکھ کر دب گئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ کو کیا ہوا ہے طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟ ارحان پریشانی سے آس پاس بیٹھے متوجہ لوگوں سے لاپرواہ عندلیب سے پوچھنے لگا جو اپنی بے بسی پہ ماتم کناں تھی۔

روک دیا

پلیز لیو می الون۔ عندلیب گہرے سانس لیتی بس یہی بولی باقی کا سٹاف اشاروں
کناروں میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے ارحان کو اپنے اندر اُدا سی پھیلتی
محسوس ہونے لگی اور ایک نظر اُس کے روئے ہوئے چہرے کو دیکھتا سامنے سے
نہیں بلکہ آفس سے ہی نکل گیا۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آج عالم کی ماں نے واپس گاؤں جانا تھا جس وجہ سے حرا جو فاطمہ سے ملنے آئی
تھی اُن کو ہال میں بیٹھا دیکھ کر وہی بیٹھ گئی تھی کیونکہ فاطمہ بھی اپنی ساس کے
پاس تھی۔

ایک مہینے اندر خوشخبری مل جانی چاہیے ورنہ میں عالم کی دوسری شادی کروادوں گی۔ مسز راجپوت جاتے وقت بھی فاطمہ کو ڈرانا نہیں بھولی۔

کیوں آنٹی کیا دوسری لڑکی شادی کے وقت بچہ پرس میں لیکر آئے گی۔ حرا نے اُن کی بات پہ میٹھا سا طنزیہ کیا جس پہ فاطمہ نے اُس کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ یہ میرے گھر کا معاملہ ہے تم بچ میں مت بولوں لڑکی۔ مسز راجپوت ناگواری سے بولی۔

visit for more novels:

اماں جان آپ غصہ نہ کریں اگر اللہ نے چاہا تو اس مہینے کیا اس ہفتے آپ کو خوشخبری ملے گی رہی بات عالم کی دوسری شادی کرنے کی تو اگر اُس کے نصیب میں اولاد ہوئی تو وہ مجھ سے ہی مل جائے گی آپ کو دوسری شادی کروانے کی ضروری نہیں پڑے گی۔ فاطمہ پرسکون لہجے میں کہا اُس کو پتا تھا عالم جتنا اُس کو

چاہتا ہے وہ کبھی دوسری شادی نہیں کرے گا نہ اُس کا حق کسی دوسری لڑکی کو دے گا۔ یہ ایک بڑی وجہ تھی جو فاطمہ عالم کی ہر بُرائی جان کر بھی اُس کو بہت چاہنے لگی تھی۔

ہممم۔ مسز راجپوت منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی

میں نے آپ کا سارا سامان گاڑی میں رکھوایا لیا تھا عالم کی کوئی ضروری میٹنگ ہے اس وجہ سے وہ نہیں آسکتا۔ فاطمہ نے اُن کو داخلی دروازے پہ نظریں جمائے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دیکھا تو بتانا ضروری سمجھا

ہونہ ابھی کوئی اُس کو کال کر کے بتائے فاطمہ سیرھویوں سے گرگئی ہے تو اڑتا ہوا واپس آئے گا یہاں پر ماں سے ملنے کی توفیق نہیں۔ مسز راجپوت اپنی شال ٹھیک

کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اُن کی بات پہ حرا سر جھکا کر مسکراہٹ ضبط کرنے لگی جب کی فاطمہ عالم کو کوسنے لگی جس کی وجہ سے اُس کو باتیں سننا پڑتی تھی۔

یار فاطمہ کیا چیز ہے تمہاری ساس۔ مسز راجپوت کے جانے کے بعد حرا ہنس کر بولی۔

نہیں کہتے ایسے۔ فاطمہ نے اُس کو ٹوکا

پر یار مطلب شکر ہے عالم تمہیں گاؤں نہیں رہاتا ورنہ تو تم نے پاگل ہو جانا تھا ان لوگوں کے ساتھ رہ کر عجیب جاہل لوگ ہے لگتا ہی نہیں عالم کی فیملی ایسی ٹیپیکل سوچ کی ہو سکتی ہے۔ حرا سر جھٹک کر اپنا نظریہ پیش کرنے لگی۔

چھوڑو یہ بتاؤ کیسے آنا ہوا تمہارا۔ فاطمہ نے اُس کا دھیان دوسری طرف لگوانا چاہا

بس ایسے ہی تم سے ملنے کے لیے آئی تھی شادی کے بعد تم نے پڑھائی چھوڑ دی
مصروف بھی بہت ہوگئی ہو۔ حرا نے کہا

ہاں بس عالم نے کہا تھا پڑھائی کنٹینیو کرنے کو پر میں اب اپنی ساری توجہ گھر پہ
اور اپنے گھروالے پہ دینا چاہتی ہوں۔ فاطمہ اپنے ہونٹوں کو کونا دبائے ہاتھوں پہ نظر
جمائے بولی جس پہ حرا شریر نظروں سے اُس کو دیکھا۔

کیا بات ہے گھروالا۔ حرا اتنا کہہ کر ہنسی جس پہ فاطمہ کی بھی مدھم ہنسی گونجی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



مس شانزے آپ کی باری ہے انٹرویو دینے کی۔ ریسپیشن پہ کھڑی لڑکی نے
 شانزے سے کہا تو اُس نے ایک نظر عین پہ ڈال کر بوس کے کیبن کی جانب
 بڑھی جانے کیوں اُس کو اپنا دل تیز دھڑکتا محسوس ہوا جیسے کچھ بُرا ہونے والا
 وہ پہلی بار کیبن کی طرف نہیں جا رہی تھی پر اُس کے قدم جیسے بھاری ہو رہے
 تھے۔

سر مے آئے کم ان۔ کیبن کے پاس پہنچ کر شانزے اپنے اندر ہمت جمع کرتی کیبن
 کا دروازہ نوک کرتی بولی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یس۔ بھاری سنجیدہ آواز سے اجازت دی گئی جس پہ شانزے دھیان دیئے بنا اندر
 داخل ہوئی تو اندھیرے نے اُس کا استقبال کیا شانزے ٹھٹک کر ارد گرد جائزہ لینے
 لگی دل میں اپنے نئے بوس کو صلواتیں سنا کر پھر خود ہی موبائیل کی ٹارچ آن
 کر کے ساری لائٹس آن کی جس سے سارا کیبن روشنی سے نہا گیا شانزے پرسکون

ہوتی جیسے ہی پلٹی اپنے بالکل پاس کھڑے وجود کو دیکھ کر آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے پھٹنے کے قریب کھلی کی کھلی رہ گئی اُس کا سر خود بخود نفی میں ہلنے لگا۔

دوسری طرف شاہ ہر احساس سے عاری یک ٹک اُس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جیسے کچھ کھوجنا چاہ رہا ہو دل نے شدت سے خواہش کی ہاتھ بڑھا کر چھو کر اُس کی موجودگی کا احساس خود کو کروائے جس کے لیے سالوں سے وہ تڑپا تھا جس کے لیے راتوں کی نیند حرام ہوئی تھی جس سے ملنے کی ہر اُمید ہر راستہ ختم ہوتا محسوس ہوا تھا آج وہ عین اُس کے مقابل کھڑی تھی پر وہ چاہ کر بھی اپنے اندر چھپے جذبات کا اظہار نہیں کر پارہا تھا کیا سوچا تھا اُس نے جب سامنے آئی گی تو ہزاروں شکوے سمیت اُس کو اپنے سینے سے لگا کر خود میں چھپالیں گا مگر آج بھی اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کے علاوہ ہر احساس دیکھ کر شاہ کا دل ڈوب مرنے کا چاہا۔

شانزے جانے کے لیے پلٹی ہی تھی پر شاہ کے لفظوں کو سن کر وہ جھٹ سے پلٹی۔

مس شانزے کیا آپ یہاں میرا وقت ضائع کرنے آئی ہیں اگر آپ صدمے کی حالت سے نکل آئی ہیں تو انٹرویو پیش کریں اپنا تاکہ بعد میں دوسروں کو بھی موقع ملے۔ شاہ کا انداز پروفیشنل تھا۔

شانزے۔ شانزے اپنا نام لیکر بڑبڑائی۔

مس شانزے میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ شاہ اُس کے سامنے چٹکی بجاتا بولا

مجھے یہ جاب نہیں کرنی میں ریزائن دے رہی ہوں۔ شانزے بنا شاہ کی طرف دیکھ کر بولی اگر وہ اجنبی بن رہا تھا تو شانزے نے بھی پُرانے مراسم کو بحال کرنے کا نہیں سوچا جانے کیسی کیفیت تھی دونوں کی۔

شاید آپ بھول رہی ہیں پانچ ماہ پہلے آپ نے کچھ پیپرز سائن کیے تھے جس میں لکھا تھا ایک سال تک آپ جاب نہیں چھوڑ سکتی ایسی صورت میں آپ کو بھاری رقم ادا کرنی ہوگی کنٹریکٹ پیپرز میں ایک بات واضح ہے۔ شاہ اُس کو اپنی نظروں کے حصار میں لیکر بولا شانزے کی حالت غیر ہو رہی تھی دل چاہا بھاگ کر یہاں سے غائب ہو جائے پر وہ بس چاہ سکتی تھی۔

آپ تو نیو اسٹاف ہائیر کرنے والے تھے۔ شانزے سوکھے لبوں پہ زبان پھیر کر بولی وہ میرا مسئلہ ہے آپ کا نہیں۔ شاہ سنجیدگی سے بولا جس پہ شانزے نے اُس کو پہلی بار گھورا شاہ کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا جس کو چھپانے کی اُس نے بالکل زحمت نہیں کی۔

آپ زبردستی کسی کو نوکری کرنے پہ مجبور نہیں کر سکتے۔ شانزے نے اپنی طرف سے اُس کو شرم دلوانی چاہی۔

کنٹریکٹ پیپرز پہ سائن آپ نے اپنی مرضی سے کیا تھا میں نے گن پوائنٹ پہ نہیں کروایا تھا۔ وہ بھی شاہ تھا جس نے شرم کرنا سیکھا نہیں تھا۔

میں وہ توڑتی ہوں۔ شانزے نے دانت پیس کر کہا

وہ دل نہیں جس کو آپ آسانی سے توڑے گی۔ شاہ کا لہجہ اچانک بدلا تھا۔ شانزے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com نے بے اختیار نظریں چرائی۔

میں کل سے جوائن کروں گی۔ شانزے سنجیدگی سے کہتی وہاں کی نہیں تھی شاہ کافی دیر تک وہاں کھڑا اُس کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا



کچھ دن بعد

عالم اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب ایک لڑکی اُس کے کیبن میں داخل ہوئی جو بلیک سلیولیس شارٹ شرٹ کے ساتھ تنگ جینز پینٹ میں ملبوس تھی جس کو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com دیکھ کر عالم کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

ناٹا تم واٹ آ سرپرائز۔ عالم اپنی جگہ سے اٹھتا اُس سے مل کر بولا

بس تم تو مصروف ہو گئے ہو سوچا میں ہی مل لوں۔ ناٹہ اپنے بال جھٹک کر ایک

ادا سے بولی جس پہ عالم مسکرا دیا۔

تمہیں یہاں کا ایڈریس کس نے بتایا؟ عالم ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھسا کر پوری طرح اُس کی جانب متوجہ ہوا

بس مل گیا میں یہاں تمہیں لینے آئی ہوں تمہیں تو پتا ہے میں بہت وقت سے آؤٹ آف کنٹری تھی اب آئی ہوں تو سوچا تمہارے ساتھ ٹائم اسپینڈ کروں تو اب میں تمہاری جان نہیں چھوڑنے والی۔ نائہ آنکھیں چھوٹی کیے بولی تو عالم ہنس پڑا۔ ایسا نہ کرنا ورنہ فاطمہ مجھے گھر میں گھسنے نہیں دے گی۔ عالم مسکرا کر ہاتھ کھڑے کیے بولا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فاطمہ؟ نائہ نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

میری بیوی میں نے شادی کر لی ہے کچھ ماہ بعد ہماری شادی کو دو سال ہو جائے گے۔ بتاتے ہوئے عالم کے چہرے پہ چمک آئی تھی جو نائلہ کو بالکل پسند نہیں آئی۔

شادی وہ بھی تم نے کیا تم میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو۔ نائلہ بے یقینی سے بولی آج سے پہلے میں نے ایسا مذاق کیا ہے؟

نہیں پر تم بس گر لفرینڈز بناتے ہو فاطمہ نامی لڑکی کو بیوی کا درجہ کیسے دے دیا کیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ نیا شوق ہے۔ نائلہ کا لہجہ مذاق اڑاتا ہوا تھا۔
وہ بیوی ہے میری سب سے الگ سب منفرد سب سے خاص۔ عالم کا لہجہ برف کی طرح ہو گیا تھا۔

کیا ہے ایسا اُس میں جو شادی کر لی یاد ہے میں نے تم سالوں پہلے پرپوز کیا تھا تب تم نے کہا تھا تمہاری ڈکشنری کا میں شادی کا ورڈ نہیں۔ ناٹھ کے لہجے میں حسد بول رہا تھا۔

تب ورڈ اس لیے نہیں تھا کیونکہ تب فاطمہ سے ملا نہیں تھا اُس سے ملا تو پتا چلا محبت کا مطلب کیا ہوتا ہے وہ میرے جینے کی وجہ ہے میری آتی جاتی سانس کی ضمانت۔ عالم کھوئے ہوئے لہجے میں بولا

تم اپنی گرل فرینڈ کے سامنے بیوی کی تعریف کر رہے ہو؟ ناٹھ نے طنزیہ کیا

میں اپنی ایکس گرل فرینڈ کے سامنے بیوی کی تعریف کر رہا ہوں بیوی کے سامنے گرل فرینڈ کی نہیں۔ عالم اپنی بات پہ زور دے کر بولا جس سے ناٹھ کچھ بول نہیں پائی۔



عالم گھر آیا تو آج فاطمہ اُس کو اپنے انتظار میں کھڑی نظر نہیں آئی۔ عالم کچن میں آیا تو اپرین پہنے وہ کچھ پکانے میں مصروف تھی جسے دیکھ کر عالم نے ٹھنڈی سانس خارج کی

visit for more novels:

میرے آنے کا وقت تھا اور تم یہاں ہو۔ عالم اُس کے ساتھ کھڑا ہوتا بولا

سوری وہ میں بس ابھی آئی تھی بریانی پکائی ہے تمہیں پسند ہے نہ۔ فاطمہ نے مسکرا کر اُس کا دھیان دوسری طرف لگایا۔

فلحال تو مجھے اپنی بیوی کی توجہ چاہیے مانا کے مرد کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے اُس کا یہ مطلب تو نہیں دل اور پیٹ بس کھانے سے بھر لیا جاری ہے چارے معصوم شوہر توجہ محبت بھی چاہیے ہوتی ہے۔ عالم اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کیے چہرے پہ مسکینیت طاری کیے بولا

کاش میرا شوہر اتنا معصوم سچ میں ہوتا۔ فاطمہ اُس کے گال کھینچ کر بولی تو وہ ہنس پڑا

ویسے یار میرا ارداہ آج باہر ڈنر کرنے کا تھا۔ عالم کان کی لو کُجھا کر بولا۔

میں نے اتنی محنت سے بنائی ہے خبردار جو تم نے باہر جانے کا شوشہ چھوڑا تو۔ فاطمہ اُس کو گھور کر وارن کروانے والے انداز میں بولی۔

اچھا نہ آج نہیں پر کل پکا۔ عالم نے جھٹ سے کہا

ٹھیک ہے ابھی تم فریش ہو جاؤ۔ میں کھانا لگاتی ہوں ٹیبل پہ۔ فاطمہ مصروف انداز میں بولی۔

اوکے بیگم۔ عالم اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر کچن سے باہر چلا گیا۔



visit for more novels:

کیا ہوا ہے۔ شانزے نے سنجیگی سے عندلیب سے پوچھا جس نے کل سے خود کو کمرے تک محدود کیا تھا اس وجہ سے وہ آج اپنی جاب پہ نہیں گئی تھی کیونکہ وہ عندلیب کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

میرا ماضی میرے سامنے آرہا ہے۔ عندلیب بے تاثر لہجے میں بولی۔

کیا مطلب اس بات کا؟ شانزے کو تعجب ہوا۔

میں نے کل اُس کو دیکھا وہ میرا پیچھا کرتا کرتا یہاں تک آگیا ہے۔ عندلیب کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا شانزے کو بے اختیار اُس پہ ترس آیا تھا جس نے کم عمری میں بہت کچھ جھیلا تھا اس لیے شانزے بنا کچھ کہے اُس کو اپنے ساتھ لگایا

کیا کہہ رہا تھا؟ شانزے نے کچھ توقع کے بعد پوچھا۔

وہی رونا دھونا غلطی کا اعتراف کرنے کا ڈرامہ۔ عندلیب طنزیہ لہجے میں بولی جس پہ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہیں اب آگے بڑھنا ہے خود کو یوں اذیت مت دو تمہارے آنسو اتنے بے مول تو نہیں جو تم اُن کو ضائع کر رہی ہو۔ شانزے نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں خود بھی چاہتی ہوں مجھے کوئی فرق نہ پڑے مضبوط بنانا چاہتی ہوں خود کو پر
کمزور پڑ جاتی ہوں۔ عندلیب بے بسی سے بولی

سب ٹھیک ہو جائے گا۔ شانزے نے اپنی طرف سے اُس کو تسلی کروائی ابھی
شانزے کچھ اور کہتی جب ہارن کی تیز آواز نے دونوں کو چونکا دیا۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ارحان آج جاب پہ نہیں گیا تھا اُس کو رہ رہ کر عندلیب کے رویے کی پریشانی
ہو رہی تھی وہ کل سے اُس کے لیے پریشان تھا پر وہ یہ بات چاہ کر بھی اُس کو بتا

نہیں سکتا تھا وہ جتنا اُس کے پاس آنا چاہ رہا تھا عندلیب اُس سے زیادہ دور ہوتی جا رہی تھی۔

ایسی کیا بات ہے جو وہ اتنا پریشان اتنا مایوس اور ہر ایک سے خفا رہتی ہے وہ مجھے کیوں اتنا انور کرتی ہے؟ ارحان آسمان کی جانب دیکھتا بس یہ سوچ سکا۔

کچھ ہوا ہے؟ نمیر اُس کے ساتھ کھڑا ہو کر پوچھنے لگا

نہیں تم بتاؤ کل سے کمرے تک محدود ہو کھانا بھی نہیں کھایا از ایوری تھنگ آل

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com رائٹ؟ ارحان نے مختصر بتا کر سوال داغا۔

کہاں سب ٹھیک ہے دعا کرنا سب ٹھیک ہو جائے مجھ سے۔ نمیر سر جھٹک کر بے بسی سے بولا

کیا مطلب ہوا اس سے؟ ارحان نے نا سمجھی سے اُس کی جانب دیکھا

کچھ نہیں میں آتا ہوں۔ نمیر ٹال کر کہتا وہاں سے چلا گیا پیچھے ارحان اُس کا انداز دیکھ کر ٹھنڈی سانس لیکر رہ گیا۔



مسلسل ہوتی ہارن کی آواز پہ شانزے جیسے ہی باہر آئی تو غصے سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا کیونکہ سامنے شاہ رلیکس ساعین اُس کے گھر کے پاس گاڑی میں رلیکس بیٹھا ہارن پہ ہارن دے رہا تھا محلے کے لوگ اُس کی گاڑی کے پاس کھڑے آپس میں جانے کیا باتیں کر رہے تھے۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔ شانزے اُس کے پاس آتی ونڈو کا شیشہ نیچے کر کے دانت پیس کر بولی۔

سیم کو اُسچن۔ شاہ بے نیازی سے بولا

میں نے کونسی بد تمیزی کردی اور یہ کونسا طریقہ ہے کسی شریف محلے میں آکر یوں ہارن پہ ہارن دے کر اُن کو بے سکون کرنے کا۔ شانزے ناگواری سے بولی اُس کے برعکس شاہ پرسکون اور دلچسپی سے اُس کا غصے سے لال بھبھو چہرہ دیکھ کر تھا جو جانے کتنے سالوں بعد دیکھنے کو ملا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

گاڑی میں بیٹھو بتاتا ہوں۔ شاہ نے چہرہ سیدہ کیے کہا

میں کیوں بیٹھوں؟ شانزے نے گھورا

بیٹھتی ہوں یا سب کے سامنے گود میں اٹھا کر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھاؤ؟ شاہ دوبارہ اُس کی جانب دیکھتا شیر لہجے میں بولا جس پہ شانزے اچھی خاصی تپ گئی ایک زوردار لات اُس نے گاڑی کے ٹائر پہ ماری اُس کے عمل پہ شاہ نے لب دانتوں تلے دبا کر ادنے آنے والی ہنسی کا گلا گھونٹا۔

شانزے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ کر ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کیا اُس کی حرکت پہ شاہ نفی میں سر ہلاتا گاڑی کو سائیڈ پہ کھڑا کرنے لگا اس بیچ شانزے خاموش رہی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب بولو۔ شانزے نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا

مس شانزے اول تو کریکشن کرے بولو نہیں بولیں میں آپ کا بوس ہوں ملازم نہیں۔ شاہ نے مزے سے اُس کو دیکھ کر کہا جواب میں شانزے نے اُس کو ایسے دیکھا جیسے بول رہی ہو مجھے فرق نہیں پرتا

جی بولیں۔ اب کی لفظوں پہ زور دیتے ہوئے پوچھا

کس کی اجازت سے آپ آج آفس نہیں آپ کو معلوم ہونا چاہیے آپ میری سیکٹری ہیں میرے آفس میں آنے سے پہلے میرا کافی کا کپ ٹیبل پہ موجود ہونا چاہیے ساتھ میں آپ میرے استقبال میں کھڑی ہو کر میرا ویلکم کرے گی اُس کے بعد دن کا سارا شیڈول میرے گوش گزار کرے گی از دیٹ کلیئر اگر میں غلط ہوں تو آپ بتا سکتی ہیں۔ شاہ بڑھا چڑھا کر بات کرتا شانزے کے ہوش اڑا گیا جو ہونکوں کی طرح منہ کھلے شاہ کی زبان کے جوہر دیکھ اور سن رہی تھی جو اپنے مطلب کے لیے تم کے بجائے آپ پہ آگیا تھا۔

یہ سارے کام میرے زمے ہیں؟ شانزے تقریباً چیخ پڑی

میں ریزائن دیتی ہوں تمہاری اس جاب سے۔ شانزے سیدھی ہوکر بیٹھ گئی شاہ نے گردن موڑ کر اُس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ خفگی بھرے تاثرات تھے۔

آپ جیسی پھوہڑ لڑکی کو میں جاب پہ رکھوں بھی نہیں پر کنٹریکٹ اور رولز از رولز اس لیے مجھے آپ کو اور آپ کو مجھے سات ماہ برداشت کرنا ہوگا۔ شاہ نے ایسے کہا

جیسے کوئی احسان کر رہا ہوں پر اپنے لیے پھوہڑ لفظ سننا شانزے کے لیے ناقابل برداشت تھا۔

میں آپ کو پھوہڑ لگتی ہوں آپ کو پتا بھی نہیں کچھ اوکے۔ شانزے اُس پہ چڑھ
ڈوری۔

آپ اپنی تشریف آفس میں لائی گی تو پتا چلے گا آپ کا رکارڈ کیسا ہے یوں باتیں
بنوانے سے کیا ہوگا۔ اب کی شاہ نے طنز کیا۔

مجھے کچھ دن کی لیو چاہیے۔ شانزے نے ہار مان کر کہا پتا تھا ایسا تو وہ جان چھوڑے
گا نہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وجہ؟ شاہ نے ڈائریکٹ پوچھا

میری فرینڈ کی طبیعت ٹھیک نہیں اُس کو میری ضرورت ہے۔ شانزے نے سنجیدگی
سے کہا جبکی اُس کی بات پہ شاہ کے چہرے پہ ایک سایہ لہرایا اُس کی طرف سے
خاموشی پا کر شانزے نے چور نظروں سے اُس کو دیکھا جس کے تاثرات سرد سپاٹ

ہو گئے تھے شانزے نے اپنی لفظوں پہ غور کیا تو ایک ٹیس سی دل میں اٹھتی محسوس ہوئی۔

جاؤ۔ کچھ توقع کے بعد شاہ کی سپاٹ آواز گاڑی میں گونجی تو شانزے بنا اُس کی طرف ایک نگاہ ڈالیں گاڑی سے اُتر گئی اُس کے اُترتے ہی شاہ نے زور سے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اسٹئنگ پہ ماری اور بنا ایک لمحہ ضائع کیے گاڑی زن سے خطاب وہاں سے بھگا گیا۔

شانزے دیر تک دھول اڑاتی گاڑی کو جاتا دیکھا تھا۔
visit for more novels.
www.urdu-novelbank.com

آج شاہ آفس آیا تو سب سے پہلے شانزے کو دیکھنے کی خواہش دل میں اٹھی تھی پر عین کی زبانی اُس کو معلوم ہوا وہ آج نہیں آئی جس کو سن کر شاہ کا موڈ آف ہو گیا تھا ایڈریس تو پہلے ہی وہ جانتا تھا تبھی دیکھنے کے بہانے آ گیا یہ وہ پہلے سے جانتا تھا

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com - سردیئے ہوئے تھی۔

ہسٹریا پری

مجھے کالی بلی نہ کہو۔ عین نے ٹوکا

کیوں نہ بولوں کالی بلی کالی بلی۔ عادل اُس کو چڑانے کے لیے بار بار بولنے لگا۔

تمہیں تو۔ عین اتنا کہتی آس پاس دیکھنے لگی تاکہ کوئی چیز نظر آجائے

کیا تلاش کر رہی ہو؟ عادل کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں سنائی دینے لگی۔

دفع ہو جاؤ۔ عین کو کچھ نظر نہیں آیا تو زور سے چیخی جس پہ اسٹاف کی نظریں اُن پہ مرکوز ہونے لگی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

آہستہ کان کے پردے پھاڑوں گی کیا؟ عادل نے تیز گھوری سے نواز کر کہا

تم جاتے ہو یا میں تمہاری شکایت شاہ سر سے کروں۔ عین نے وارن کرنے والی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

آنکھوں کو بند کر کے گھولا

ہاں بہت اچھے سے۔ شانزے نے جھوٹ نہیں بولا اُس کو ٹھیک نہیں لگا جس
ہستی کے وہ سارے راز جانتی تھی اُس سے اپنی باتیں چھپانا اُس کو ٹھیک نہیں
لگ رہا تھا۔

کیسے؟ عنذلیب کو کچھ دلچسپی ہوئی۔

تھوڑا وقت اور دو اپنی زندگی کے کتاب کا ہر ورق کھول کر دیکھاؤں گی۔ شانزے کہہ
کر اندر کی طرف بڑھ گئی جب کی عنذلیب اُس کی بات پہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



خیر ہے؟ عادل شام کے وقت شاہ کے فلیٹ آیا تھا اُس کو مسلسل مسکراتا دیکھا تو
تعجب سے پوچھنے لگا

ہاں بالکل۔ شاہ نے مسکرا کر کہا

یہ تمہارے چہرے پہ جو تبسم کھلا ہے جانے کیوں مجھے عجیب لگ رہا ہے کیونکہ
مجھے عادت نہیں نہ۔ عادل شریر نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

بکو مت۔ شاہ نے مکہ اُس کے بازوؤں پہ جڑ کر کہا جس پہ عادل ضبط کرتا رہ گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بتاؤ پھر کیا بات ہے؟ عادل اب کچھ سنجیدہ ہوا

میں اس سال اپنا برتھ ڈے سلسیپٹ کروں گا۔ شاہ نے سنجیدگی سے بتایا

میرے خیال سے تم بہت وقت سے اپنی سالگرہ منانا تو دور کی بات ہے کوئی وش
کرے تو بھی تمہیں اچھا نہیں لگتا یاد ہے گزرے سال تم نے سارا کچھ اپنے

کمرے میں ڈیکوریٹ کیا تھا پھر ختم کر دیا تھا۔ عادل کو شاہ کی بات سن کر حیرت ہوئی تبھی کہنے لگا۔

وہ وقت گزر گیا ہے اب سے میری ہر سالگرہ ہوگی۔ شاہ گہری سانس خارج کرتا بولا
تمہاری سالگرہ تو پھر نیکسٹ منٹھ ہے رائٹ پھر کیا یہ بتانا پسند کرو گے اتنی بڑی
تبدیلی اتنی جلدی تم میں کیسے آئی۔ عادل یقین کرنے سے اب بھی قاصر تھا۔
اُس دن سب پتا چل جائے گا سارے راز سے پردہ اُٹھ جائے گا کچھ نہیں رہے گا
پھر۔ شاہ پُراسرار لہجے میں بولا جس کی سمجھ عادل کو بالکل بھی نہیں آئی۔

کونسا راز؟ عادل سے رہا نہیں گیا تو بے صبری سے بولا
ویٹ اینڈ واچ۔ شاہ اُس کا کندھا تھپتھپا کر معنی خیز لہجے میں بولا



فاطمہ کب سے نوٹ کر رہی تھی عالم کی نظریں مسلسل آئس کریم کھاتے بچوں پہ
تھی آج وہ دونوں باہر آئے تھے فاطمہ کے بہت اصرار پہ عالم نے گاڑی آئس کریم
پارلر میں روکی تب سے وہ یہی بات نوٹ کیے جا رہی تھی جس وجہ سے اُس کو پہلی
بار احساس کمتری ہونے لگی تھی اُس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔

visit for more novels:

visit for more novels: www.urdu-novelbank.com

ہاں اوکے۔ عالم اپنی نظریں اُس پہ کرتا سر ہلاتا اُٹھ کھڑا ہوا

تمہیں بچے کیا بہت پسند ہیں؟ گاڑی میں بیٹھنے کے بعد فاطمہ نے اپنا لہجہ سرسری
کیے پوچھا

یہ کچھ زیادہ نہیں ہو گیا؟ فاطمہ اُس کے سینے سے سر اٹھا کر بولی۔

بلکل بھی نہیں۔ عالم اُس کو خود میں بھینچے بولا جس پہ فاطمہ ہنس پڑی تو عالم نے بھی سکون بھری سانس خارج کی۔

www.urduovelbank.com



دوسرا دن شروع ہوا تو عندلیب اپنی پُرانی روٹیں پہ آگئی وہ اپنے کعبین بیٹھی تو نظریں
بے اختیار ہو کر ارخان کو تلاش کرنے لگی جو اُس کو کوئی کہیں نظر نہیں آیا اپنے
دل پہ ہزار بار لعنت بھیج کر اپنے کام میں مصروف ہونے لگی۔

کل کیوں نہیں آئی تم؟ اُس کی کولیگ لیزا جس کا کیمین پاس تھا اُس سے پوچھنے لگی

سر میں درد تھا۔ عندلیب نے سنجیدگی سے جواب دیا

اوو پڑسو کیا ہوا تھا؟ دوسرا سوال

آپ کو اپنا کوئی کام نہیں کرنے کو جو میری انکوائری کر رہی ہے۔ اب کی عندلیب نے اپنی سرد نظریں اُس پہ گاڑھی تو وہ سٹیٹاگی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں نے تو انسانیت کے ناطے پوچھا۔ لیزہ نے اپنی طرف سے وضاحت دی۔

اور بیٹلی اگر اتنی انسانیت جاگ رہی ہے تو سرک پہ کھڑے لوگوں کی مدد کریں ان کا حال چال جاننے کی کوشش کریں کیونکہ مجھے تو ضرورت نہیں آپ کی۔ عندلیب طنزیہ

لجے میں کہتی اپنے کام میں مصروف ہوگئی جب کی غصے اور آہانت سے لیزا کی رنگت سرخ پڑگئی تھی۔

آپ کو سر نے شاید ایک فائل کا کہا تھا۔ عندلیب لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کر رہی تھی جب ارحان اُس کے پاس آیا عندلیب نے اُس کی آواز سنی تو اپنا سر اٹھا کر اُس کو دیکھا جو آج پہلے کی نسبت کافی سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

جی وہ آلموسٹ ریڈی ہے۔ عندلیب اُس کی جانب دیکھتی بتانے لگی۔

تیار ہے تو مجھے دے۔ ارحان سنجیدگی سے بولا

مجھے آپ سے سوری کرنا تھا۔ عندلیب کچھ شرمندگی سے بولی

سوری کیوں؟ ارحان انجان بنا

سرڑو۔ اکڑو۔ بد لحاظ۔ عندلیب اُس کی پشت کو گھورتی مختلف ناموں سے نواز نے لگی
اُس کو ارحان کا ایڈیٹیوڈ ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

مس شانزے میری کافی کہاں ہیں؟ شانزے ابھی آفس آکر شاہ کے لیے کافی بنانے کا ارادہ رکھتی تھی وہ جیسے ہی کافی میکر کے پاس پہنچی شاہ کی کال پہ اُس نے گھور کر اپنے موبائل کی اسکرین کو دیکھا۔

پانچ منٹ میں لاتی ہوں۔ شانزے نے کہا

اوکے میں انتظار کر رہا ہوں۔ شاہ اتنا کہتا کال کاٹ گیا۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ کافی ہاتھ میں لیے اُس کے کبین کے پاس کھڑی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سر می آئے کمنگ۔ شانزے نے اجازت چاہی۔

جی آجائے یا انویٹیشن کارڈ دوں۔ شاہ چیئر سے ٹیک لگائے بولا

یہ آپ کی کافی۔ شانزے کافی کا کپ ٹیبل پہ رکھتی جانے لگی۔

تتم ہمیشہ ود

میں ہمیشہ کیا؟ شاہ نے اُس کو گریڈنا چاہا

سوری۔ شانزے بات بدل کمر بولی

کا جھٹکا لگا

کب تک بچوں گی۔ اُس کے جانے کے بعد شاہ آنکھیں موند کر بڑبڑایا۔



کہا تھا نہ آسکریم نہ کھاؤ ہوگئی نہ بیمار۔ عالم پریشانی سے فاطمہ کا ماتھا چھوتا بولا جو بخار کی شدت سے تپ رہا تھا۔

میں ٹھیک ہو پریشان مت ہو۔ فاطمہ بامشکل بول پائی۔

فضول مت بولوں میں نے ڈاکٹر کو کال کر دی ہے وہ بس آتی ہوگی۔ عالم نے کہا تو فاطمہ نے سر کو جنبش دینے میں اکتفا کیا۔ تبھی عالم کا موبائل فون رنگ کرنے لگا تو وہ سائیڈ پہ ہوا

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com ہیلو بابا جان۔ عالم کال اٹینڈ کرتا ہوا بولا

کہاں ہو آفس کیوں نہیں گئے پتا ہے نہ آج بہت اہم میٹنگ تھی۔ دوسری طرح بختاور راجپوت اُس پہ گرے۔

میں وہ اٹینڈ نہیں کرپاؤں گا۔ عالم پلٹ کر فاطمہ کی جانب دیکھتا بتانے لگا۔

کیوں؟ جانتے بھی ہو کتنا نقصان ہوگا ہمیں۔ تختاور راجپوت کو عالم کی بات پسند نہیں آئی

فاطمہ کو بہت تیز بخار ہے۔ عالم کے لہجے میں پریشانی تھی۔

تو؟ تختاور راجپوت جیسے بات کا مطلب اخذ نہیں کر پائے۔

تو یہ اُس کو میری ضرورت ہے میں اُس کو اس حال میں چھوڑ کر کہیں اور نہیں جاسکتا۔ عالم سنجیدگی سے بول کر جیسے بات ختم کر دی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بچوں جیسی باتیں مت کرو عالم تمہارا کلاسٹس کے ساتھ ملنا بہت ضروری ہے ورنہ

میرا نقصان ہو جائے گا بہت۔ تختاور راجپوت غصے سے بولے

آپ خود آئے یا کسی اور کو کہے پر میں اپنا جواب دے چکا ہوں میرے لیے فلحال

فاطمہ ضروری ہے۔ عالم اپنی پریشانی مسل کر بولا

فاطمہ فاطمہ کیا ہے اُس لڑکی میں جو تم پاگل ہوئے ہو اُس کے پیچھے اپنا گھر
تک بھول بیٹھے ہو۔ بختاور راجپوت چچ کر بولے

ڈاکٹر صاحبہ آئی ہیں میں بعد میں بات کرتا ہوں خدا حافظ۔ عالم اس وقت کوئی بدمزگی
نہیں چاہتا تھا تبھی اپنی بات کرتا کال ڈسکنیکٹ کر گیا تھا۔

کچھ دیر تک ایک لیڈی ڈاکٹر اُس کا چیک اپ کر کے عالم کو کچھ ہدایت کرتی جا چکی
تھی ڈاکٹر کے جاتے ہی عالم فاطمہ کے لیے سوپ بنانے کا ارادہ کیے کچن کی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

طرف بڑھ گیا۔



تم یہاں۔ عندلیب نے اپنے گھر کے باہر نمیر کو دیکھا تو اُس کا پارا ہائے ہوا

عندلیب پلیر میری بات سنو ایک بار۔ نمیر ملتجی لہجے میں بولا تو عندلیب نے نخوت سے سر جھٹکا۔

میری ایک بار کی کہی بات لگتا ہے تمہیں سمجھ نہیں آتی تو میں بتادوں مجھے تمہاری کسی بھی بات میں دلچسپی نہیں اس لیے دفع ہو جاؤ یہاں سے دوبارہ اپنی شکل مت دکھانا مجھے۔ عندلیب تیز آواز میں غرائی۔ رکشے سے اُترتی عین نے تعجب سے عندلیب کا یہ روپ دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عندلیب۔ عین اُس کے برابر آکھڑی ہوئی تو عندلیب کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔

تم اندر چلو میں آتی ہوں۔ عندلیب اپنے چہرے کے تاثرات پہ قابو پاتی بولی

میں تو جاتی ہوں مگر یہ کون ہے؟ عین نمیر کی جانب اشارہ کیے بولی جو کبھی اُس کو تو کبھی عندلیب کو دیکھ رہا تھا۔

اندر جاؤ۔ عندلیب نے اب کی کچھ سخت لہجہ اختیار کیا جس پہ وہ منہ بناتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ نمیر کی اچانک کہی بات پہ عندلیب نے زور سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بند کی۔

ہو گیا تمہارا تو اب نکلو یہاں سے۔ عندلیب کہہ کر جانے لگی جب نمیر کی بات پہ اُس کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہوئی

میرا پرنسپل قبول کرلوں کیونکہ کوئی بھی غیرتمند مرد تمہاری سچائی جاننے کے بعد نہیں اپنائے گا اور

اُس کے مزید کچھ کہنے سے پہلے ہی عندلیب واپس آتی ایک زوردار تمھڑ اُس کے چہرے پہ رسید کیا۔

میری زندگی میں نہ کسی غیرت مند مرد کی ضرورت ہے اور نہ تجھ جیسے بے غیرت مرد کی۔ عندلیب اُس کے چہرے پہ تھوکتی گھر کی طرف بڑھی۔

کون تھا وہ۔ عین پہلی بار سنجیدہ ہو کر اُس سے کوئی سوال پوچھ رہی تھی

visit for more novels:

نان آف یوئر بزنس۔ عندلیب سرد لہجے میں بولی تو عین کی منہ شک کی کیفیت میں کُھل گیا

میں بہن ہوں تمہاری تین سال چھوٹی۔ عین نے جیسے یاد کروانا چاہا

تو۔ عندلیب کو جیسے کوئی فرق نہیں پڑا

تو یہ مجھے آپ کے بارے میں جاننے کا پورا حق ہے آپ ہر بار مجھ سے باتیں نہیں چھپا سکتی پہلے میں چھوٹی بچی تھی پر اب نہیں تو تم پلیز مجھے بچی سمجھ کر ٹریٹ مت کیا کرو۔ عین اُس کے پیچھے کمرے میں آتی بولی

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ عندلیب اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولی

ساتوں سالوں سے ہم پرانے شہر میں ہیں اپنا گھر اپنا شہر چھوڑ کر ہم پہلے جانے کس کے ساتھ رہے اُن کے مرنے کے بعد اس گھر میں شفٹ ہوئے جو جانے کس کا ہے یہاں دھکے کھا کر جاب تلاش کی پھر کچھ اور سال گزرتے ہیں ہمارے اس گھر میں تم کسی اور لڑکی کو لاتی ہیں جو کچھ وقت تک گونگوں کی طرح رہی پھر تم بس یہ بتاتی ہو وہ شانزے کون شانزے اُس کا سر نیم فادر نیم کہاں سے بلونگ کرتی ہے یہاں کیوں آئی کچھ بھی نہیں بتایا میں خاموش رہی پر اب آپ کو سارا کچھ مجھے بتانا ہوگا۔ عین پھٹ پڑی

یہ آج تم کیسے مجھ سے بات کر رہی ہو کچھ نہیں ایسا جو تمہیں جاننا چاہیے کبھی کبھی
بے خبری اچھی چیز ہوتی ہے اور آخری بات مجھ سے یہ سر نیم فادر نیم پوچھ لیا
ہے شانزے سے ایسی کوئی بات مت کرنا۔ عندلیب نے سختی سے اُس کو وارن
کیا۔

تمہاری طرح میں نے اُس کو اپنی بڑی بہن مانا فرینڈ بنالیا کیا مجھے اُس کے بارے
میں جاننے کا کوئی حق نہیں وہ کیوں ایسی ہیں کیوں کھوئی ہوئی سی رہتی ہے کیونکہ
سالانہ سال اُس کو رونے کا دورا پڑتا ہے کیوں خود کو کمرے میں لاک کرتی ہے
اور وہ انگھوٹی اُس کا کیا قصہ ہے۔ عین کو جیسے افسوس ہوا۔

یہ اُس کی پرسنل زندگی ہے تم بچ میں مت گھسو۔ عندلیب جھنجھلا سی گئی۔

مجھے میرے سارے سوالوں کے جواب چاہیے بس۔ عین اٹل لہجے میں بولی تو
عندلیب نے گہری سانس لیکر اُس کو دیکھا پھر بازوؤں سے پکڑ کر اپنے کمرے سے
باہر نکال کر کمرہ بند کر دیا عین جب تک سمجھتی تب تک دیر ہو چکی تھی۔

عندلیب۔ عین چیخنی مگر بے سود



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سر مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں پر آپ ایک مرتبہ مس عندلیب سے بات
کر لیں۔ ارحان اپنے باس فرقان حیدر کی بات پہ اپنی خوشی قابو پا کر سنجیدگی سے بولا

اُن سے میں کل بات کرلوں گا وہ میری سیکٹری ہے میں اگر اُس پارٹی میں
نہیں جا رہا تو اُن کو جانا ہوگا اور آپ پہ تو مجھے ٹرسٹ ہے۔ فرقان حیدر مسکرا کر بولیں
کب پارٹی ہے اور کس چیز کی؟ ارحان نے دوسرا سوال پوچھا

ہمدانی انڈسٹری جس کا نام اب ایف اے۔ انڈسٹری رکھا گیا ہے وہاں کا باس مسٹر
شاہ کی برتھ ڈے پارٹی ہے۔ فرقان حیدر نے بتایا
اور ہے کب؟ ارحان نے دوبارہ پوچھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چار دن بعد۔



شکر ہے تمہارا بخار کم ہوا۔ عالم فاطمہ کے بالوں پہ لب رکھتا پرسکون لہجے میں بولا
بچی نہیں تھی جو تم اتنا پریشان ہو رہے تھے۔ فاطمہ کو عالم کا اتنا اوور سینسٹو ہونا
سمجھ نہیں آیا

مجھ سے پوچھو میری جان سولی پہ لٹکی ہوئی تھی۔ عالم کی بات پہ اُس نے تاسف
بھری نظروں سے دیکھا

آفس کیوں نہیں جارہے اتنے دنوں سے اب تو میں بالکل ٹھیک ہوں تمہیں جانا
چاہیے ورنہ کام بڑھ جائے گا۔ فاطمہ کچھ فکر مند ہوئی۔
visit for more novels:
www.urduromelbank.com

اسٹاف ہے اور میں نے اپنے مینجر کو سارا کام سمجھایا ہوا ہے۔ عالم نے جیسے ناک
سے مکھی اڑائی۔

میں کچھ سوچ رہی تھی۔ فاطمہ کچھ توقع کے بعد بولی

دو دن بعد

میں آپ کے گھر کیوں جاؤں؟ شانزے گھبراہٹ بھرے لہجے میں بولی

کل آپ کے باس یعنی میری سالگرہ ہے تو آپ کو ساری تیاریاں دیکھنی ہے

دوسری بات کل آپ نے سب سے پہلے آنا ہے۔ شاہ شاطر مسکراہٹ چہرے پہ

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

سجاتا بولا شانزے کا دل کیا اُس کی مسکراہٹ نوچ لیں۔

سوری پر مجھے یہ سب پسند نہیں آپ کسی اور کو ہائیر کرے۔ شانزے نے سنجیدگی سے انکار کیا

آپ کو آنا پڑے گا۔ شاہ نے اپنی بات پہ زور دیتے کہا

گھر کے اندر آتے ہی شانزے کو عجیب سے احساس نے آگھیرا وہ چاروں طرف نظریں گھماتی آس پاس کا جائزہ لینے لگی۔

کیا وہ اکیلا رہتا ہے؟ اچانک اُس کے دل سے آواز نکلی تو دل خوشگمان ہونے لگا تبھی ہال کی دیوار میں موجود تصویروں نے اُس کی توجہ اپنی جانب کھینچی جو شاہ کی تھی اُس کے ساتھ کچھ اور بھی تھی جن پہ پردے گراے ہوئے تھے۔ شانزے نے ہاتھ بڑھا کر پردہ ہٹانا چاہا تبھی اچانک شاہ نے پیچھے سے اُس کو اپنے حصار میں لیا شانزے نے زور سے آنکھوں کو میچا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

سے سوری فار ایوری تھنگ یو ہرٹ می بیڈلی۔ شاہ اُس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا تو شانزے نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولتی اُس کے حصار سے باہر نکل کر پلٹ کر اُس کو دیکھا اُس کا دل لرز اُٹھا شاہ کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر۔

اسے اوے۔ شانزے نظریں چڑاتی بولی

کیوں کیا ہر بار تمہاری مرضی چلے گی؟ شاہ اُس کا بازو پکڑ کر دھاڑا شانزے کا دل
اُچھل پڑا وہ پہلی بار شاہ کا ایسا روپ دیکھ رہی تھی۔

مجھے واپس جانا ہے۔

میں جانے نہ دوں تو؟ شاہ نے جانچنا چاہا

تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔ شانزے نے وارن کیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں سب کچھ کر سکتا ہوں چاہوں تو یہاں اپنے پاس قید کر سکتا ہوں اور ایسا کرنے

سے تم بھی نہیں روک پاؤں گی۔ شاہ نے جیسے اُس کا مذاق اڑایا۔ شانزے نے

زخمی نظروں سے اُس کو دیکھا

بہت سیلفش انسان ہو تم

تم سے کم۔ شاہ دوبدو بولا

بے وفا ہو۔

نہیں ہوں۔ شاہ تڑپا

تم ہو مجھے نفرت ہے تم سے حد سے زیادہ سب سے زیادہ تمہاری سوچ سے بھی
زیادہ۔ شانزے نم لہجے میں کہتی اُس کا دھکا دے کر باہر کی طرف جانے لگی۔ جب
کی اُس کے لفظوں نے شاہ کو ساکت کر دیا تھا اُس میں ہمت نہیں تھی وہ دوبارہ

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com



فاطمہ بہت دیر سے عالم کا نمبر ڈائل کر رہی تھی مگر اُس کا نمبر مسلسل بند آ رہا تھا اب حقیقتاً اُس کو پریشانی ہونے لگی تھی۔

وہ اب دوبارہ کرنے والی تھی جب باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی جس کو سن کر وہ مسکراتی پورچ کی طرف بھاگی۔

کہاں رہ

فاطمہ کے باقی لفظ منہ میں ہی رہ گئے جب عالم کے ساتھ ایک اسٹائش خوبصورت

visit for more novels:

لڑکی کو دیکھا جو بلیو کُرتے اور پاجامے میں ملبوس تھی ڈوپٹہ سیرے سے غائب

تھا۔ فاطمہ کا مسکراتا چہرہ یکدم بُجھ گیا تھا جس کو محسوس کر کے عالم نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے۔

اسلام علیکم! فاطمہ نے اخلاقیات نبھائے۔

میں کمرے میں جا رہا ہوں کافی بنا دینا۔ عالم یہ کہتا اندر کی طرف بڑھا۔

کیا تمہیں رومیصہ کے یہاں رہنے سے ایشو ہے؟ فاطمہ اُس کے لیے کافی بنا کر لائی تو عالم اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھا کر پوچھنے لگا۔

مجھے کیوں ایشو ہوگا۔ رومیصہ نے کندھے اُچکائے۔

میری طرف دیکھو۔ عالم اُس کی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اپنی طرف کیے بولا۔

تمہیں اب بھی انسکیورٹی ہے مجھ سے تمہیں مجھ پہ یقین کب آے گا۔ عالم افسوس سے بولا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایسی بات نہیں ہے۔

ایسی ہی بات ہے فاطمہ میری بے انتہا محبت کے باوجود تمہیں مجھ سے محبت تو

نہیں ہوئی پر اعتبار بھی نہیں کیا۔ عالم اُس کی بات کاٹ کر بولا

تمہیں کچھ نہیں پتا۔ فاطمہ کو عالم کا ایسا کہنا بُرا لگا۔

دیکھو فاطمہ اے لو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ عالم اُس کی کنپیٹ پہ انگلی رکھتا سنجیدگی سے بولا تو فاطمہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

.....

تم میں کوئی ایسی بات تو نہیں پھر عالم کیوں تمہارے پیچھے اتنے پاگل ہے۔ فاطمہ رات کا کھانا بنا رہی تھی جب رومیصہ حسد بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر طنزیہ لہجے میں بولی

visit for more novels:

یہ آپ عالم سے پوچھ لیں تو اور بہتر جواب دے سکتا ہے۔ فاطمہ بنا اُس کی طرف دیکھے جواب دینے لگی۔

اتنا ایڈیٹیوڈ تم پہ سوٹ نہیں کرتا۔ رومیصہ اُس کا انداز دیکھ کر جل بھن کر بولی۔

جس کا شوہر شاہ عالم جیسا شاندار اور مجھ جیسی معمولی لڑکی کو اتنا چاہتا ہو اُس کے بعد اتنا نخرہ تو بنتا ہے نہ۔ فاطمہ اچھے سے اُس کے تن بدن میں آگ لگاتی اپنے کام مشغول ہوگئی۔ رومیصہ خونخوار نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھتی کچن سے باہر نکل گئی۔

خالیہ جان مجھ واپس اپنے گھر آنا ہے۔ رومیصہ کال پہ مسز راجپوت سے بولی

visit for more novels:

کیوں کیا کام ہو گیا چند دنوں میں۔ مسز راجپوت پر خوش آواز میں بولی

نہیں آپ کا چہیتا مجھ پہ ایک نظر ڈالنا گوارا نہیں کرتا اور اُس کی بیوی جانے خود کو کیا سمجھتی ہے۔ رومیصہ جل کے بتانے لگی۔

ہاے رومی کچھ کر بیٹا تاکہ یہ بلا میرے بیٹے کی زندگی سے نکلے میں تو اپنے بیٹے کی خوبصورت شکل دیکھنے کے لیے ترس گئی ہوں۔ مسز راجپوت افسوس سے بولنے لگی۔

آپ اپنے بیٹے کو بھول جائے۔ رومیصہ دانت پیس کر بولی

ایسی باتیں مت کرو۔ انہوں نے فورن ٹوکا

تو اور کیا کہوں۔ رومیصہ طنزیہ بولی

تم اپنی کوشش کرو عالم کو اپنی طرف راغب کرنے کی بھرپور کوشش کرو آخر کب

visit for more novels:

تک نظر انداز کرے گا۔ مسز راجپوت کی بات اُس کو بہت کچھ سمجھائی تھی۔



تم آج کونسا ڈریس پہنوں گی؟ عین خاموش بیٹھی شانزے سے بولی

میرا دل نہیں جانے کا۔ شانزے آہستہ آواز میں بولی

ارے ایسے کیسے پورا اسٹاف انوائٹڈ ہے اور تمہاری تو بات ہی الگ ہے۔ عین آخر

میں شریر لہجے میں بولی

کیا مطلب تمہارا۔ شانزے کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

مطلب صاف چٹا ہے شاہ سر کو تمہیں دیکھ کے کچھ کچھ ہوتا ہے اور یہ محسوس

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کر کے مجھے بہت کچھ ہوتا ہے۔ عین ہنس کر بولی

بکو مت۔ شانزے نے گھور کر کہا

اچھا نہ نہیں بکیتی پر تم جلدی سے یہ ڈریس پہن کر تیار ہو جاؤ۔ عین اب کی عجلت

دیکھاتی بولی

کوئی اور ڈریس نکالوں۔ شانزے ایک نظر بلیک فراق پہ ڈالتی بولی
اور کے لیے ٹائیم نہیں اسی سے کام چلاؤ۔ عین اُس کو آنکھیں دیکھاتی بولی تو
شانزے نے بحث نہیں کی۔

آج ارحان پہلی بار عندلیب کو پک کرنے آیا تھا وہ گاڑی سے ٹیک لگائے بے
صبری سے اُس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ اُس کو آتی نظر آئی ارحان نے جیسے ہی
اُس کو اپنے قریب آنا دیکھا پلکیں جھپکناتک بھول گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عندلیب گلابی رنگ کے پرنڈ سوٹ میں ملبوس تھی چہرے پہ سادگی کے علاوہ کچھ
نہیں تھا سر پہ میچ ڈوپٹہ اچھے سے پہنا ہوا تھا یہ بڑی وجہ تھی جو ارحان کو بُری
طرح اٹریکٹ کرتی تھی۔

اگر ایکسرہ نکال لیا ہو تو چلیں سر نے جلدی پہنچنے کو کہا تھا۔ عندلیب نے اُس کو خود کو تکتا پایا تو سنجیگی سے کہا جس پہ ارحان شرمندہ سا بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہ گیا۔ جی چلیں۔ ارحان کہتا اُس کے لیے فرنٹ سیٹ کا ڈور اوپن کیا جس پہ عندلیب بنا کچھ کسے بیٹھ گئی۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کس کا انتظار کر رہے ہو۔ عادل نے بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس بے چین سے شاہ کو دیکھ کر کہا جس کی نظریں داخلی دروازے پہ جمی ہوئی تھی۔

تیری بھابھی کا۔ شاہ کے جواب پہ عادل کو اپنی سماعتوں پہ جیسے یقین نہیں آیا وہ کچھ کہتا اس سے پہلی شاہ نے اشارے سے داخلی دروازے کی طرف دیکھنے کا کہا جہاں دو لڑکیاں آرہی تھی عادل کی نظریں پہلے عین پہ پڑی تو دل نے ایک بیٹ مس کی پر اپنی لڑائی یاد آتے ہی منہ بنا گیا پھر جب شانزے کو دیکھا تو حیرت کا شدید جھٹکا لگا وہ پہلے بھی مل چکا تھا اُس کو ایسا لگا مگر وہ پہچان نہ پایا تھا یہ خیال آتے ہی عادل کو افسوس نے آگھیرا۔

ہپی برتھ ڈے شاہ سر اور یہ آپ کے لیے۔ عین پرچوش آواز میں شاہ سے بولی جو گہری نظروں سے شانزے کو دیکھ رہا تھا۔ عین کی بات پہ شانزے نے عین کے ہاتھوں میں دیکھا جہاں اُس نے آتے ہوئے بیکری سے کیک لیا تھا اُس کے منع کے باوجود بھی۔

شکریہ مس عین۔ عادل اُس کے ہاتھ سے کیک اچک کر بولا

میں ٹھیک توں بتا بھا بھی ہے ساتھ۔ ارخان مسکرا کر بولا تو شاہ نے سختی سے اپنے لب بھینچے عین کی حالت صدمے جیسے ہوئی وہ کیا سوچے بیٹھی تھی اور نکلا کیا۔ جب کی شانزے اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

سب باتیں یہی کرنی ہے اندر چلو سب گیسٹ انتظار میں ہیں۔ عادل نے بات سنبھالنے کی خاطر کہا۔

ویسے کیک کب کٹے گا آپ میرا والا کاٹنا گیسٹ میں اپنے والا تسلیم کیجیے گا۔ عین

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نے شاہ کو اپنے مفت مشورے سے نوازا

دیکھتے ہیں۔ شاہ ہنس کے بولا

ویسے کیک کٹ جانا چاہیے کیونکہ مجھے کچھ ضروری کام تھا۔ ارخان نے شاہ کو دیکھ کر کہا

دی۔

منہ بنا کر کہا تو شاہ کے دماغ میں اُس کی بات پہ کچھ کلک ہوا۔

اپنی ٹانگ اڑانی ضروری سمجھی۔

تم مجھ سے بات مت کرو۔ عین نے خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھا۔

ہوا تھا۔

تم ہو تو لگتا ہے میں ہوں

نہ ہو تو لگتا ہے کیوں ہو

تم ہو تو اڑتا ہے من یہ

نہ ہو تو بہرہ سا ہے کیوں

ہوسکے تو رہنا تم ساتھ میں۔۔

ہو بُرے اچھے حالات میں

زندگی بھر رہنا تم ساتھ میں

ہو بُرے اچھے حالات میں

ساتھ میرے اوو ہو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ساتھ میرے

ساتھ میرے

ساتھ میرے

گنا جیسے ہی سٹارٹ ہوا ارحان کی نظریں بے اختیار عنذلیب پہ پڑی جو ارد گرد
بے زاری سے دیکھ رہی تھی اُس کو پارٹیز میں جانا بالکل پسند نہیں تھا آج بھی اپنے
bas ke kehne pe aئی تھی۔

تارے سارے بے چارے نیند سے ہارے

پر تمہیں اور ہم کو سونا ہے کیوں

کہیں پہ تم نہ جاؤ یہی پہ ہی رُک جاؤ

تمہیں جانے کی جلدی اتنی ہے کیوں

ہوسکے تو جگنا تم ساتھ میں

بن تیرے نہ کٹتے دن رات یہ

زندگی بھر رہنا تم ساتھ میں

ہو بُرے اچھے حالات میں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ساتھ میرے اوو ہو

ساتھ میرے

ساتھ میرے

شاہ چلتا ہوا شانزے کے بالکل پاس کھڑا ہوا شانزے نے دور جانا چاہا جب شاہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس کی کوشش کو ناکام بنایا شانزے کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی اُس نے التجا کرتی نظروں سے شاہ کو دیکھا جو آج بے حس بنا کھڑا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپنے دل میں بنا کر دھڑکن مجھ کو

تمہیں رکھنا ہی ہوگا ڈرتے ہو کیوں

پاگل پن کی حدیں توڑو نہ آکر

ناجانے تم نے خود کو روکا ہے کیوں

میں زمین ہو تم ہو آکاش میں

اور تھوڑا آؤ نہ پاس میں

ہوسکے تو رہنا تم ساتھ میں

ہو بُرے اچھے حالات میں

زندگی بھر رہنا تم ساتھ میں

ہو بُرے اچھے حالات میں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ساتھ میرے اوو ہو

ساتھ میرے

ساتھ میرے

اپنے چہرے پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو عندلیب نے ارحان کو دیکھا جو محبت بھری نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا اُس کو دیکھ کر عندلیب نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا وہ ارحان کی حوصلہ افزائی نہیں کرنا چاہتی تھی اُس سے جتنا ہوسکتا تھا وہ اُس کو نظر انداز کرنا چاہتی تھی پر ایک ارحان تھا جو اُس کی بے رخی کے باوجود بھی قدم پیچھے نہیں لیتا تھا۔

کلیک کٹ کریں۔ شاہ شانزے کی طرف دیکھتا ارحان سے بولا

ضرور۔ سب نے کہا

تمہارا کیک اب ڈنر کے وقت انجوائے کرے گے مل کر۔ شاہ نے عین سے کہا جس نے مسکرا کر سر ہلایا۔

شاہ جیسے ہی کیک کے پاس آکر نائیف پکڑنے لگا تو اُس کی حالت غیر ہو گئی اُس نے شانزے کو دیکھنا چاہا پر وہ نہیں تھی مایوسی کی ایک لہر شاہ کو اپنے وجود میں ڈورتی محسوس ہوئی ناچاہتے ہوئے بھی اُس کی آنکھیں نم ہوئی تھی وہ بے دلی سے کیک کاٹتا۔ شانزے کو تلاش کرنے لگا جو اُس کے گھر کے لان کی طرف آگئی تھی۔ شاہ آہستہ سے چلتا اُس کے پاس جانے لگا۔ شانزے کو اُس کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا تبھی پلٹ کر سیدھی ہوئی۔

اُس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر شاہ طنزیہ مسکرایا وہ آج ساری باتیں کلیئر کرنا چاہتا تھا اُس نے جیسے ہی بولنا چاہا اُسی وقت عین شانزے کی تلاش میں وہاں آگئی۔

آپ لوگ یہاں ہیں اندر چلیں ہماری ٹیبل سیٹ ہ دیں کھانا کھاتے ہیں بہت
بھوک لگی ہے۔ عین بنا اُن کی حالت پہ غور کیے اپنی دھن میں بولی۔

چلو۔ شانزے شاہ کو نظر انداز کرتی اندر کی طرف بڑھنے لگی۔

شاہ نے بے بسی سے اُس کی پشت کو دیکھا تھا۔

کچھ دیر میں کھانا سرو ہو گیا تھا شاہ۔ عادل۔ ارحان۔ عندلیب۔ عین۔ شانزے۔ یہ سب
الگ ٹیبل پہ موجود تھے۔

عین نے کیک کا پیس کاٹ کر شاہ کی طرف بڑھایا۔

آپ کی پسند کا پتا نہیں تھا تو مجھے اسٹرابیری کیک پسند ہے تو وہی لائی کھا کر بتائے
کیسا ہے۔ عین نے کہا۔ چاولوں میں چمچ گھماتی شانزے نے جھٹکے سے سر اٹھایا

مجھے واشروم جانا ہے کہاں ہیں۔ شانزے اپنی جگہ سے اُٹھتی عادل کو دیکھ کر بولی جس کا جواب شاہ نے دیا تھا۔

اُپر رائٹ جاکر پہلا کمرہ ہے وہاں۔ شاہ کے خاموش ہوتے ہی شانزے سیرٹھیوں کے پاس جانے لگی۔ عادل نے خشمگین نظروں سے شاہ کو دیکھا جس نے شانزے کو اپنے کمرے میں بھیجا تھا۔

ایکسیوز می۔ شاہ فون کال کا بہانا کرتا اُٹھ گیا جس کا نوٹس بس عندلیب نے لیا تھا۔

شانزے اندر آئی تو کمرہ دیکھ کر حیران ہوئی اُس کو نہیں تھا پتا شاہ اُس کو اپنے کمرے میں بھیجے گا۔ شانزے واپس جانے کے لیے پلٹی تو دیکھا شاہ دروازہ بند کر رہا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھا۔

مجھے باہر جانا ہے۔ شانزے اُس کو دور کرتی باہر جانے کی کوشش کرنے لگی جب شاہ اُس کو بازوؤں سے پکڑتا دیوار سے لگا گیا درد ایک لہر شانزے کو پورے وجود میں

سرایت کرتی محسوس ہوئی اُس کی آنکھ سے آنسو گال پہ پھسلا جس کو دیکھ کر شاہ
بے چین ہوا پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

اگر تمہیں لگتا ہے یہ آنسو دیکھ کر میں پگھل جاؤں گا تو یہ بھول ہے تمہاری۔ شاہ
بے دردی سے اُس کا آنسو صاف کرتا بولا

مجھے ایسی کوئی خوش فہمی نہیں۔ شانزے اُس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر دور کرتی
بولی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com ویسے میری جدائی میں بہت خوبصورت ہوگئی ہو یا کوئی او

چٹاخ

شاہ اُس سے پہلے کچھ اور الفاظ نکالتا شانزے کے پڑتے تمھیر نے اُس کو خاموش
کروادیا۔

اپنے گال پہ ہاتھ رکھ کر شاہ زخمی انداز میں مسکرایا تھا جب کی اُس کو دیکھ کر شانزے گہرے گہرے سانس لیتی افسوس کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

بیوی ہوں تمہاری ایسے واحیات جملے بولتے وقت کچھ شرم کرو۔ شانزے اُس کا گریبان پکڑتی چیختی۔

بیوی کونسی بیوی جو آج سے تین سال پانچ ماہ پہلے مجھے اکیلا چھوڑ گئی تھی میرے جذبات میری محبت کو فراموش کر کے میری التجائیں میری منتیں ان سنی کر کے۔ شاہ اُس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا اُس سے زیادہ تیز آواز میں بولا۔ شانزے اب کی خاموشی سے آنسو بہانے لگی۔

آج سے تین سال پانچ ماہ پہلے مجھے تمہارے ان آنسوؤں سے فرق پڑتا تھا پر اب نہیں پڑتا اس لیے رونا بند کرو مس شانزے فاطمہ۔ شاہ اُس کے کان کے بالکل پاس

سرگوشی نما آواز میں بولا تو شانزے چہرہ موڑ کر اُس کو دیکھنے لگی جو طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔ اتنے وقت بعد اپنا پورا نام سن کر شانزے کے دل کی حالت عجیب ہوئی تھی۔

عال

ششش۔

میرا نام لینے کا حق تم کھو چکی ہو۔ شانزے نے نم لہجے میں کچھ بولنا چاہا جب شاہ اُس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر خاموش کروا گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

مجھے باہر جانا ہے۔ شانزے اپنی حالت پہ قابو پاتی بولی۔

سوچا تھا جب تم ملو گی تو تمہیں اپنے گلے لگاؤں گا۔ شاہ اُس کی بات نظر انداز کرتا اپنے سینے سے لگاتا بولا۔

نفرت کرتی ہوں تم سے۔ شانزے اُس کے سینے پہ نلکے برسائی ہوئی بولی۔

محبت کب کی۔ شاہ طنزیہ بولا جس پہ شانزے خاموش رہی۔

بہت زیادتی کی ہے تم نے میرے ساتھ اُس کا حساب دینا ہوگا تمہیں۔ شاہ اُس کا

چہرہ اُپر کیے غرایا

اور جو تم نے کیا اُس کا کیا۔ شانزے شکوہ بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

میں نے کچھ نہیں کیا میں ہمیشہ صحیح تھا پر غلط ثابت ہوا۔ شاہ نے جیسے وضاحت

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کی۔

مجھے تم پہ اعتبار نہیں۔ شانزے نے سر جھٹکا

اور اب مجھے تمہارے اعتبار کی پرواہ نہیں۔ شاہ اُس سے دور ہوتا بولا

تمہیں میری پرواہ تھی کب

ویسے کتنی عجیب بات ہے نہ کروڑوں کی مالک ایک چھوٹے سے مکان میں رکھتی

ہے۔ شاہ نے پھر سے اُس کی بات نظر انداز کرتے کہا

مجھے تم سے طلاق چاہیے۔ شانزے دھڑکتے دل کے ساتھ بولی

ہوش میں ہو تم۔ شاہ غصے سے دھاڑا

بلکل ہوش میں ہوں میں آزاد ہونا چاہتی ہوں اس بے جوڑ رشتے سے۔ شانزے اپنی
بات پہ ڈٹی رہی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں جان سے مار دوں گا پر طلاق نہیں دوں گا۔ شاہ سختی سے اُس کا بازو دبوچ
کر بولا

ہر بار تمہاری نہیں چلے گی۔ شانزے اپنا درد برداشت کرتی ہوئی بولی

ہر بار تمہاری بھی نہیں چلے گی۔ شاہ دوبارہ بولا

یہ شانزے کہاں رہ گئی۔ عین اُپر آتی آس پاس کمروں میں نظریں گھماتی ہوئی خود سے
برٹرائی۔

کالی بلی تم یہاں۔ عادل جو شاہ کو دیکھنے آیا تھا عین پہ نظر پڑی کو سامنے کھڑا ہو گیا
تاکہ وہ شانزے کے پیچھے نہ چلی جائے۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے۔ عین اُس کو دیکھ کر سخت بے زار ہوئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہارا کیا مسئلہ ہے ایک جگہ سکون نہیں کیا؟ عادل نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

تمہیں کیا مجھے سکون ہو یا میں بے سکون رہوں۔ عین نے کوفت سے کہا

ویسے یہاں کیا کر رہی ہو۔ عادل نے بات بدلنے میں عافیت جانی۔

تمہیں کیوں بتاؤں۔ عین نے کمر پہ ہاتھ رکھے

کیونکہ میں پوچھ رہا ہوں۔ عادل نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا۔

میں تمہاری جوابدے نہیں۔ عین نے ناک سکڑ کر کہا

بتاؤ نہ۔ عادل اُس کو کہنی مارتا بے تکلف لہجے میں بولا

شانزے کو ڈھونڈنے آئی ہوں۔ عین نے دانت پیس کر بتایا۔

کون شانزے؟ عادل کو تعجب ہوا

جو میرے ساتھ تھی۔ عین اب تنگ آکر بولی

visit for more novels.
www.urduovelbank.com

اُس کا نام شانزے تو نہیں۔ عادل اپنے دماغ پہ زور دیتا بولا۔

تو اور کیا ہے۔ عین نے تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھا۔

پچنا چاہا

اچھا پر وہ ہے کہاں ہمیں واپس جانا ہے عندلیب پوچھ رہی تھی۔ عین کجھ پریشان ہوئی۔ عادل نے پہلی بار اُس کو غور سے دیکھا جس پہ دل میں کجھ ہلچل مچی۔

آپ کچھ پریشان ہیں ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا آپ نے۔ ارحان دل کے

ہاتھوں مجبور ایک بار پھر زلیل ہونے کے لیے عندلیب کے پاس آیا۔

عندلیب نے ارحان کے سوال پہ اُس کی جانب دیکھا جو جانے کس مٹی سے بنا تھا
اُس کے اتنے روڈنس کے باوجود اُس کے لیے پریشان ہوتا تھا۔

کیا میری سچائی جاننے کے باوجود بھی یہ میرے لیے اتنا فکر مند ہوگا یا حقارت بھری نظروں سے دیکھا جہاں اب خوبصورت تاثرات ہو گئے کیا پھر وہاں نفرت کے ہو گئے؟ ارحان کا خوب رو چہرہ دیکھتی عنذلیب اپنی سوچوں کے تانے بانے جوڑنے لگی۔

عنذلیب۔ ارحان نے اُس کو خاموش دیکھا تو اُس کا نام لیا۔

میں ٹھیک ہوں۔ عنذلیب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

اچھا۔ ارحان اتنا کہہ کر خاموش نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اگر تم نہیں دو گے تو میں کورٹ جاؤں گی۔ شانزے مضبوط لہجہ اپناتے ہوئے بولی۔

اگر ساری زندگی اپنی ٹانگوں سے محروم ہونا چاہتی ہو تو یہ شوق بھی پورا کر دو۔ شاہ اُس

کے گال پہ ہاتھ رکھتا طنزیہ لہجہ میں بولا

تمہیں اندازہ نہیں تمہارے بنا میں نے کیسے زندگی گزاری ہے ہزار شکوے ہیں
میرے تم سے تم گنگار ہو میری تمہاری وجہ سے میں نے اپنا بچہ کھویا ہے جس
کے لیے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ شاہ کی گرفت اُس کی کمر پہ سخت
ہوئی تھی جو محسوس شانزے نے بالکل نہیں کیا وہ تو اُس کی آخری بات پہ ساکت
ہوئی تھی پھر جانے کہاں اُس میں اتنی ہمت ہوئی کہ زور سے دھکا دے کر شاہ
کو خود سے دور کیا اُس کی حرکت پہ شاہ نے آگ برسائی نظروں سے اُس کو گھورا
میری وجہ سے۔ شانزے اپنی طرف اشارے کیے شاہ میں بولی۔

عالم تم ہو میرے بچے کے قاتل تم تمہاری وجہ سے میں نے اپنا بچہ کھویا تمہیں کیا پتا مجھ پہ کیا بیٹی تھی تم تو عیش بھری زندگی گزار رہے تھے تنہا تو میں تھی رل تو میں گئی تھی تمہارا کیا گیا تھا۔ شانزے اُس پہ چیخی۔

میں نے اپنا عشق کھویا تھا جس کے بنا زندگی گزارنے کا تصور نہیں کرتا تھا اُس کے بنا زندگی گزارا۔ شاہ نے جیسے شانزے کو لاجواب کر دیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



آج تم مجھے کہیں باہر لیں جاؤ جب سے آئی ہوں مجھے وقت ہی نہیں دیتے۔ عالم
لاؤنج میں بیٹھا لیپ ٹاپ یوز کر رہا تھا جب رومیصہ اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر
نروٹھے پن سے بولی۔

یہ جُملا اگر فاطمہ بولتی تو میں خوشی سے مر ہی جاتا۔ عالم اور اُس کی سوچے۔

تمہیں باہر جانا ہے تو جاؤ میں کہاں تم لیتا پھروں گا اور تم واپس کب جا رہی ہو اتنا
وقت ہو گیا ہے یہی ہو۔ عالم اپنی سوچ کو جھٹکتا بولا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com صرف ایک ہفتہ ہوا ہے۔ رومیصہ بُرا مان کر بولی

جو بھی پر تمہارا یہاں رہنا مناسب نہیں ہماری پرائیویسی ڈسٹرب ہوتی ہے۔ عالم نے
فاطمہ کو آتا دیکھا تو آنکھ ونک کیے بولا جواب فاطمہ نے اُس کو گھورا۔

ایسی کونسی پرائیویسی ہے جو مہمان کو یون جانے کا بول رہے ہو مہمان رحمت ہوتے ہیں۔ رومیصہ جل بھن کے بولی

سوری کزن پر مہمان تین دن کے ہوتے ہیں اُس کے بعد صرف زحمت ہوتے ہیں۔ وہ عالم ہی کیا جس کسی کا لحاظ کریں۔

ہاؤ روڈ یار پہلے تو تم ایسے نہیں تھے۔ رومیصہ کو سچ مچ تعجب ہوا۔

عالم اگر تمہارا کام ہو گیا ہے تو مجھے مارکیٹ جانا ہے گروسری کا سامان لینے کچن کا سارا سامان ختم ہو گیا ہے۔ فاطمہ نے دونوں کی بحث طویل دیکھی تو مداخلت کی۔

ہاں کام بس میرا ہو گیا ہے تم چادر پہن لو۔ عالم لیپ ٹاپ بند کرتا مسکرا کر بولا جس پہ فاطمہ سر اثبات میں ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ رومیصہ حیرت سے عام کا بدلتا روپ

دیکھنے لگی جو فاطمہ کے ایک بار کہنے پہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ رومیہ کو فاطمہ سے جلن محسوس ہونے لگی۔



وہ تینوں اپنے گھر آگئی تھی عین تو تھکن ہونے کی وجہ سے جلدی سو چکی تھی پر شانزے کو نیند نہیں آرہی تھی اُس نے ایک نظر گہری نیند میں عین کو رشک بھری نظروں سے دیکھا جس کے چہرے پہ سکون ہی سکون تھا۔

تمہارا سکون ہمیشہ قائم رہے۔ شانزے دل ہی دل میں اُس کو دعا دیتی سلپر پہن کر کمرے سے باہر نکلی اُس کا رخ اب عندلیب کے کمرے کی جانب تھا وہ جانتی

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 443
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

www.urduovelbank.com

میں جو پہلے پسندیدگی تھی وہ محبت میں بدلنے لگی میں عالم کو عالم سے زیادہ چاہنے لگی میرے دل میں ہمیشہ اُس کو کھونے کا خوف ہوتا پھر۔

شانزے اتنا بولتی خاموشی ہوئی۔ عندلیب بنا کچھ کہے اُس کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھ رہی تھی وہ چاہتی تھی آج شانزے اپنے دل کا سارا غبار نکال کر خود کو پرسکون کریں۔

پھر کیا؟ عندلیب متجسس لہجے میں پوچھنے لگی۔

پھر میرا خوف سچ ثابت ہوا۔ شانزے اتنا بول کر زور سے آنکھوں کو میچ گئی۔



فاطمہ کو صبح سے اپنی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی بار بار اُس کا سر چکرا جاتا جس سے اُس نے آج کوئی کام بھی نہیں کیا تھا دوسرا یہ عالم بھی صبح سے گھر پہ نہیں تھا کسی ضروری کام کی وجہ سے رومیصہ کے ساتھ گیا ہوا تھا۔

حرا کو فون کرتی ہو وہ آجائے پھر اُس کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلی جاؤں گی۔ جب شام کے پانچ بجے تک عام نہیں آیا تو فاطمہ ایک فیصلے پہ پہنچ کر حرا کا نمبر ملانے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہیلو بے وفا۔ دوسری طرح حرا پہلی بیل پہ کال ریسیو کرتی اُس سے ناراض لہجے میں بولی۔

بے وفا کیوں؟ فاطمہ اُس کی ناراضگی بھانپتی مسکرا کر بولی۔

کیونکہ اپنی اکلوتی دوست کو بھول گئی تو کیا وہ تمہیں بے وفا بھی نہ بولے۔ حرا نے کہا

سوری یار بس مصروفیت تھی کبھی یہ بتاؤ تم فری ہو؟ فاطمہ نے جاننا چاہا

ہاں فری ہوں کیوں؟ حرا نے بتانے کے بعد پوچھا

دراصل مجھے ہسپتال جانا تھا عالم گھر پہ نہیں تو تم آجاؤ پھر چلتے ہیں۔ فاطمہ نے

بتایا

ہسپتال کیوں سب خیریت تو ہے؟ حرا فکر مند ہوئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاں بس سر میں چکر آرہے ہیں صبح سے عجیب فیلنگ ہو رہی ہے۔ فاطمہ نے بتایا

صبح سے طبیعت خراب ہے بتا اب رہی ہو بالکل پاگل ہو یار ڈاکٹر کو کال کر کے

بلوالیتی یا عالم کو کال کرتی۔ حرا نے اُس کو جھڑکا

بس تم آجاؤ پھر ڈانٹنا۔ فاطمہ اپنے سر پہ ہاتھ رکھتی بولی

ٹھیک ہے میں آتی ہوں۔ حرا نے جواب دیا۔

آپ کا چیک اپ ہم نے کر لیا ہے باقی کچھ رپورٹس آنے کے بعد پتا چلے گا پر میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں آپ ایکسیپٹ کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر کی بات پہ فاطمہ کا چہرہ جگمگا اٹھا تھا اُس کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا جس بات کو سننے کے لیے وہ بے قرار تھی آج وہ سن لی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com کیا سچ میں۔ فاطمہ نے ایک بار پھر سننا چاہا

سو فیصد پر مہر رپورٹس آنے کے بعد لگے گی۔ ڈاکٹر اُس کی حالت سمجھ کر مسکرا کر بولی۔

فاطمہ گھر آئی تو عالم کو گھر کے باہر چکر لگاتا پایا شاید وہ اُس کا انتظار کر رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 449
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

مسکرا کیوں رہی ہو ٹھیک تو ہو؟ عالم اُس کے گال پہ رکھتا فکر مند ہوا۔ فاطمہ بنا کچھ
بولے اُس کے سینے پہ سر رکھ دیا جس پہ عالم حیران ہوتا پھر مسکرا دیا۔



عین اور شانزے کا کین ایک ساتھ تھا وہ آپس میں بات کر رہی تھی جب شاہ
آفس میں داخل ہوا اُس کو دیکھ کر شانزے کو لگا جیسے وہ اُس کی روح کا حصہ تھا
وہ پُرانی یادوں میں کھو گئی تھی۔ وہ سب بیتے لمحے اُس کو یاد آنے لگے وہ بس اُس کو
دیکھتی جا رہی تھی لیکن اُس کو جیسے اپنے اندر روح نہیں پائی اُس کو بُری طرح شاہ
عالم کی یادوں میں چلا گیا وہ پاگلوں کی طرح اُس کو دیکھتی رہی دل کے دھڑکن کی)

شانزے کو دیکھ کر شاہ کے قدموں کی رفتار دھیمی ہوئی وہ دور سے ہی اُس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ سکتا تھا جس کو دیکھ کر شاہ کی اپنی آنکھیں نم ہوئی تھی شاہ ایک نظر اُس پہ ڈالتا اپنے کعبین کی طرف چلا گیا اُس کے جانے کے بعد شانزے نے بہت دیر بعد ہوش سنبھالا تو معلوم ہوا اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنا بند نہیں ہوئے تھے اُس کا دل شدت سے چاہا چیخ چیخ کر اُس کو پکارے اور کہے میرا وجود ادھورا ہے تمہارے بنا۔

اور اتنا نہ یاد آ کے سو نہ سکے صبح

سرخ آنکھوں کا سبب پوچھتے ہیں لوگ۔

عین جو گہری نظروں سے کبھی شاہ تو شانزے کو دیکھ رہی تھی شاہ کو جاتا دیکھتے ہی شرارت سے گانا گانے لگی۔

چپ کرو۔ شانزے اُس کو گھور کر کہتی کافی بنانے کا سوچتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

آج وہ بنا اُس سے اجازت مانگے اندر داخل ہوئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہاری آج گیارہ بجے بہرام انڈسٹری کے مالک کے ساتھ میٹنگ ہے۔ شانزے نے

شاہ سے کہا جو اُس کی طرف پشت کیے کھڑا تھا۔

تم یہاں کیسے آئی؟ شاہ اُس کی بات نظر انداز کرتا سوال کرنے لگا۔

یہ تمہارا مسئلہ نہیں۔ شانزے نے ناگوار لہجے میں کہا

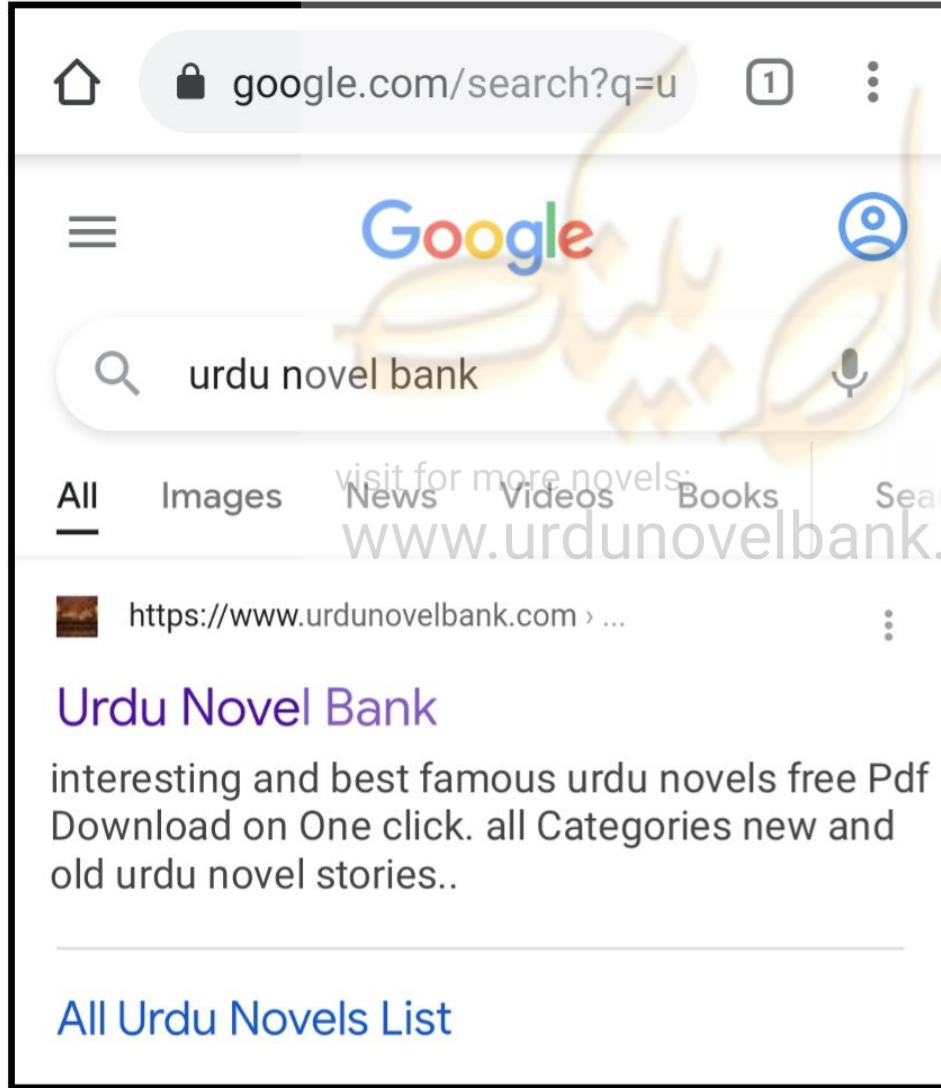
بیوی ہو میری اگر وقت دے رہا ہوں تو یہ مت سمجھ لو تمہیں آزاد کردوں گا آزادی
تمہیں میرے مرنے کے بعد ملے گی۔ شاہ سخت لہجے میں اُس کو باور کروانے لگا
اُس کی بھی تم فکر نہیں کرو میں طلاق نہیں تو کورٹ سے خلع ضرور لوں گا تم مجھے
روک نہیں سکتے۔ شانزے سر جھٹک کر اپنے منصوبے سے آگاہ کرنے لگی جس کو
سن کر شاہ ایک ہی جست میں اُس تک پہنچ کر اُس کے بازوؤں کو دبوچا۔
تم خود کو سمجھتی کیا ہو میں مر رہا ہوں تمہارے لیے۔ شاہ غصے سے بولا
مجھے کچھ نہیں لگتا اور چھوڑو مجھے۔ شانزے خود آزاد کرنے کی کوشش کرتی بولی
نہیں چھوڑتا کرلوں جو کرنا ہے۔

عالم پلیز لیو۔ شانزے کا لہجہ ملتجی ہوا اُس کے چہرے پہ درد بھرے تاثرات دیکھ کر
شاہ کی گرفت کچھ ڈھیلی ہوئی۔

تیرے بے گنا گمزارا

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

آجکل تم زیادہ مصروف نہیں ہو گئے۔ فاطمہ عالم کو کوٹ پہناتی پوچھنے لگی جو آفس کے لیے ریڈی ہو رہا تھا۔

ہاں کام بڑھ گیا ہے۔ عالم نے بتایا

سارا کام کیا تم خود دیکھتے ہو۔ فاطمہ بُجھے دل سے بولی کیونکہ آجکل عالم کے پاس فاطمہ کے لیے وقت نہیں ہوتا وہ جو ہر وقت سائے کی طرح رہتا اب ہر وقت کسی نہ کسی کام میں لگا رہتا آنے جانے کی روٹین تک الگ ہو گئی تھی فاطمہ کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے عالم اُن کی شادی کی انیورسری تک بھول چکا ہے اس لیے اُس نے خود سرپرائز پلین کیا تھا جو دو دن بعد تھا ٹھیک پڑسو رپورٹس بھی ملنی تھی جس کا فاطمہ کو شدت سے انتظار تھا کیونکہ وہ اب مزید عالم سے یہ بات چھپا نہیں سکتی تھی۔

عالم مجھے بھی ڈراپ کرو ایک دن اپنی فرینڈ کے پاس رہوں گی پھر واپس گاؤں لوٹ جاؤں گی۔ فاطمہ عالم کو باہر تک چھوڑنے آئی تو رومیہ اپنا بیگ گھسیٹ کر لاتی عالم سے بولی

www.urdunovelpark.com

اللہ کی امان۔ فاطمہ ایک نظر رومیصہ پہ ڈال کر عالم سے بولی جس پہ عالم مسکرا کر
اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔



عندلیب نے ارحان کے ساتھ نمیر کو دیکھا تو سکتے کی کیفیت میں آگئی اُس کو اپنی
بینائی پہ شبہ ہوا۔

یہ ارحان کے ساتھ کون تھا۔ عندلیب نے اپنا لہجہ نارمل کیے اپنی کولیگ سے پوچھا
اُس کا فرسٹ کزن ہے اُس نے بھی یہاں جاب سٹارٹ کی ہے۔ یہ بات عندلیب
کے لیے کسی دھماکے سے کم نہ تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

تمہیں کام تو سمجھ آگیا ہوگا اب۔ ارحان نے نمیر سے پوچھا جو یہاں بس عندلیب کی
وجہ سے آیا تھا تاکہ اُس سے بات وغیرہ کر سکے۔

مس عندلیب آج کی میٹینگز کی ڈیٹیل آپ کے پاس ہے آپ وہ پلیز مجھے میل کر دے۔ ارحان کی بات پہ عندلیب نے سرخ آنکھوں سے اُس کو دیکھ کر بس سر ہلایا۔

آپ اگر ٹھیک نہیں تو آف کر لیں۔ ارحان اُس کی آنکھوں کو دیکھ کر فکر مند ہوا۔

visit for more novels:

میں ٹھیک ہوں اور ڈیٹیلز آپ کو میل کر دوں گی۔ عنذلیب سپاٹ لہجے میں بولی

آپ مجھ سے ایسے بات کیوں کرتی ہیں؟ ارحان نے آج دل میں پلتا سوال پوچھ لیا

کیسے بات کرتی ہوں؟ عندلیب نے اُلٹا اُس سے سوال داغا

جیسے بات نہیں کرنی چاہیے۔

کیا مطلب؟ عندلیب کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

آپ اتنی روڈ کیوں ہوتی ہیں میرے ساتھ۔ ارحان نے جاننا چاہا

میری نیچر ایسی ہے۔ عندلیب نے جواب دیا

آپ جھوٹ نہیں بول سکتی اس لیے کوشش بھی نہ کریں۔ ارحان خفگی بھرے
لہجے میں بولا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں؟ عندلیب اُس کی طرف دیکھ کر

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بولی

کیونکہ آپ کی آنکھیں آپ کا ساتھ نہیں دے رہی۔ ارحان کی بات پہ اُس نے
بے اختیار نظریں چرائی۔

سوری وہ ایکسائمنٹ میں پتا نہیں چلا۔ ارحان کچھ شرمندگی سے بول کر وہاں سے چلا گیا۔

اُس کے جانے بعد عنذلیب نے اپنا ہاتھ دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے ارحان کا ہاتھ دیکھا زندگی میں پہلی بار عنذلیب کو کسی کے لمس سے کراہٹ محسوس نہیں ہوئی تھی اور نہ نفرت نہیں ہی ارحان کا چھونا اُس کو بُرا لگا تھا۔ ارحان چلا گیا تھا اپنی سوچو

کا حصار عنذلیب کے گرد ڈال کر۔



فاطمہ بھگی آنکھوں سے اپنے ہاتھ میں پکڑی رپورٹس دیکھ رہی تھی جو پوزیٹیو آئی تھی وہ ماں بننے والی تھی یہ خیال آتے ہی اُس کے اندر ایک خوبصورت احساس نے جھم دیا اُس نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر ننھی سی جان کو محسوس کرنا چاہا پھر اپنی حرکت پہ چپٹ لگا کر شام کے لیے تیاری کرنے لگی۔

آج وہ عالم کی شکایت دور کرنے والی تھی آج وہ اُس سے اظہارِ محبت کرنے والی تھی اُس کو بتا دینا چاہتی تھی صرف ایک وہ نہیں اُس سے پیار کرتا۔ عالم کا ری ایکشن سوچ سوچ کر اُس کے اندر ہلچل مچ رہی تھی۔

آئے لو یو عالم۔ فاطمہ تصور میں عالم سے کہتی اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا جیسے وہ اُس کے سامنے ہو۔

پہلے بچے کی خبر دوں گی اُس کے بعد اپنے پیار کا اظہار کر کے اُس کے ہوش اُڑا دوں گی۔ اپنی سوچ پہ فاطمہ کے لب مسکرا اُٹھے۔

عالم کے لیے کپڑے نکال کر خود تیار ہو جاتی ہوں۔ فاطمہ جلدی سے وارڈروب کی جانب آتی اپنے لیے ایک بلیو کلر کی نفیس ساڑھی نکالی اُس کے کپڑے نکالنے کے بعد وہ واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

بیس منٹ بعد نہا کر وہ واشروم سے باہر آئی تو اُس کو وقت احساس ہوا۔

چھ بج گئے ہیں عالم کیوں نہیں آیا ابھی تک اصولاً تو اُس کو آج آف کرنا چاہیے
تھا۔ فاطمہ پریشانی سے بڑبڑاتی فون اُٹھا کر اُس کا نمبر ڈائل کرنے لگی جو بہت کالز
کے بعد ریسپو کی گئی تھی۔

فاطمہ فلحال میں بڑی ہوں پھر بات کرتا ہوں۔ فاطمہ نے ابھی بولنا شروع ہی کیا تھا جب عالم جلدبازی میں بولا

اچھا ٹھیک پر جلدی آجانا۔ اپنی خوشی میں مگن فاطمہ اُس کا لہجہ نوٹ کیے بنا بولی۔
میں کوشش کروں گا اپنا خیال رکھنا۔ عالم یہ کہہ کر کال کاٹ گیا۔

اففف عالم میرا تو وقت ہی نہیں گزرے گا یہ انتظار بہت بُری بلا ہے۔ فاطمہ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

منہ میں بر بڑاتی مرر کے سامنے کھڑی ہوگئی وہ آج دل سے خود سے تیار ہونا چاہتی تھی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی خود عالم کے پاس جا کر سب کچھ بتا دیتی وہ اپنی خوشی کا ہر لمحہ اُس کت ساتھ بیتانا چاہتی تھی پر عالم کی مصروفیت۔

میک اپ کو آخری ٹچ دینے کے بعد وہ لان کی طرف آئی جہاں اُس نے ساری سجاوٹ کر رکھی تھی شیشے کی ٹیبل پہ گرد گلاب کے پھولوں کی پتیاں تھی جب کی اُن کے درمیان خوبصورت چاکلیٹ کیک کے بالکل پاس رپورٹس تھی جن کو دیکھ کر فاطمہ کا چہرہ چمک اُٹھا۔

اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتی وہ ایک کرسی پہ بیٹھ کر عالم کا انتظار کرنی لگی جو طویل سے طویل ہوتا جا رہا تھا۔

عالم کہاں ہو تم؟ رات کے دو بج گئے تھے پر عالم کے آنے کا کوئی نام و نشان ناپاکر فاطمہ کو حقیقتاً اب پریشانی نے آگھیرا تھا جانے کتنی کالز اُس نے عالم کو رکھی تھی مگر اُس کا نمبر سوچ آف آ رہا تھا فاطمہ کے پاس کسی اور کا نمبر تھا بھی نہیں جس سے وہ پوچھ پاتی۔

ارے ارے غصے کیوں ہو رہی ہے میں گاؤں کیوں جانے لگی عالم نے مجھے شہر
میں الگ سے فلیٹ لیکر دیا ہے یہ سب تم بس وہ تمہیں دکھانا چاہتا تھا ورنہ وہ
سارا وقت میرے ساتھ ہوتا اس بار تو رات بھی میرے پاس گزار دی اُس نے تم
فون کی بات کر رہی ہو وہ خود میرے بالکل پاس گہری نیند میں ہے تمہیں کال اس
لیے کی تاکہ ویٹ نہ کرو۔ رومیصہ کی ایسی بے ہودہ بات پہ فاطمہ کو اپنا دل بند ہو
www.urdu-novelbank.com

ج جھ جھوٹ ہے یہ۔ فاطمہ اٹک کر بولی

سچ ہے میری جان عالم کا دل تمہاری طرف سے اکتا گیا ہے اس لیے تو اُس نے میرے ساتھ تعلق قائم کر دیا۔ رومیصہ نے ایک اور کیل ٹھوکا جس پہ فاطمہ تڑپ اُٹھی تھی۔

جھوٹ ہے بکو اس ہے عالم کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ فاطمہ کا دل ماننے کو تیار نہیں تھا۔

اگر ایسی بات ہے تو خود آکر دیکھ لو ایڈریس میسج پہ بتاتی ہوں۔ رومیصہ بے نیازی سے بول کر کال کاٹ کر گئی۔ فاطمہ کتنی دیر تک ایک جگہ بت بنی کھڑی رہی ہے اُس میں ہلنے چلنے کی سکت نہیں بچی تھی اُس کو نہیں تھا پتا کب اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اُس کے گال بھگا گئے۔ فاطمہ کی آنکھوں کے سامنے اپنی شادی کی پہلی رات کا واقعہ گھوما۔

کبھی مجھے دھوکہ تو نہیں دو گے نہ؟ فاطمہ نے اپنے اُپر جھکے عالم سے پوچھا۔

کبھی بھی نہیں اپنے دل سے سارے خدشات نکال دو کے عالم شاہ کبھی بھی اپنی

زندگی شانزے فاطمہ کو دھوکہ دے سکتا ہے وہ مرتے مرجائے گا پر یہ خیال بھی

اپنے دماغ میں نہیں لائے گا۔ عالم اپنا ماتھا اُس کے ماتھے سے جوڑ کر محبت سے

پول۔

visit for more novels:

اگر لکھی دیا تو؟ فاطمہ نے ایک بار پھر پوچھا۔

تو تمہاری ہر سزا سر آنکھوں پہ سوائے دور جانے کے۔ عالم کی بات پہ اُس نے گھور

کر دیکھا

میں سن رہی ہوں۔

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تمہیں اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں۔ ارحان اُس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کرتا بولا

عزت۔ عندلیب اتنا کہتی زور سے ہسنے لگی۔ ارحان حیرت سے اُس کا رد عمل دیکھنے لگا اُس کو سمجھ نہیں آیا اچانک عندلیب ایسا ری ایکٹ کیوں کرنے لگی۔ ہنستے ہنستے عندلیب کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا پھر اچانک وہ رُکی اوت تھوڑا اُس کی طرف جھک کر بولی

اگر میں کہوں میری کوئی عزت نہیں پھر۔ عندلیب کی بات پہ ارحان کا دل زور سے دھڑکا اُس کے تاثرات کا عندلیب نے اپنا مطلب نکالا تھا۔

کیا مطلب۔ ارحان کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

ہوش میں ہو جذباتی بن کر فیصلے نہیں کیے جاتے۔ عندلیب ہوش میں آتی ہوئی

www.urduovelbank.com

ہولی

آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ آپ کا ماضی تھا جو بیت گیا میں آپ کا حال اور مستقبل بن کر آپ کی زندگی خوبصورت بنانا چاہتا ہوں آپ کی مسکراہٹ کی وجہ بننا چاہتا ہوں آپ کے اندر تلخ پن کو ختم کر کے ایک خوش مزاج لڑکی بنانا چاہتا ہوں

یوں سمجھے آپ کو خود میں قید کرنا چاہتا ہوں اپنا نام دینا چاہتا ہوں بدلے میں مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہیے۔ ارحان کا ایک ایک لفظ اُس کی محبت کی عکاسی کر رہا تھا

چار دن کی دل لگی ہے۔ عنذلیب نے اُس کو باز رکھنا چاہا

میری محبت ہیں آپ۔ ارحان کو بُرا لگا۔

مجھے تمہارا ساتھ قبول نہیں۔ عنذلیب اپنے دل کی آواز نظر انداز کرتی بولی

پر کیوں کیا کمی ہے مجھ میں آپ کو ہمیشہ خوش رکھوں گا ایک بار اعتبار کر کے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دیکھے۔ ارحان کا دل بے چین ہوا۔

کمی مجھ میں ہیں

مجھے نہیں لگتا۔ ارحان فورن سے بولا

یہ میرے ساتھ زیادتی ہوگی۔ ارحان نے کہا

میرا ساتھ ہونا تمہارے ساتھ زیادتی ہوگی۔ عندلیب اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔ ارحان کی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔

www.urduovelbank.com



فاطمہ مرے مرے قدموں کے ساتھ رومیصہ کے بتائے ہوئے ایڈریس پہ آئی اُس کو نہیں تھا وہ یہاں کیوں آئی ہے؟ اگر اُس کو عالم پہ یقین تھا تو رومیصہ کو کھڑی

کھڑی سنا کر کال بند کر دیتی پر وہ شاید اپنے صبر امتحان لینے آئی تھی جانے کتنی دعاؤں کی تھی اُس نے کے رومیصہ کی باتیں جھوٹ ہو اور عالم یہاں نہ ہو۔ ہال میں آکر فاطمہ نے خالی خالی نظروں سے ہر جگہ کو دیکھا اُس کو سمجھ نہیں آیا اب اُس کو کہاں جانا چاہیے۔ تبھی سامنے سائیڈ والے کمرے میں آوازیں آئی تو اُس کے نے وہاں جانے کا سوچا ہینڈل پہ ہاتھ رکھ کر اُس کا دل فل اسپید سے دھڑکا۔ گہری سانس خارج کر کے اُس نے اپنے اندر ہمت پیدا کی پھر جھٹکا دے کر دروازے کو کھولا مگر سامنے والا منظر دیکھ کر اُس کو پوری دُنیا گھومتی محسوس ہوئی۔ بیڈ کے بے ہودہ لباس پہنے رومیصہ پہ عالم جھکا ہوا تھا۔ فاطمہ کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئی اُس کا دل کیا زمین پھٹے اور اُس میں سما جائے اپنے اندر چھن سے کچھ ٹوٹتا محسوس ہوا۔ کتنا خوش تھی وہ کتنا پرہوش تھی وہ اپنے بچے کے بارے میں عالم کو

بتانے کے لیے کیا کیا نہیں سوچا تھا اُس نے مگر سب مختصر تھا اصل میں سب کچھ چھناک سے ٹوٹ چکا تھا اُس کا اعتبار سب کچھ۔

زندگی میں پہلی نظر میں ایک مرد شانزے فاطمہ کو بھایا تھا۔ اور اُسی نے اُس کے ساتھ دھوکہ کیا تھا۔ یہ خیال آتے ہی اُس کے قدم لرکھڑائے تھے منہ پہ ہاتھ رکھے اُس نے اپنی سسکی کا گلا گھونٹا وہ ایسے مرد کے لیے رونا نہیں چاہتی تھی پر پھر بھی آنکھوں سے آنسو رواں دواں تھے۔

دوسری طرح عالم نے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا مگر فاطمہ کو دیکھ کر اُس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا کچھ کھونے کا ڈر اُس کے چہرے پہ صاف واضح تھا۔

امی ایسا کچھ ن نہیں کچھ ب بھی نہیں۔ عالم فاطمہ کی جانب دیکھتا یقین دلانے والے لہجے میں بولا جس سے اُس کی زبان لرکھڑائی فاطمہ کی نظروں میں اپنے لیے بے یقینی دیکھ کر عالم کا دل خوف سے دھڑکا۔

فاطمہ

ڈونٹ ٹچ می۔ عالم جیسے اُس کے پاس آکر اُس کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔ فاطمہ بدک کر دور کھڑی ہوئی۔

آئے سویئر فاطمہ یہ سب غلط فہمی ہے میں تمہیں سب بتاتا ہوں۔ عالم نے کچھ سمجھانا چاہا پر فاطمہ سننے سمجھنے کی صلاحیت سے فلحال محروم ہو چکی تھی وہ نفی میں سر کو جنبش دیتی باہر جانے لگی۔

تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں۔ عالم سرد لہجے میں کہتا باہر کی جانب گیا۔

کہاں جا رہی ہو اس حال میں کیا پاگل ہوگئی ہو۔ عالم اُس کو بازوؤں سے پکڑنا ہوش دلانے کی کوشش کرنے لگا۔

چھوڑو تم مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔ فاطمہ اُس کے حصار میں مچلی۔

بنا میری بات سُنے تم ایسے مجھے قصور وار نہیں سمجھ سکتی۔ عالم کو تکلیف ہوئی۔

تم جھوٹ ہو عالم شاہ سب سے بڑے جھوٹے تمہاری محبت جھوٹی ہیں تمہاری کہی
ہر بات جھوٹی ہے مجھے نفرت ہے تم سے۔ فاطمہ اُس کے سینے پہ نکلے برساتی چچ
کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

ایسے مت کہو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ عالم اُس کو زور سے خود میں بھینچتا منت کرنے لگا۔

ہاتھ مت لگاؤ دور رہو مجھ سے مجھے کراہٹ ہو رہی ہے تمہارے اس لمس سے جو جانے کتنی لڑکیوں کو میسر ہوا ہے۔ فاطمہ کی بات کسی خنجر کی طرح اُس کے سینے پہ پیوست ہوئی تھی۔

میں بار بار تمہارے سامنے اپنے کردار کی وضاحتیں پیش نہیں کروں گا اگر تمہیں میری باتوں پہ یقین نہیں تو جاؤ جہاں جانا ہے پر میری بات کان کھول کر سنن لو آنا تمہیں میرے پاس ہی ہے۔ عالم سخت لہجے میں اچھے سے اُس کو باور کروا گیا۔

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 483
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

نہیں کی میں نے شراکت۔ عالم نے ایک اور کوشش کی یقین دلانے کی۔۔

تم نے کی۔ فاطمہ نے اُس کو دھکا دے کر خود سے دور کیا اور اپنے قدم پیچھے لیتی وہاں سے جانے لگی۔

مت جاؤ فاطمہ میں اب تمہارے پیچھے نہیں آؤں گا کیونکہ میں غلطی پہ نہیں ہوں
میں ہر بار تمہارے سامنے منتیں نہیں کروں گا۔ عالم زور سے چیخا۔ پر فاطمہ کو جانا تھا
تو وہ چلی گئی بنا عالم کی جانب دیکھ کر وہ اُس کو تڑپتا ہوا چھوڑ کر چلی گئی۔ بنا اُس کی
سُنے بنا اُس پہ یقین کیے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com



عالم کسی ہارے جواری کی طرح واپس اپنے گھر لوٹا فاطمہ کو جانے کا تو کہہ دیا تھا اب اُس کو پچھتاوے نہ آگھیرا تھا اُس نے ایسا کیوں کیا؟ وہ سن نہیں رہی تھی تو زبردستی اپنی بات کہتا اگر وہ اُس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی تو وہ دباؤ ڈال سکتا تھا کیونکہ وہ شوہر تھا اُس کا ہر طرح کے اختیارات تو تھے اُس کے پاس۔ پر وہ اپنی محبت کے سامنے کمزور ہو گیا تھا۔ کیوں ہو گیا تھا وہ کمزور؟ یہ وہ سوال تھا جو بار بار اُس کو بے چین کر رہا تھا۔

ابھی تو اُس کو کچھ دیر ہی ہوئی تھی گھر میں آئے تو عجیب احساسات نے جنم لیا تھا اُس کو اپنا دم نکلتا محسوس ہو رہا تھا۔ بے اختیار عالم نے اپنا سینہ مسلا۔

اندر جانے کے بجائے وہ لان کی طرف آیا تو حیرت کی انتہا نہ رہی جہاں خوبصورتی سے دو ٹیبلز کو سجایا گیا تھا۔ جس کو کینڈل لائٹ ڈنر بھی بول سکتے تھے جب کی دوسری طرف ٹیبل پہ خوبصورت سا کیک پڑا ہوا تھا یہ دیکھ کر عالم کو ندامت نے آگھیرا وہ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 486
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)



عندلیب گھر آئی تو اُس کو اپنا آپ آج پہلے سے زیادہ خالی محسوس ہوا اُس کی آنکھوں کے سامنے بار بار ارحان کا عکس آ رہا تھا جس سے وہ جتنا دور بھاگتی اتنا پاس آ جاتی۔ اپنے کمرے میں آکر اُس نے لائٹس بند کر دی پھر تھک ہار کر ایسی ہی بیڈ پہ لیٹ گئی۔

visit for more novels:

-----www.urdu-novelbank.com-----

عندلیب کا ماضی

عندلیب او عندلیب۔ صغره بیگم جو عندلیب کی چاچی تھی اُن کے کمرے میں آتی
زور سے آوازیں دیتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

آہستہ چاچی عین سو رہی ہے۔ اٹھارہ سالہ عندلیب نے سوتی ہوئی پندرہ سالہ
عین پہ نظر ڈال کر کہا۔

اس مہارانی کو بھی اٹھاؤ مہمان آرہے ہیں گھر کا کام کون کرے گا؟ صغره بیگم کڑی
نظروں سے دونوں کو گھورتی ہوئی بولی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com ملازمائیں جو ہیں وہ کر لیں گی۔ عندلیب نے آرام سے کہا

تم دونوں پھر کس کام ہو۔ انہوں نے گھور کر پوچھا

اگر ہم کام نہیں کرتی تو آپ کی بیٹیاں بھی نہیں کرتی اگر ہم سے کام کروانا ہے تو
پہلے اُن سے کروائیں۔ عندلیب نے دوبارہ جواب دیا۔

توبہ توبہ تمہاری زبان اور خود تم کیوں خود کو میری بیٹیوں سے ملا رہی ہو کہا وہ اور کہاں تم دونوں۔ صغره بیگم پہلے آسمان پھر اُن دونوں کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی

مجھے کوئی شوق نہیں آپ کی بیٹیوں سے مقابلہ کرنے کا کہاں ہم اور

کہاں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ عنذلیب بھی اُن کے انداز میں جواب دیتی پہلے اپنی طرف پھر فرش کی جانب اشارہ کیا جس سے صغره بیگم کوتاؤ آیا۔

سن لڑکی

visit for more novels:

عنذلیب نام ہے میرا۔ عنذلیب اُن کی بات سچ میں ٹوکتی ہوئی بولی

بن ماں باپ کی بچیاں ہو لحاظ کر رہے ہیں اس لیے تم بھی اپنی زبان پہ کنٹرول کرو ورنہ ایک منٹ نہیں لگاؤ تم دونوں بہنوں کا بوریا بستر سمیٹنے پہ۔ صغره بیگم دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

کیوں نہ کروں ممی پاپا کی وفات کے بعد ان سب نے قبضہ ایسے جمالیا ہے جیسے جانے کب سے اُن کی موت کا انتظار تھا۔ عین سخت لہجے میں بولی۔

تمہیں اسکول نہیں جانا کیا؟ عندلیب نے گھور کر پوچھا

جانا ہے کیوں نہیں جانا یہاں رہ کر سارا دن مجھے چاچی کی جلی کٹی سننے یا اُن کی چاکری کرنے کا کوئی شوق نہیں۔ عین کانوں کو ہاتھ لگاتی بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

پانی کا ایک گلاس تو دیتی نہیں کسی کو آئی بڑی چاکری کرنے والی۔ عندلیب

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کانوں کو ہاتھ لگائے کل رات میں نے پورا جگ پانی کا دیا تھا۔ عین جھٹ سے اُس کی بات سن کر پلیٹی۔

وہ اس لیے تاکہ میں اپنی سائیڈ ٹیبل پہ رکھو تبھی تم نے اپنی سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر کوئی تیر نہیں مارا۔ عندلیب کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لیں تبھی کہا۔

اٹھا کر تو دیا نہ اور وہ بھی پورا پانی کا جگ دوسری بات جب تیر مارنا ہوگا تو وہ بھی مار دوں گی۔۔ عین اتنا کہتی واشروم میں بند ہو گئی۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہائے سویٹ ہارٹ۔ عندلیب اپنے کالج گراؤنڈ میں بیٹھی تھی جب اُس کا سینئر نمبر مَلک اُس کے پاس آتا بولا۔

ڈونٹ کال می اگین دا ورڈ سویٹ ہارٹ۔ عندلیب ناگواری سے بولی

کوئی کام تھا۔ عندلیب نے پوچھا

نہیں۔ عنذلیب نے صاف کہہ دیا

کیوں؟ نمبر سنجیدہ ہوا

ٹوک لہجے میں بولی

پر مجھے تو ہے۔ نمیر اُس کی کلائی تھامتا بولا تو عندلیب نے جھٹکے سے اپنی کلائی آزاد کروائی اُس کو نمیر کی یہ حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی۔

آج تو میرا ہاتھ پکڑ لیا دوبارہ یہ جرئت مت کرنا۔ عنذلیب سخت لہجے میں بولی اُس کا ایڈیٹیوڈ دیکھ کر نمیر نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ نمیر ضبط کیے بولا

میرا کیا مسئلہ ہے یہ تمہارا مسئلہ نہیں۔ عنذلیب سر جھٹک کر بولی

تم میں اتنا ایگو کیوں ہے اس لیے کے تم خوبصورت ہو تو سن لو اور بھی بہت سی خوبصورت لڑکیاں موجود ہیں۔ نمیر نے بتانا ضروری سمجھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اچھی بات ہے اُن میں سے کسی ایک کو ایمپریس کر لوں کیا پتا ایمپریس ہو جائے

کیونکہ میں تو نہیں ہونے والی۔ عنذلیب طنزیہ لہجے میں کہتی اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی۔ پیچھے نمیر بس اُس کو دیکھتا رہ گیا۔

تمہیں تو میں حاصل کر لوں گا اور یہ ساری اکڑ نہ نکالی تو میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔ نمیر خود سے بڑبڑاتا خود بھی وہاں سے چلا گیا۔

یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا۔ صغہ بیگم نے اُس کو گھر آتے دیکھا تو پوچھا جس پہ عذلیب تعجب سے اُن کو دیکھتی پھر اپنی کلائی میں موجود گھڑی کو دیکھا جہاں تین بج رہے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے پریکٹیکل تھے آج۔ عذلیب نے بتایا

آئندہ اتنا لیٹ مت ہونا۔ وہ سختی سے وارن کرتی چلی گئی۔ عذلیب بھی سرد سانس کھینچتی اپنے کمرے کی طرح آئی جہاں عین کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی۔

از قلم رمشا حسین

NOVEL BANK

تیرے بنا گزارا

کارٹوں دیکھنے سے اچھا ہے آئیے میں اپنی شکل دیکھو۔ عنذلیب کی بات پہ عین نے
افسوس سے اُس کو دیکھا

آپ کو اپنی اتنی پرہی بہن کارٹوں نظر آتی ہے۔ عین جیسے صدمے والی حالت میں
بولی

کوئی شک ہے تو آئیے پاس میں ہی ہے دیکھ لو۔ عنذلیب باز نہیں آئی تو عین نے
پاس پڑاکشن اُسے دے مارا جس کو کچ کرتی عنذلیب قہقہہ لگانے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



حال

یہ کچھ کوٹیشن ہیں دیکھ لو۔ شانزے (فاطمہ) شاہ کے کعبین میں آتی اُس سے بولی
رکھ لو میں چیک کردوں گا۔ شاہ (عالم) مصروف لہجے میں بولا۔ جس پہ شانزے نے
نظر اُٹھا کر اُس کو دیکھا جو پوری طرح سے لیپ ٹاپ میں ٹائپنگ کرنے میں
مصروف تھا۔ شانزے نے گھور کر لیپ ٹاپ کو دیکھا پھر باہر جانے لگی تو شاہ نے
آواز دے کر روکا۔

ایک منٹ ویٹ کرو میں اس کام سے فارغ ہو جاؤں تو کوٹیشن وغیرہ چیک کرتا ہوں
اگر کوئی غلطی ہوئی تو میں بتا دوں گا۔ شاہ کی نظریں ابھی ابھی لیپ ٹاپ اسکرین پہ
تھی جو شانزے سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

کیا کروں گی تم اگر میں نے اس بار بھی مسترد کر دی تو؟ شاہ دلچسپی سے اُس کو دیکھ کر بولا

جب کروں گی تو لگ جائے گا پتا۔ شانزے نے ناک سے مکھی اڑائی۔

ابھی بتانے میں کیا حرج ہے۔

میں کیوں تمہیں بتاؤ اور تم میرا وقت ضائع نہیں کرو جلدی سے فارغ ہو جاؤ مجھے اور
بھی کام ہیں۔ شانزے کی بات پہ شاہ عیش عیش کراٹھا

مجھے پتا ہے اس لیے آپ کو بتانے کی یا عرض کرنے یا پھر اطلاع دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شانزے نے حساب برابر کیا تو شاہ داد دیتی نظروں سے اُس کس دیکھنے لگا۔

اچھا مجھے ایک گلاس پانی پلا دو۔ شاہ نے کہا تو شانزے کبین میں موجود دوسری ٹیبل پہ آکر جگ اٹھا کر گلاس میں پانی اندیلتی اُس کے پاس آئی جب شاہ جانے کیا سوچ کر اچانک بولا۔

ویسے تمہیں نہیں لگتا اب تمہیں میرے پاس آجانا چاہیے تاکہ ہم اپنے دوسرے بچے کی پلیننگ کریں۔ شانزے جو ہاتھ میں گلاس پکڑتی بڑے غور سے اُس کو

ہیں۔ شانزے اُس کے سوالوں پہ چڑکر بولی

بس یار شانزے کیا بتاؤں میرا خود کا بڑا دل کرتا رپورٹنگ کرنے کا کرتا ہے بڑے
بڑے سیلیبرٹیز کا انٹرویوز لینے کا اور پولیٹیشن میں جانے والے لوگوں سے سوال
کرنے کا پر کی نہیں۔ عین اُس کی بات سن کر حسرت بھرے لہجے میں بولی تو
شانزے کا دل کیا اپنا سر دیوار پہ مارے۔

www.urdu-novel-bank.com

دوسروں کا رنگ دینے سے اچھا ہے بندہ خود کا رنگ دے۔ عین شانِ بے نیازی
سے بولی



ارحان کا دل عندلیب کے انکار پہ اُداس ہو گیا تھا پر اُس نے سوچ لیا تھا وہ اتنی جلدی ہار نہیں مانے گا۔ عندلیب کے ساتھ جو ہوا وہ اُس کا پاسٹ تھا۔ اور گُزرے ہوئے وقت کو گُزرا ہوا وقت سمجھ کے آگے بڑھ جانا چاہیے تاکہ اُس کا روگ پال لینا چاہیے۔

وہ کچھ دن جاب پہ ناجاکر عندلیب کو وقت دینا چاہتا تھا تبھی کچھ دنوں کی لیو کر لی تھی۔

آج تم آفس نہیں آئے میں بور ہو گیا۔ نمبر اُس کے کمرے میں آتا بولا تو وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔

کیوں؟ ارحان نے پوچھا

نیو جاب ہے نیو لوگ اس وجہ سے۔ نمیر چڑ کر بولا کیونکہ آج آفس میں عندلیب کو نا دیکھ کر سخت بیزار ہوا تھا۔

اچھا۔ ارحان بس یہ بولا

عندلیب سے بات ہوتی ہے تمہاری؟ نمیر کچھ توقع کے بعد اپنا لہجہ سرسری کیے اُس سے پوچھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com ارحان کو اُس کے منہ سے عندلیب کا نام سن کر جانے کیوں بُرا لگا۔

تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ ارحان اُس کی جانب دیکھ کر بولا

کیا میں نہیں پوچھ سکتا؟ نمیر نے سوال کے بدلے سوال کیا۔

اُس کو پسند نہیں کوئی اُس کے بارے میں ڈسکشن کریں۔ ارحان سنجیدگی سے بولا

کیونکہ ہمیں ایک ساتھ کام کرتے ہوئے ایک سال ہونے والا ہے۔ ارحان نے بتانا ضروری سمجھا

وہ زیادہ کسی سے ہیلو ہاے کرنا پسند نہیں کرتی اکیلے رہنا پسند کرتی ہے اس لیے تم اُس سے دور رہنا۔ ارحان کو نمبر سے انسکیورٹی محسوس ہوئی تو ٹوکنے والے انداز میں

کے

کیا تم اُس کو لائیک کرتے ہو؟ نمیر کے دماغ میں جو سوال آیا وہ اپنی زبان پہ لایا۔

میں پیار کرتا ہوں اُس سے اور جلد اُس سے شادی کروں گا۔ ارحان وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولتا وہاں سے اُٹھ گیا۔

نمیر گہری نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھنے لگا۔

شادی تو اُس کی مجھ سے ہوگی کزن تمہارے لیے بہتر ہے کے خود سائیڈ پہ

ہو جاؤ۔ اُس کے جانے کے بعد نمیر خود سے بڑبڑایا۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عالم پورا دن فاطمہ کو تلاش کرتا رہا پر اُس کو کہیں بھی فاطمہ نہیں ملی جیسے جیسے
وقت گزرتا جا رہا تھا عالم کو اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی اُس کو خود پہ حد سے
زیادہ غصہ آ رہا تھا کیوں اُس نے فاطمہ کو اس حالت میں اکیلا چھوڑا اب وہ جانے
کہاں کس حال میں ہوگی۔

عالم چھوڑو کیا جان نکالوں گے بچی کی۔ مسز راجپوت ہوش میں آتی بولی

ہاں جان سے ماردوں گا کیونکہ اس عورت کی وجہ سے فاطمہ جانے کہاں چھوڑ کر

چلی گئی مجھے صرف اور صرف اس کی وجہ سے۔ عالم جھٹکے سے اُس کو دور کرتا چیخا

ارے وہ تو تھی ہی چالباز

خبردار۔

مسز راجپوت اُس سے پہلے فاطمہ کے خلاف زہر اُگلتی عالم درشتگی سے اُن کو ٹوکنے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لگا۔

خبردار اماں جان آپ میں سے کسی نے بھی فاطمہ کے خلاف کچھ بھی بولا میں

برداشت نہیں کروں گا۔ عالم تیز آواز میں دھاڑا

آپ سب۔ عالم نے اُن تینوں کی جانب اشارہ کیا تو سب الٹ ہوئے۔

آپ سب نے مل کر کوئی سازش کی ہے۔ عالم کی بات پہ اُن تینوں کا رنگ اڑا
میں نہ کہتی تھی وہ جادوگرنی ہے کیسے تجھے ہمارے خلاف کرگئی۔ مسز راجپوت
سٹیٹائے لہجے میں بولی۔

میں پاگل نہیں اور نہ چھوٹا بچہ آپ سب میری بات کان کھول کر سن لیں اگر

فاطمہ کو یا میرے بچے کو کچھ ہوا نہ تو آپ میں سے کیسی سے بھی تعلق نہیں رکھوں گا بھول جاؤ گا میرے کوئی اپنے بھی ہیں آپ سب نے ملکر میرے کردار کو

تیرے بے گنا گمراہ

گ۔ عالم اپنے قدم پیچھے کی جانب لیتا بولا

آئے تھے اور کیا ہو رہا تھا۔

دعا کرے صرف بدگمانی ہو اگر یقین ہو نہ تو اپنی شکل دیکھنے سے ساری عمر محروم رکھوں گا۔ عالم اتنا کہتا اندر کے بجائے دوبارہ باہر نکل گیا۔

www.urduovelbank.com



ارے پاگل لڑکی تم نے تو بے چاری کو مار دیا اگر گاڑی چلائی آتی نہیں تو چلاتے
کیوں ہو۔ آس پاس بھیڑ جما ہوگئی تھی جس پہ سب لوگ مدد کرنے کے بجائے اُس
کو باتیں سننے لگے۔

مجھ باتیں سننے سے اچھا ہے آپ میری مدد کریں اس کو گاڑی میں لیں جانے
کے لیے۔ اُس نے سب پہ تاسف بھری نظروں سے دیکھ کر کہا تو کچھ لڑکے آنے
لگے جن کو دیکھ کر اُس نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا پھر فاطمہ کے نیم
بیہوش وجود کو دیکھ کر نفرت سے اُن کو بولی

visit for more novels: www.urdu-novelbank.com

کیا کوئی عورتیں نہیں آسکتی مردوں کا آگے بڑھنا ضروری ہے۔ اُس کی بات پہ کچھ
عورتیں باتیں کرتی اُس کی مدد کرنے لگی۔

www.urdu-novel-bank.com کی جانب چلا گیا۔

کافی دیر ہوگئی ہے جانے اُس کی طبیعت کیسی ہوگی۔ رات ہونے کو تھی پر ڈاکٹر نے کوئی خاص تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا جس وجہ سے وہ اب تھوڑا پریشان ہوگئی تھی۔

کچھ دیر اور گُزری تو اُس کو ڈاکٹر باہر آتا نظر آیا جس سے وہ فوراً اُن کی طرف بڑھی۔

کیسی ہے وہ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شی از آؤٹ آف ڈینجر بیٹ
ڈاکٹر اتنا کہتا خاموش ہوا تھا جس وجہ سے اُس کو اُلجھن ہوئی۔
بٹ۔

اُس نے پوچھا

دو دن ہو گئے تھے عالم کو فاطمہ کی تلاش کیے پر ابھی تک کوئی سراغ مل نہیں پایا تھا۔ اُس کی حالت قابلِ ترس تھی۔ دو دنوں سے وہ ایک لباس میں ملبوس تھا بکھرے بال نیند نہ کرنے کی وجہ سے سرخ آنکھیں سکون تو جیسے اُس نے خود پہ حرام کر دیا تھا۔

عالم میرے بچے کیوں اپنا حال ایسا بنادیا ہے۔ مسز راجپوت نے عالم کی حالت دیکھی تو تڑپ کے بولی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کیوں کیا آپ سب نے؟ وہ ٹوٹے لہجے میں بولا

ہم نے کبھی نہیں کیا یقین کرو۔ مسز راجپوت اب خود شرمندگی ہونے لگی تھی۔

کیا ملا میری خوبصورت زندگی بے رنگ کرنے پہ؟ عالم تو جیسے کچھ سن ہی نہیں رہا تھا۔

عالم

وہ بے بس ہوئی۔

آپ سب کسی کے نہیں کسی کے بھی نہیں میرے تو بالکل بھی نہیں اگر میری پرواہ ہوتی تو آپ سب میرے اور فاطمہ کے خلاف ایسی چال کبھی نہ چلتے۔ عالم

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com اپنی جگہ سے اٹھتا پھٹ پڑا

عالم تم ایک لڑکی کی خاطر ہم پہ بہتان لگا رہے ہو؟ مسز راجپوت نے تاسف سے اُس کو دیکھا

بہتان۔ عالم اتنا کہتا بے ہنگم قہقہہ لگانے لگا۔

سیریلی اماں جان آپ کو لگتا ہے میں اب دوبارہ آپ کی باتوں میں آؤں گا آپ سب لوگوں نے مجھے فاطمہ کی نظروں میں گرانے کے لیے جو کیا نہ میں وہ کبھی نہ بھولوں گا نہ کبھی کسی کو معاف کروں گا آپ لوگوں نے میرے اعتبار کو ٹھیس پہنچائی ہے میرا دل توڑا ہے مجھے بے وقوف بنایا ہے۔ عالم غصے سے پاگل ہوتا بولا ہمیں معاف کردو۔ بختاور راجپوت جانے کب وہاں آئے کسی کو پتا نہیں چلا۔

معاف کرلوں گا پر مجھے ابھی فاطمہ لا کر دے صحیح سلامت اور میرا بچہ بھی۔ عالم کی بات پہ دونوں نظریں چڑا کر رہ گئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہم اپنی کوشش کر رہے ہیں۔ بختاور راجپوت کمزور لہجے میں بولے

کوشش تو میں کر رہا ہوں پر نتیجہ کیا زیرو آپ لوگوں نے کیوں کیا اگر فاطمہ سے مسئلہ تھا تو بتا دیتے میں دور لیں جاتا اُس کو۔

اللہ نے چاہے تو وہ مل جائے گی۔ مسز راجپوت نے اُس کو اُمید دلائی۔

یہ سب کرتے ہوئے آپ سب کو مجھ پہ ترس نہیں آیا پتا تھا نہ آپ کو فاطمہ کا
میرے علاوہ کوئی نہیں اگر میں بھی نہ رہا تو اُس کا کیا ہوگا۔ عالم کی آنکھوں میں نمی
اُتر آئی تھی۔ جس کو دیکھ کر بختاور راجپوت اور مسز راجپوت کا کلیجہ پھٹنے کے قریب
تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟ وہ بہت دنوں سے اُس سے بات کرنا چاہ رہی تھی مگر جب بھی آتی فاطمہ نہ اُس کی طرف دیکھتی اور نہ کوئی دوسری بات یا اُس کی بات کا جواب دیتی۔

آپ کون؟ فاطمہ کا اتنے دنوں سے یہ پہلا جُملا تھا جو اُس کے منہ سے ادا ہوا تھا جس کو سن کر اُس نے سکون کا سانس لیا۔

میرا نام عنذلیب ہے میری گاڑی سے تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا۔ عنذلیب کی بات پہ جس نظر سے فاطمہ نے اُس کو دیکھا وہ شرم سے پانی پانی ہوئی۔

دیکھو میں جانتی ہوں میری غلطی تھی پر میرے سے زیادہ تمہاری تھی میں نے اتنی بار ہارن دے کر تمہیں سائیڈ پہ کرنا چاہا پر تم کچھ سن ہی نہیں رہی تھی اس لیے مجھ پہ بلیم نہ ڈالنا۔ عنذلیب نے وضاحت کرتے کہا۔

مجھ کوئی بات نہیں کرنی آپ جائے۔ فاطمہ سپاٹ لہجے میں بولی

میں تو چلی جاؤں گی اتنے دنوں سے میں یہاں تمہاری وجہ سے ہوں تم اپنے گھر کا ایڈریس یا فیمیلی میں سے کسی کا سیل فون نمبر دو تاکہ میں اُن کو اطلاع کروں پریشان ہو رہے ہو گے۔ عندلیب کی بات سن کر فاطمہ کی آنکھ سے آنسو گال پہ پھسلا۔ عندلیب کو اُس سے ہمدردی ہونے لگی۔

میرا کوئی نہیں آپ جائے یہاں سے۔ فاطمہ چیخ کر بولی تو وہ حیران نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی جس کو اچانک سے جانے کیا ہو گیا تھا عندلیب سمجھ نہیں پائی۔

دیک

عندلیب نے کچھ کہنا چاہا پر فاطمہ اپنے ہاتھ سے ڈب نوچنے لگی تو عندلیب جلدی سے ڈاکٹر کو آواز دینے لگی۔

نرسز اُس کو بے ہوشی کا انجیکشن لگانے لگی تو وہ آپے سے باہر ہوتی اُن کو خود سے دور کر کے چلانے لگی۔

میرا بچہ۔ فاطمہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتی دھاڑے مار مار کر رونے لگی۔ ڈاکٹر نے نرس کو اشارہ کیا تو اُس نے جلدی سے اُس کو انجیکشن لگایا۔

عندلیب کو فاطمہ میں اپنا آپ نظر آنے لگا۔

وہ پوری طرح کب ٹھیک ہوگی؟ کچھ دیر بعد عندلیب نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

دُسپارج کب ملے گا۔ غنڈلیب کو اچانک خیال آیا تو پوچھا۔

ایک ہفتہ مزید ان کو یہاں رہنا ہوگا کچھ ٹیسٹ لینے ہیں اُن کے۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

کیا بہترین علاج کے بعد بھی بچے کا چانس نہیں۔ عندلیب کو جو سوال پریشان کر رہا تھا وہ پوچھا

دیکھے مس عندلیب یہ اللہ کے کام ہیں ہو سکتا ہے کچھ سالوں بعد بچہ پیدا ہو جائے گا پر کوئی خاص اُمید نہیں آپ کی پیشینٹ بہت کم عمر ہے اگر یہ بچہ بچ بھی جاتا

پیدا ہو بھی جاتا تو اُن کو بہت مسائل ہوتے پھر ماں کے بچنے کے چانس کم ہوتے
آپ خود دیکھ سکتی ہیں وہ ہیں بھی کمزور اس درمیان بے بی کیری کرنا اُن کی لیے
مشکل ہوتا جانے کیسے ماں باپ سترہ اٹھارہ سال کی بچیوں کو اتنی بڑی ذمہ داری میں
ڈال دیتے ہیں۔ ڈاکٹر اپنی بات کہہ کر چلا گیا پر عندلیب کو اُس کی آخری باتیں سمجھ
نہیں آئی۔

گزرے زمانے میں تو پندرہ سال کی عمر میں شادی ہو جایا کرتی تھی وہ تو کر جاتی تھی
بچے کیری بس آجکل کی نازک جنریشن۔ عندلیب بڑبڑاتی بیچ پہ بیٹھ گئی۔

www.urdu-novelbank.com



نہیں اور اب دو دنوں سے بخار میں تپ رہا ہے پر ہم سے بات کرنا گوارہ نہیں کر رہا۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

پر شاہ کو ہوا کیا ہے اُس نے تو کبھی ایسا نہیں کیا اصل بات ہے کیا؟ آپ مجھے پریشان کر رہی ہیں۔ عادل کے لہجے میں پریشانی صاف عیاں تھی۔

جتنا ہوسکے اتنی جلدی پاکستان آجاؤ۔ مسز راجپوت اتنا کہتی کال کٹ کر کے عالم کے کمرے میں آئی۔ جہاں وہ غنودگی میں تھا پاس کھڑی رومیصہ اُس کے سر پہ ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کر رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عالم کو ہوش آجائے تو باہر چلی جانا۔ مسز راجپوت نے سنجیدگی سے رومیصہ کو مخاطب کیا۔

بڑی بے حیا لڑکی ہو ہم نے تمہیں یہ سب کرنے کا نہیں کہا تھا بس یہ کہا تھا
جب وہ فلیٹ میں آئے تبھی اُس فاطمہ کو کال کر کے بلوالینا پر تم نے کیا اُس کو
نشہ آور دوا دے کر زنا کرنا چاہا خود تو زانی عورت ہو میرے بیٹے کو بھی زانی بنانا
چاہا۔ مسز راجپوت اُس کی بات سن کر پہلے تو سکتے کی حالت میں آئی پھر کڑے
لہجے میں کہا۔

مجھے کچھ کہنے سے پہلے خود کا چہرہ آئیے میں دیکھے عالم سے شادی کے خواب میں
نے نہیں آپ نے دیکھائے تھے یہاں آرہی تھی تو آپ نے کہا عالم شاہ حُسن
پرست ہے تو میں اتنی خوبصورت لڑکی اُس کے ساتھ مہینے رہی مگر مجال ہے جو
کبھی اُس نے کبھی ایک نظر اٹھا کر مجھے دیکھا ہو۔ رومیصہ طنزیہ لہجے میں بول کر اُن
کو خاموش کروائی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آج تمہارا ڈسچارج ہے اتنے دن ہو گئے اپنا نام تک نہیں بتایا تم نے۔ عندلیب نے
خاموش بیٹھی فاطمہ کو مخاطب کیے کہا۔

جو بھی ہوں تو تمہارے ساتھ نہ۔ عندلیب نے اپنا برہم قائم کرنا چاہا۔

آپ کا جتنا خرچہ ہوا ہے وہ میں ادا کر دوں گی۔ فاطمہ کی بات عندلیب کو کسی تماچے سے کم نہ لگی۔

فضول بکواس مت کرو میں نے کسی خرچے کی بات نہیں کی اس لیے زیادہ خوددار

visit for more novels:

بننے کی ضرورت نہیں۔ عندلیب پہلی بار اُس سے سخت ہوئی تو فاطمہ نے اُس کی

طرف دیکھا جس کی گوری رنگت سرخ پڑی تھی۔ اُس کو دیکھ کر فاطمہ کو جانے کیوں

پہلی بار احساس کمتری ہوئی پہلی بار دل میں خیال آیا کہ کاش وہ بھی خوبصورت

ہوتی تو عالم اُس سے اکتا نہیں جاتا۔ عالم کا خیال آتے ہی اُس نے زور سے آنکھوں کو بند کیا۔

مجھے کسی ہاسٹل میں چھوڑ کر آپ اپنے گھر چلی جانا پر ہاسٹل وہ ہو جو اس شہر سے بہت دور کونے میں ہو۔ فاطمہ کی بات پہ عندلیب کے سر سے گزری

اب ایسا ہاسٹل میں کہاں تلاش کروں جو کونے میں ہو اور کیا تم کسی سے بھاگ رہی ہو؟ بات کرتے کرتے آخر میں عندلیب نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کر کہا۔

کیا آپ وکیل ہیں۔ فاطمہ نے پوچھا

نہیں۔ عندلیب نے جھٹ سے انکار کیا

لیڈی پولیس میں ہیں۔ دوسرا سوال



حال

عندلیب تم سے باہر کوئی ملنے آیا ہے ڈرائنگ روم میں ہے۔ عندلیب بیڈ کراؤن
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی جب عین کی آواز پہ وہ بے زاری سے اُٹھ کر باہر آئی
جہاں ارحان کھڑا تھا اُس کو دیکھ کر عندلیب کو حیرت کا جھٹکا لگا۔
تم۔

جی میں آپ آفس کیوں نہیں آرہی؟ ارحان اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا

میں نے جاب چھوڑ دی ہے۔ عندلیب نے بتایا

وجہ۔

تمہیں بتانا ضروری نہیں۔ عندلیب نے بے رخی سے کہا تو وہ عجیب طرح سے مسکرا کر سر جھکا گیا۔

اگر وجہ میں ہوں تو پلیز آپ آفس دوبارہ جوائن کریں مسئلہ مجھ سے ہے تو میں جاب چھوڑ دیتا ہوں۔ ارحان نے سنجیدگی سے کہا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایسی کوئی بات نہیں۔ عندلیب نے کہا

میں آپ کا طلبگار ہوں مجھے آپ سے کل سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں ساری عمر آپ کا انتظار کروں گا۔ میری درخواست ہے کل سے آپ آفس آئے۔ ارحان سنجیدگی سے کہتا باہر نکل گیا۔ عندلیب کتنے ہی پل اپنی جگہ سے ہل نہیں پائی وہ اندر

از قلم رمشا حسین

NOVEL BANK

تیرے بنا گزارا

جانے کے لیے جیسی ہی پلیٹی عین کو کھڑا پایا جو شریر نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

عندلیب اُس کو نظر انداز کر کے جانے لگی پر عین اُس کے سامنے آتی گانا گانے لگی۔

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تیرے در پر صنم ہم

چلے آئیں توں نا آیا تو

ہم چلے آئے

چلے آئے۔

میں کسی نمبر کو نہیں جانتی خدا حافظ۔ عین اتنا کہتی کال کٹ کرنے لگی جب نمبر
جھٹ سے بولا

پلیز کال مت کاٹنا مجھے ضروری بات کرنی ہے آپ سے آپ کی بہن عندلیب کے بارے میں۔ عندلیب کا نام سن کر عین کو حیرت نے آگھیرا۔

تم ہو کون میری بہن کو کیسے جانتے ہو۔ عین سخت ہوئی۔

سب بتادوں گا بس تم میرے بتائے ہوئے ایڈریس پہ آجاؤ۔ نمبر اتنا کہہ کر کال کاٹ گیا پیچھے عین ہیلو ہیلو کہتی رہ گئی۔



عادل پاکستان پہنچ گیا تھا وہ سیدھا عالم کے کمرے میں گیا جو نیچے قالین پہ گھٹنوں کو فولڈ کیے بیٹھا تھا پہلے پہل تو عادل اُس کو پہچان نہیں پایا۔

شاہ یہ کیا حال بنایا ہوا ہے اپنا سب خیر تو ہے۔ عادل پریشانی سے اُس کی طرف
بڑھ کر بولا

عادل توں یہاں۔ عالم نے عادل کو دیکھا تو اُس کی اُمید کی کرن نظر آنے لگی۔

ہاں میں پر تجھے کیا ہوا ہے؟ عادل نے دوبارہ پوچھا

وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی میں نے بہت تلاش کیا اُس کو پر وہ کہیں نہیں ملی پتا نہیں کہاں چلی گئی۔ عالم اُس کا ہاتھ پکڑ کر کسی بچے کی طرح بتانے لگا۔

شاہ۔ عادل کو اُس کی دماغی میں حالت پہ شک ہوا۔

کیا شاہ ہاں کیا شاہ جب بات کرتا ہوں کوئی عالم کہہ کر چپ کروادیتا ہے تو کوئی شاہ تم سب کو میری پریشانی میری محبت میرے جذبات نظر کیوں نہیں آتے۔ عالم اُس کو دھکا دے کر چیخ پڑا۔

ہم مل کر ڈھونڈ لیں گے بھابھی کو تم پریشان مت ہو ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا پہلے کی طرح۔ عادل اُس کی حالت سمجھتا تسلی دلوانے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

کیا سچ میں؟ عالم بچوں کے انداز میں پوچھنے لگا۔

ہاں پر اُس سے پہلے تم اپنا حلیہ بہتر کرو کیا حالت بنالی ہے اپنی۔ عادل اُس کے شکن زدہ کپڑے بڑھتی ہوئی ڈارہی دیکھ کر بولا۔

میں تیار ہو کر آتا ہوں پھر چلتے ہیں۔ عالم جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تو عادل نے سکون بھری سانس لی۔



تم میرے ساتھ چلو اسلام آباد کسی ہوسٹل میں رہنا تمہارے لیے سیو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں۔ عندلیب فاطمہ کو دیکھ کر بولی

آپ کے ساتھ کیوں میں پہلے بھی ہوسٹل رہ چکی ہوں یوں سمجھے میں نے اپنی زندگی ہوسٹل میں گزاری ہے اس لیے وہ میرے لیے غیر محفوظ نہیں۔ فاطمہ احساس سے عاری لہجے میں بولی۔

تم میرے ساتھ چلو بس وہاں تمہیں کوئی پریشانی ہوگی۔ عندلیب نے جیسے بات ختم کی جس پہ فاطمہ نے بھی ہتھیار ڈال دیئے۔

اُس نے اب اپنی پہچان فاطمہ کے بجائے شانزے کر لی تھی۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عادل اور شاہ نے ہاسپٹلز ایئرپورٹس ہر جگہ تلاش کر لی تھی پانچ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا دونوں کو اُس کی تلاش کیے مگر کوئی خاص کیا عام بات بھی فاطمہ کے مطلق معلوم نہیں ہوئی تھی۔

فاطمہ کے بعد عالم کو چپ لگ گئی تھی جس پہ سب سوائے اُس کے لیے فکر مند ہونے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے تھوڑا بہت عالم عادل سے بات کر لیتا مگر کسی اور کے لیے بس خاموشی کا قفل لگا دیتا۔

شاہ۔ عادل اُس کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنا چاہی۔

میں اکثر اُس سے کہتا تھا اگر وہ مجھے چھوڑ دے گی تو میں مرجاؤں گا پر دیکھوں میں زندہ ہوں سانس آرہی ہے دھڑکن چل رہی ہے پر وہ نہیں اور میرے اندر جینے کی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمنا نہیں رہی۔

ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ عادل اُس کی بات کے درمیان بولا

میں بات کر رہا ہوں نہ۔ عالم کو جیسے اس کا لوگنا پسند نہیں آیا۔

میں مرجانا چاہتا ہوں میرے جینے کا کوئی جوا نہیں تو میں کیوں زندہ ہوں وہ مجھے
چھوڑ کر چلی گئی تو میں مر کیوں نہیں رہا مجھے مرنا ہے تمہیں ایسا کرو میرا گلا
دبا دو۔ عالم نے اچانک عادل کے ہاتھوں کو اپنے گلے پہ رکھا۔

پاگل پن چھوڑو شاہ ایک لڑکی کی خاطر تم اپنے خونی رشتوں کو نظر انداز نہیں
کر سکتے۔ عادل سخت لہجے میں بولا

وہ خونی رشتے جنہوں نے سانپ کی طرح میری خوشیوں کو ڈسا۔ عالم چیخ کر بولا تو
عادل خاموش ہو گیا۔ کوئی جواب تھا ہی نہیں اُس کے پاس۔

مجھے مرنا یا مجھے مرنا ہے۔ عالم اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالتا نڈھال لہجے میں بولا
پتا چل جائے گا۔ عادل نے اُس کو تسلی دی۔

کب ہاں کب جب میں مرجاؤں گا تب۔ عالم کی آنکھ سے آنسو نکلا

پہنچا

کیسا فیصلہ؟ عادل نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔

میں پاکستان نہیں رہوں گا اب۔ عالم اٹل لہجے میں بولا

تو کہاں رہے گا۔ عادل نے جاننا چاہا

www.urdunovelbank.com

کہیں بھی پر یہاں نہیں مجھے وحشت ہوتی ہے اس گھر میں۔ عالم اپنی جگہ سے اُٹھ

کھڑا ہوا

ابھی کہاں؟ عادل بھی اپنی جگہ سے اٹھا

میں اپنا سامان پیک کر رہا ہوں تم کوئی بھی پہلی فلائٹ بک کرواؤ۔ عالم نے کی بات پہ عادل بو نچکار کر رہ گیا۔

اتنی جلدی فیصلے نہیں لیے جاتے شاہ ایک بار اپنے والدین کا تو سوچو۔ عادل نے اُس کو سمجھانا چاہا۔

اُنہوں نے میرے بارے میں سوچا جو میں اُن کے بارے میں سوچو۔ عالم اُس کے پاس سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا اُس کی حالت قابلِ رحم تھی۔

تمہیں جو کرنا ہے کرو میری کونسا تم نے سنی ہے۔ عادل ہاتھ کھڑے کیے بولا
گڈ۔ عالم کہتا اپنے کام میں لگ گیا۔

عالم پاکستان چھوڑ چکا تھا اب اللہ جانتا تھا اُس نے کب واپس آنا تھا۔



تم وہی ہو نہ جو اُس دن ہمارے گھر کے باہر کھڑے تھے۔ عین کیفے پہنچی تو نمیر کو دیکھ کر کچھ حیرانگی سے بولی

بیٹھ کر بات کریں۔ نمیر نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ اُس کا چہرہ دیکھتی بیٹھ گئی۔

مجھے یا میری بہن کو کیسے جانتے ہو؟ عین نے دوبارہ سے اپنا سلسلا کلام جوڑا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
عین اگر میں کہوں مجھے تمہاری مدد درکار ہے تو کیا تم میری مدد کروں گی؟ نمیر نے تمہید باندھی۔

کس معاملے میں مدد اور میں کونسا تمہیں جانتی ہوں جو مدد کرنے لگی۔ عین آبرو اُچکا کر بولی

جانتی نہیں تو جان جاؤ گی اور میری مدد کرنے میں عندلیب کا بھی فائدہ ہے۔ نمیر نے کہا

تمہاری مدد میں میری بہن کا کیا فائدہ۔ عین کو اُس کی باتیں سمجھ نہیں آرہی تھی۔

میں تمہاری بہن سے پیار کرتا ہوں آج یا کل سے نہیں بلکہ سات سالوں سے ہم

کالج لائیف سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں پر میری ایک غلطی کی وجہ سے وہ مجھ

سے خفا ہے میں نے بہت منانے کی کوشش کی ہے پر وہ مان نہیں رہی تم اُس

کو سمجھاؤ ناراضگی چھوڑ کر میرا ہاتھ تھام لیں وہ جیسے ہی ہاں کریں گی میں اپنے

والدین کو تمہارے گھر بھیجوں گا۔ نمیر نے سنجیدگی سے کہا

ایسا ہی سمجھ لو۔

تو میں یہ سمجھو تم انکار کر رہی ہو؟ نفیر کچھ مایوس ہوا۔

عذلیب کسی کی نہیں سنتی اگر اُس کو کسی اور میں انٹرسٹ نہیں ہوا تو وہ مان جائے گی۔ عین نے کوئی خاص اُمید نہیں دلائی۔

میں کوشش کروں گی آگے تمہاری قسمت۔ عین کہہ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

عادل اپنے کسی کولیگ کے ساتھ میٹنگ کے سلسلے میں آیا تھا وہاں اُس کی نظر عین کے ساتھ کسی لڑکے پہ پڑی تو آنکھوں مرچیں چُھنے لگی۔ وہ اپنا اشتعال دباتا

www.urduovelbank.com

شکریہ تمہارا۔ نمیر خوش ہوتا ہوا۔

عین سہلاتی جانے لگی تو عادل پہ نظر پڑی جو کھا جانے والی نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو پہلے کوئی لڑکی نہیں دیکھی کیا؟ عین اُس کی طرف
آتی سوال کرنے لگی۔

کون تھا وہ۔ عادل چُھتے لہجے میں پوچھنے لگا

کون؟ عین کو سمجھ نہیں آیا

وہی جس کے ساتھ ڈیٹ مار رہی تھی۔ عادل جل بھن کر بولا ساری بات سمجھ
آنے کے بعد عین کو ہنسی آئی اُس کو جلتا دیکھ کر عین کو مزہ آنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
وہ میرا لور تھا۔ عین کچھ شرما کر بتانے لگی تو عادل کو حد سے زیادہ بُری لگی

شکل سے ہی عقل سے پیدل معلوم ہو رہا تھا تبھی تو تمہارا لور بن گیا۔ عادل طنزیہ

بولا

کیا مطلب تمہارا میرا کوئی لور نہیں ہو سکتا؟ عین لڑکا انداز میں بولی

ہوسکتا ہے پر وہ جس کے دماغی پرزے خراب ہو۔ عادل جلانے والی مسکراہٹ

چہرے پہ سجاتا بولا

تم بندر خود کو سمجھتے کیا ہو۔ عین کا دل کیا اُس کا منہ نوچ لیں پر جگہ کا لحاظ کیے
خاموش کھڑی رہی۔

تم خود کیا ہو کالی بلی۔ عادل دوبارہ بولا

کالی بلی مت کہو مجھے۔ عین تپ کے بولی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تو اور کیا کہوں؟

نورا لعین نام ہے میرا۔ عین نے بتایا

تو میں کیا کروں۔ عادل یہاں وہاں دیکھتا شانِ بے نیازی سے بولا

تیرے بے گنا گمزارا

موبائل ہاتھ میں لیا تو عالم کالنگ لکھا آ رہا تھا۔

ہیلو۔ شانزے نے کال اٹھا کر کہا

ہیلو ٹو۔ شاہ نے خوشگوار لہجے میں جواب دیا

کوئی کام تھا۔ شانزے نے پوچھا

اپنی بیوی سے بنا کسی کام کے میں کال کر سکتا ہوں۔ شاہ بُرا مان کر بولی
میں مصروف ہوں جو کہنا ہے جلدی سے کہو۔ شانزے نے سنجیدگی سے کہا
فاطمہ۔ شاہ اتنا کہہ کر خاموش ہوا۔

فاطمہ مرچکی ہے۔ شانزے سپاٹ لہجے میں بولی

ایسی بات مت کرو۔ شاہ سخت ہوا۔

تو کیسی کروں۔ شانزے نے پوچھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پیار عشق محبت کی۔ شاہ نے مزے سے بتایا

تمہارے پاس ہمیشہ فضول باتیں کیوں ہوتی ہیں؟ شانزے نے افسوس سے پوچھا

فضول کہاں اتنی رومانٹک باتیں تو ہیں۔ شاہ نے جلدی سے بتایا۔

فاطمہ۔ شاہ نے محبت سے اُس کا نام لیا تو شانزے پگھل گئی اور چاہنے کے باوجود بھی انکار نہیں کرپائی۔

کس جگہ۔ شانزے نے کہا تو شاہ کا چہرہ کھل اٹھا۔

میں پک کرنے آتا ہوں۔ شاہ جلدی سے بولا

نہیں تم بس ایڈریس سینڈ کرو۔ شانزے نے کہا تو شاہ نے مزید بحث نہیں کی اُس کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ آنے پہ راضی ہوگئی تھی۔

visit for more novels:

شاہ نے اُس کو ایڈریس سمجھایا تو شانزے اپنا جوڑا تبدیل کرتی چادر لیکر کمرے سے باہر نکلی تو ہال میں عندلیب کو خاموش بیٹھا پایا۔

میں باہر جا رہی ہوں۔ شانزے نے اطلاع دی۔

عالم سے ملنے۔ عندلیب اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی تو شانزے نے اپنا سر جھکا دیا۔

ہمیشہ نیگیٹو کیوں سوچتی ہوں کبھی کبھی بات کو پوزیٹو سائیڈ سے بھی سوچ لیا کرو۔ عندلیب نے پیار سے سمجھایا تو اُس نے گہری سانس کھینچی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 557
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

عالم

عالم

فا

وہ نہیں جانتا تھا شانزے تک کیسے پہنچ کر اُس کا سر اپنے گھٹنے پہ رکھ کر خالی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا جو تکلیف سے کراہ رہی تھی۔

ع عالم۔ شانزے نے تکلیف سے اُس کا نام لیا تو شاہ کو جیسے کوئی فرق نہیں پڑا

وہ بس روڈ پہ پھیلتے خون کو دیکھ رہا تھا جو اُس کی فاطمہ کا تھا۔

visit for more novels:
www.paknovels.com

بیٹا جلدی سے بچی کو ہسپتال لیں جاؤ۔ کسی بزرگ نے شانزے کی اکھڑتی سانس کو دیکھا تو شاہ کو ہوش دلانا چاہا

عالم۔ شانزے اپنی بند ہوتی آنکھوں کو بامشکل کھولتی اُس کے گال پہ اپنا ہاتھ رکھا جس کو شاہ نے مضبوطی سے قید کیا۔

تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ شاہ یکدم ہوش میں آتا اُس کو اپنے بازوؤں میں اٹھاتا اپنی گاڑی کی جانب آیا۔

با۔۔۔ ت۔۔۔ بتان۔۔۔ ی۔۔۔ ہے۔ (بات بتانی ہے) شانزے تکلیف برداشت کرتی

بولی شاہ اُس کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا اُس کے ہاتھ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بُری طرح کانپ رہے تھے۔

آنکھیں بند مت کرنا ہم ہسپتال جائے گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔ شاہ اُس کا گال

تھپتھپاتا منت کرنے لگا تو شانزے تکلیف ہونے کے بعد بھی مسکرا دی جس کو

دیکھ کر شاہ کا دل کٹ کے رہ گیا۔

پیار کرتی ہوں تم سے بہت۔ شانزے نے اُکھڑتی سانسوں کے درمیان بتایا کوئی اور وقت ہوتا تو شاہ خوشی سے پاگل ہوتا مگر اس وقت وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

اگر مجھے کچھ ہو جائے تو ایک بات کا دکھ ہوتا کے بتایا کیوں نہیں اس لیے بتا دیتی ہوں میں تم سے بہت تنگ زیادہ پیار کرتی ہوں کب کا بتا چکی ہوتی پر تب حالات سے ساتھ نہیں دیا لگتا ہے اب زندگی ساتھ نہیں دے گی۔

کیوں مجھے ترپا رہی ہوں ایسی باتیں کر کے۔ شاہ گاڑی کی اسپید تیز کرتا دھڑکتے دل

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کے ساتھ بولا

بس ایک بات یاد رکھنا تم میری پہلی اور آخری محبت ہو۔۔۔۔۔ یہ کہنے کے بعد شانزے ہوش و حواسوں سے بے گانا ہوئی۔

فاطمہ

از قلم رمشا حسین

NOVEL BANK

تیرے بنا گزارا

فاطمہ پلینز آنکھیں تو کھولو یار مجھ سے باتیں کرو۔ شاہ نے اُس کی بند آنکھوں کو دیکھا تو
سک پڑا۔

تمہیں اس بار خود سے دور جانے نہیں دوں گا۔ شاہ بڑبڑاتا گاڑی کی اسپید مزید تیز
سے تیز کر گیا۔



visit for more novels:

www.urduromelbank.com

کورڈور میں اس وقت موت جیسا سناٹا تھا شاہ نے جیسے تیسے معاملہ سنبھال لیا تھا
جس وجہ سے پولیس کیس نہیں بنا تھا۔ شانزے (فاطمہ) کو ایرجنسی وارڈ میں لیں
گئے تھے۔ شاہ کو تب سے چپ لگ گئی تھی وہ ایک جگہ ٹک کے کھڑا ہو گیا تھا۔

شانزے نظر نہیں آرہی۔ عین نے شانزے کو گھر پہ نہیں پایا تو عندلیب سے پوچھا۔

کسی کام سے گئی ہے اب تک تو آنا چاہیے تھا پر آئی نہیں۔ عندلیب نے بتایا تو پھر بھی اتنا رلیکس ہو کال کر کے پوچھو اُس سے۔ عین نے تعجب سے کہا آجائے گی وہ تم یہ بتاؤ کہاں گئی تھی؟ عندلیب نے سنجیدگی سے پوچھا تو کچھ پل سوچتی عین نے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

visit for more novels:

اُس دن جو آپ کے ساتھ لڑکا تھا اُس نے کچھ دن پہلے مجھے کال کر کے بٹلایا تھا

عین کچھ ہچکچاہٹ سے بولی

کون ارحان؟ عندلیب کا پہلا ارحان کی طرف گیا۔

نام پوچھنا تو مجھے یاد نہیں رہا پر اُس نے بتایا کہ آپ دونوں ایک دوسرے کو کالج لائف سے جانتے ہو

نمیر سے ملنے گئی تھی؟ عندلیب اُس کی بات کاٹتی بے یقین لہجے میں پوچھنے لگی تو عین نے سر جھکا کر سر کو جنبش دی۔

تم بنا مجھے بتائے کیسے کسی لڑکے سے ملنے جا سکتی ہو وہ بھی نمیر جیسے گھٹیاں شخص سے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچا دیتا تو۔ عندلیب سخت لہجے میں اُس کو دیکھ کر

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بولی

وہ مجھے نقصان کیوں پہنچاتا اور کیا غلطی کی ہے اُس نے جو تم اتنا بدزن ہو اُس سے۔ عین بازوؤں سینے پہ باندھتی استفسار کرنے لگی۔

یہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں۔ عندلیب نظریں چڑا کر بولی

ضروری ہے اور تم آج مجھے بتا ہی دو کیا کیا چھپا کر رکھا ہے مجھ سے۔ عین سنجیدگی سے بولی

اپنے کمرے میں جاؤ عین اور میں آخری بار بول رہی ہوں آئندہ تم اُس انسان سے نہیں ملو گی۔ عندلیب نے سپاٹ لہجے میں کہا
پر وجہ بھی تو کوئی ہو۔

کیا یہ وجہ کم ہے جو میں منع کر رہی ہو۔ عندلیب بیزاری سے بولی

visit for more novels:

جی کم ہے بنا کیسی وجہ کے میں آپ کی بات نہیں مان سکتی اُس نے کہا وہ

آپ سے پیار کرتا ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے پر ایک غلطی کی وجہ سے آپ اُس سے خفا ہے۔ عین نے کبھی تم کہہ کر کبھی آپ کہہ کر بتایا تو اُس کے چہرے پہ نفرت بھرے تاثرات نمایاں ہوئے۔

تمھیں کیوں مارتی میں یار وہ پیار کرتا ہے تم سے۔ عین تنگ آکر بولی

جس کا پورا چہرہ لال ہو گیا تھا۔



اُمّھ عین امی بول رہی ہے پاس والی دھکان سے دوائیاں لا کر دے۔ عندلیب اور
عین آپس میں باتیں کر رہی تھی جب اُن کی کزن ناہید نے عین سے کہا
عین کیوں جائے شام کے اس وقت بچی ہے وہ تم کیوں نہیں جاتی۔ عین کے
اُمّھنے سے پہلے عندلیب نے ناگواری سے کہا
اتنی کوئی چھوٹی کاکی نہیں ہے وہ۔ ناہید نے تڑک کر کہا
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
مجھے تو پرچی میں لیں آؤں گی۔ عندلیب بحث کرنے کے بجائے بولی۔
یہ لو اور جلدی آنا۔ ناہید اُس کو پرچی تھام کر کمرے سے باہر چلی گئی۔
میں بھی چلوں ساتھ۔ عین نے اُس کو اُمّھتا دیکھا تو پوچھا

نہیں کل تمہارا ٹیسٹ ہے نہ اسکول میں اُس کی تیاری کرو میں آتی ہوں دوائی
لیکر۔ عنذلیب سہولت سے انکار کیا۔

عنذلیب گھر کے پاس والے اسٹور پہ آئی تو اُس کو تالا لگا ہوا تھا جس وجہ سے وہ
دوسرے اسٹور جانے کا سوچتی روڈ پہ کھڑی ہو کر کسی رشتے کا انتظار کرنے لگی جو کی
کچھ دور فاصلے پہ تھا۔

گاڑی میں بیٹھو بات کرنی ہے۔ عنذلیب کو کھڑے ابھی پانچ منٹ ہی ہوئے تھے
جب نمیر اُس کے سامنے اپنی گاڑی کو روکتا باہر نکل کر لڑکھڑا کر اُس تک پہنچ کر بولا

تم نے شراب پی ہے؟ عندلیب کو اُس کے منہ سے شراب کی بو آئی تو حقارت سے اُس کو دیکھا۔

میں نے جو کہا وہ سننا نہیں کیا۔ نیر اُس کا بازو دبوچتا غصے سے بولا

ہاتھ مت لگاؤ مجھے گھٹیاں انسان۔ عندلیب اُس کے منہ پہ تھپڑ مارتی دھاڑی۔

نیر اپنے گال پہ ہاتھ رکھتا خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھتا آس پاس دیکھنے لگا جہاں

شام ہونے کی وجہ سے کوئی انسان نہیں تھا اکا دکا گاڑیاں تیز رفتار سے گزر رہی

تھیں اُس کے سر پہ شیطان سوار ہونے لگا اور بنا کوئی دیر کیے عندلیب کو دونوں

بازو سے اپنی گاڑی میں ڈالا یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ عندلیب کو زحمت کرنے

کا موقع بھی نہیں ملا۔

عندلیب مجھے معاف کر دو پلیز۔ نمیر شراب کے نشے میں دھت اُس کو اپنے فام
ہاؤس لایا تھا دو دنوں تک اُس نے عندلیب کو اپنی درنگی کا نشانہ بنایا جب دل
بھگیا تھا معذرت کرنے لگا۔

عندلیب تم سن رہی ہو؟ نمیر اُس کا گال تھپتھپا کر ہوش میں لانا چاہا جو بنا حرکت
کیے چھت کو گھور رہی تھی اُس کے پھرے پہ جگہ جگہ نیل کے نشان تھے۔ زندگی
میں کبھی کسی سے نہ ڈرنے والی عندلیب اپنی عزت بچانے کے لیے اُس کے
پاؤں تک پڑی تھی مگر اُس نے ایک بار بھی اُس کی بات پہ کان نہیں دھڑا تھا

عذلیب کو اپنے اندر کوئی احساس جاگتا محسوس نہیں ہو رہا تھا زندہ لاش ہو کر رہ گئی تھی۔

اس کی حالت درست کر کے گھر بھیجو۔ میر اپنے ساتھ ایک بزرگ خاتون لایا تھا جس کو اشارہ کرتا خود وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد وہ عورت ہمدردی بھری نظروں سے عذلیب کو دیکھنے لگی پھر اُس کو کہی اور لیں جانے کے بعد ہسپتال لے گئی جہاں ہر روز اُس کو خوف سے دورا پڑنے لگ جاتا تھا کوئی ڈاکٹر یا نرس چیک اپ کرنے لگ جاتا تو وہ چیخ مار مار اپنا جسم نوچنے لگ جاتی کافی وقت یہی سلسلا چلتا رہا تقریباً تین سے چار ماہ وہ ہسپتال میں رہی تب تک وہ پتھر کی بن چکی تھی اُس کو سوائے اپنی زندگی میں اُس بھیانک کالی رات کے کچھ یاد نہیں تھا اپنی بہن تک نہیں۔

بیٹا بھول جاؤ اُس واقعے کو۔ وہ خاتون جس کا نام شبیرا تھا وہ اُس کے سر پہ
شفقت بھر ہاتھ رکھتی بولی
مجھے مرنا ہے۔

ایسے نہیں بولتے بیٹا زندگی اللہ کی دی ہوئی نعمت ہوتی ہے اور اللہ کی نعمتوں کی
ناشکری نہیں کی جاتی۔ انہوں نے پیار سے سمجھایا

میری زندگی زحمت کے سوا کچھ نہیں۔ عنذلیب کا لہجہ برف کی مانند سرد تھا۔

visit for more novels:

گھر جانا ہے۔ شبیرا خاتون کی بات پہ اُس کو اچانک عین کا خیال آیا تھا جس کو وہ
جلدی آنا کا کہتی تنہا چھوڑ چکی تھی۔

میری بہن۔ عنذلیب اُن کو دیکھ کر بس یہی بولی

کیا نام ہے تمہاری بہن کا گھر میں کون کون ہوتے ہیں۔ انہوں نے نرمی سے پوچھا

مجھے میری بہن کے پاس جانا ہے جانے کیا سلوک کر رہے ہو گے وہ اُس کے ساتھ۔ عندلیب اپنا غم بھلاتی عین کی فکر میں ہلکان ہوئی۔

شبیرا خاتون اُس کو بتائے گئے ایڈریس پہ لائی تھی جہاں اُس کے بہنوں نے گند کا ڈھیر کہہ کر گھر آنے نہیں دیا تھا اُن سب کی باتوں پہ عندلیب کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ جانتی یہ سب اپنے تب تک تھے جب اُس کے ماں باپ زندہ تھے ماں باپ کے بعد باقی رشتے نام یا کام کے رہ جاتے ہیں جو اپنے مطلب ہونے پہ دکھاوا کرتے پھر رنگ بدل جاتے اس لیے اُس کو بس عین سے مطلب تھا جو اُس کی بہن تھی اُس کی سگی ماں باپ کے جانے کے بعد اکلوتا رشتہ عین جو اُس کو دیکھ کر چپک گئی تھی عندلیب عین کو اپنے ساتھ لیتی شبیرا خاتون کے ساتھ رہنے لگی تھی اس بچ عین نے بہت دفع اُس سے پوچھا وہ کہاں تھی اتنا ٹائم جس پہ وہ کوئی نا کوئی بات کہہ کر ٹال دیتی۔ عندلیب جو پہلے مرنے کا سوچے ہوئے تھی عین

کی خاطر اُس نے سروائیو کرنا سیکھ لیا تھا اُس کو مرد ذات سے نفرت ہوگئی تھی ایک سالہ تک وہ شبیرا بیگم کے ساتھ رہی تھی عندلیب اُن کے انکار کرنے کے بعد بھی کوئی نہ کوئی جاب کر لیتی ساتھ میں آن لان پڑھائی بھی جاری کر دی تھی ساتھ میں عین کو ایسے تعلیم دلوائی اُس سے جتنا ہوسکتا تھا اُس نے عین کو کڑی دھوپ سے بچایا تھا۔ شبیرا خاتون کی طبیعت اکثر خراب رہنے لگی تھی اُن کے رشتیداروں میں کوئی نہیں تھا اور نہ اُن کی کوئی اولاد اس لیے وہ اُن دونوں کو بے حد خیال رکھتی اور ایک گھر کی چابی دی تھی جو اسلام آباد میں تھا اُن کی محرومہ بہن کا تھا جو نا بڑا تھا نا چھوٹا رہنے کے لیے بس ٹھیک تھا شبیرا خاتون کی وفات کے بعد عندلیب عین کو لیکر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسلام آباد شفٹ ہوگئی تھی وہاں اُس نے فی جاب تلاش کی تب عین نے بھی جاب کرنے کا سوچا اور عندلیب کے لاکھ منع کے باوجود اُس کو راضی کر کے ہی دم لیا کچھ عرصے بعد اُن دونوں میں اگر کسی

کا اضافہ ہوا تھا تو وہ تھی شانزے فاطمہ جس کے آنے پہ عندلیب کو بہترین ہمدرد مل گیا تھا جس سے وہ بنا کسی ہچکھاہٹ کے ہر بات کردیتی اور دوسری طرف عین کو سب سے اچھی دوست۔



اول پینک

visit for more novels:

سوری میں اتنا تم سے بے خبر رہی۔ عین زور سے اُس کو گلے سے لگاتی روتے ہوئے بولی وہ رونے کا دل تو عندلیب کا بھی کر رہا تھا پر اُس نے خود پہ کنٹرول کر لیا تھا کیونکہ اتنے سالوں سے یہ ایک واحد کام تھا جو وہ مہارت سے کردیتی تھی۔

تمہارا کیا قصور میں نے خود تمہیں بے خبری میں رکھا۔ عندلیب اُس کا چہرہ صاف کرتی بولی۔

مجھے پہلے پتا ہوتا تو جان سے ماردیتی اُس منہوس کو۔ عین جذباتی ہو کر بولی پھر خاموش ہو کر اُس کو دیکھنے لگی پھر کچھ سوچ کر بولی
عندلیب۔

ہممم۔ اُس نے جواب دیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اگر اُس کو احساس ہے تو معاف کرنے میں کیا حرج ہے۔ عین ڈرتے ڈرتے بولی
معاف کر دوں اُس نے میری عصمت کو تار تار کیا اور تم میری بہن ہو کر بول رہی
ہو معاف کر دو کیا اتنا آسان ہوتا ہے معاف کرنا تمہارے نزدیک۔ عندلیب آپے سے
باہر ہوئی۔

ہاں اکیلی رہوں گی مگر اپنے نام کے ساتھ اُس کا نام ہرگز نہیں جوڑوں گی۔
عندلیب بناتا خیر کیے بولی۔

عورت کو آگے چل کر کسی محافظ کی ضرورت پڑتی ہے۔ عین نے اُس کو سمجھانا

عزت لوٹنے والا حوس پرست مرد کسی عورت کا محافظ نہیں بن سکتا یہ تمہارے ناولز کی کہانی نہیں جہاں مرد عورت پہ ظلم کے پہاڑ گراے پھر اچانک اپنی غلطی پہ نادم ہوتا معافی مانگ کر اچھا بن جاتا ہے اور وہ بے وقوف لڑکی خوشی خوشی اُس کو معاف کر دیتی ہے یہ حقیقت ہے اصل زندگی میں کوئی عورت اپنے کردار پہ ایک

حرف برداشت نہیں کرتی اس حد تک گرے ہوئے مرد کو معافی دینا تو دور کی بات اُس کو اپنی نفرت کے قابل اور تھوکناتک پسند نہیں کرتی۔ عنذلیب نے اُس کو لاجواب کیا۔

پر معافی کر دینے والا بڑا اچھا فعل ہے اللہ کہتا ہے تم انسان کی غلطیوں کو ایسے معاف کر دو جیسے اپنی غلطیوں پہ مجھ پہ یقین ہوتا ہے کے میرا اللہ مجھے معاف کر دے گا۔ وہ بھی عین تھی اپنے نام کی ایک۔

میرا نا اتنا بڑا ظرف ہے اور نہ میں خدا ہوں۔ عنذلیب سپاٹ لہجے میں بولی۔

کیا تم ساری زندگی تنہا کاٹو گی؟ عین نے افسردگی سے اُس کو دیکھا

تنہا کوئی نہیں ہوتا ہر انسان کے ساتھ اللہ اور اُس کے دو ملائک ہوتے ہیں۔

عنذلیب کی بات پہ عین نے بُری طرح سے اُس کو گھورا۔



تم اُداس رہنے لگے ہو۔ نمیر نے ارحان کو خاموش دیکھا تو کہا

خوش ہونے کی وجہ نہیں فلحال میرے پاس۔ ارحان بنا اُس کی جانب دیکھ کر
بتانے لگا۔

پریشانی شیئر کرو میرے ساتھ کزن ہونے کے ساتھ ساتھ میں تمہارا دوست بھی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com نمیر نے کُریہ

میں جس سے محبت کرتا ہوں اُس کو مجھ پہ یقین نہیں۔ ارحان زخمی مسکراہٹ
چہرے پہ سجائے بولا

محبت تمہیں کس سے ہے؟ نمیر کچھ حیران ہوا۔

کیا غلط کیا تھا توں نے اُس کے ساتھ؟ ارحان کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا پہلے ہمیشہ نمیر کا کہنا اُس نے اپنی محبت کے ساتھ غلط کیا پھر عندلیب کا سچ بتانا اُس کو خدشے میں ڈال رہا تھا کہ جو وہ سوچ رہا ہے وہ غلط ہو اگر سچ ہوا تو وہ کیا منہ دیکھائے عندلیب کو کیا وہ جواب اُس کا یقین نہیں کرتی پھر تو چہرہ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرے گی جو ارحان قطعاً برداشت نہیں کر پاتا۔

میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔ نیر گڑبڑا کر بولا تو اُس کے لہجے میں ہچکچاہٹ

محسوس کرتا ارحان نے زوردار مکہ اُس کے جبرے پہ دے مارا

دماغ ٹھیک ہے تمہارا بڑا کزن ہوں تمہارا۔ نمیر غصے اور روعب سے بولا تو ارحان نے پہلے سے زیادہ تیز لگہ اُس کے چہرے پہ مارا۔

تم نے اُن کی عزت کی دھجیاں اڑائی اور اب محبت کے داعوے کر رہے ہو تمہیں
تو پانی میں ڈوب کر مرجانا چاہیے اور آج کے بعد میں نے تمہیں عنذلیب کے آس
پاس بھی دیکھا نہ تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔ ارحان دوبارہ اُس کا گریبان پکڑ کر
دھاڑا۔

اگر ایسی بات ہے تو میری بھی اب وہ ضد ہے تمہارے سامنے اُس سے شادی نہ کی تو میرا نام بھی نیم مَلک نہیں۔ نیمر کا انداز چیلنج دینے والا تھا۔

دیکھتے ہیں کون یہ حسرت لیکر اس دُنیا سے جاتا ہے اتنا تو تمہیں بھی اندازہ ہوگا وہ کبھی بھی تمہارا بڑھایا ہوا ہاتھ نہیں تھامے گی جو کبھ اُس کے ساتھ ہو چکا ہے وہ کسی اور مرد کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی وہ اگر کسی کو اپنی زندگی شامل کرنا بھی چاہے گی تو وہ میں ہوگا۔ نمبر اپنی شرٹ کے کالر جھاڑ کر بولا۔ ارحان دیر تو آگ اُگلتی نظروں سے اُس کو دیکھتا رہا پھر باہر نکل گیا۔



کیسی طبیعت ہے شانزے کی؟ عندلیب اور عین ہاسپٹل آگئی تھی اُس نے جیسے ہی عادل کو اور شاہ کو وہاں کھڑا دیکھا تو پریشانی سے پوچھا اُن دونوں کی موجودگی اور شاہ کی حالت دیکھ کر عین اپنی جگہ حیران رہ گئی تھی مگر وقت کی نزاکت کو سمجھتی خاموش رہی۔

ابھی کوئی خاص جواب نہیں ملا۔ جواب عادل نے دیا۔

عندلیب نے شاہ کو دیکھا جس کی شرٹ میں خون لگا ہوا تھا اور کچھ ہاتھوں میں بھی تھا جس کو دیکھ کر اُس کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔

شاہ تم کپڑے چیلنج کر دیتے۔ عادل اُس کے پاس کھڑا ہوتا بولا پر شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا اُس کا ہر عضو بس ڈاکٹر کی بات کا منتظر تھا۔

اُن چاروں کا انتظار ختم ہوا تھا جب ایمر جنسی وارڈ سے ڈاکٹر کو آتا دیکھا اُس کو دیکھ کر شاہ (عالم) کا دل زور سے دھڑکا تھا وہ جواب تک اپنی جگہ سے ہل نہیں رہا تھا لپک کر ڈاکٹر تک پہنچا

میری بیوی کیسی ہے؟ وہ ٹھیک تو ہے خطرے والی کوئی بات تو نہیں۔ شاہ بنا سانس لیے پریشانی کے عالم میں پوچھنے لگا۔ اُس کا اتنا پریشان ہونا عین کی سمجھ سے بالاتر تھا

پریشان نا ہو جینٹل مین شی از آؤٹ آف ڈیجبر۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو سب کی اٹکی سانس بحال ہوئی شاہ کے جسم میں تو جیسے کیسی نے نئی زندگی بخشی ہو۔

میں مل سکتا ہوں۔ شاہ بے چینی سے بولا

ابھی نہیں کچھ ٹائم بعد۔ ڈاکٹر نے کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔

شاہ سر کیوں مجنوں بن گئے ہیں۔ عین سے رہا نہیں گیا تو کھسک کر عادل کے پاس آکر متجسس لہجے میں پوچھنے لگی۔

کیونکہ اُن کی لیلا زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی۔ عادل بھی اُسی کے انداز میں بتانے لگا تو اُس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

ہیں ہیں کیا مطلب تمہارا۔ عین کا تجسس بڑھ گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فاطمہ جب ٹھیک ہو جائے اُس سے پوچھ لینا میرا سر مت کھاؤ۔ عادل دانت پیس کر کہتا شاہ کی طرف بڑھا۔

اب یہ فاطمہ کون ہے؟ عین عادل کی پشت کو گھورتی برہڑانے لگی۔

عندلیب خاموشی سے بیچ پہ بیٹھی جب اُس کا سیل فون رینگ کرنے لگا۔ اسکرین پہ ارحان کالنگ دیکھ کر اُس نے گہری سانس خارج کی پھر ایک نظر اُن سب پہ ڈال کر سائیڈ پہ ہوئی۔

عندلیب۔ عندلیب نے جیسے ہی کال ریسپونڈ کی ارحان نے اُس کو پکارا تو اُس نے آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔

جی۔ اُس نے بس یہ کہنا ضروری سمجھا۔

visit for more novels:

میں کیا کروں جو آپ کو میری محبت پہ یقین آئے گا۔ ارحان کے لہجے میں بے بسی تھی۔

یقین آ بھی جائے تو میں تمہارا ہاتھ نہیں تھام سکتی۔ عندلیب نے سنجیدگی سے کہا
آخر کیا کمی ہے مجھ میں۔ ارحان نے جاننا چاہا

کمی تم میں نہیں مجھ میں ہے ارحان تو بہت اچھی لڑکی ڈیزرو کرتے ہو پھر کیوں
تم میرے پیچھے پڑ کر اپنی زندگی خراب کرنا چاہتے ہو۔ عندلیب نے اُس کو سمجھانا چاہا
مجھ کسی اچھی لڑکی کی تلاش یا طلب نہیں میرے لیے آپ کا ساتھ معنی رکھتا ہے
پھر کیوں آپ کسی اور کے گناہ کی سزا مجھے دے رہی ہیں۔ ارحان سنجیدگی سے بولا
میں تمہیں سزا کیوں دوں گی۔ عندلیب نے کہا

آپ کا انکار آپ کا بے نیاز ہونا آپ کے بنا زندگی جینے کا تصور میرے لیے کسی سزا
سے کم نہیں۔ ارحان نے محبت سے کہا

پہلے بھی تو زندگی گزر رہی تھی نہ

پہلے آپ نہیں تھی اب آپ کو شامل کرنا چاہتا ہوں پلیز مجھے خالی ہاتھ نہ
چھوڑے۔ ارحان نے ایک اور کوشش کی جس کو سن کر عندلیب بنا کچھ بولے کال
کاٹ گئی۔ ارحان بس موبائل اسکرین کو دیکھتا رہ گیا۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عالم کیا ہو گیا ہے رونا تو بند کرو بلکل بچے بن گئے ہو۔ دو دن ہو گئے تھے مکمل طور
پہ شانزے (فاطمہ) کو ہوش آ گیا تھا اُس سے پہلے بس ہر وقت غنودگی چھائی ہوتی
تھی اتنے دنوں میں میں شاہ نے کسی کو بھی اُس سے ملنے نہیں دیا تھا خود جاتا
اُس کو دیکھتے پھر واپس آ جاتا اور جو سب سے پہلے شاہ اُس سے ملنے گیا اُس کی

حالت دیکھ کر وہ جواب تک خاموش تھا اُس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا اُس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے جس کو دیکھ کر شانزے کو اپنی حالت سے زیادہ اُس کی حالت تکلیف دے رہی تھی۔

تمہیں پتا ہے میرا دل کیا چاہ رہا ہے۔ شاہ اُس کا ڈب لگا ہوا ہاتھ تھام کر گہری سانس اندر کھینچ کر بولا۔

کیا۔ شانزے نے کمزور آواز میں پوچھا اُس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کچھ بولنے کی پر اُس کو پتا تھا اگر وہ چپ کا روز رکھتی تھی عالم نے پورا ہسپتال سر پہ اٹھانا تھا۔

میرا دل چاہ رہا ہے تمہارا چہرہ تمھیں سے لال کردوں۔ شاہ اُس کے ماتھے پہ پٹی اور چہرے پہ جگہ جگہ کھڑوچ کے نشان دیکھتا چبا چبا کر بولا۔

پہلے تو میرے لیے رو رہے تھے بڑا پیار جتا رہے تھے اور اب مارنا چاہتے ہو۔ اُس کی بات پہ شانزے حیرت سے بولی۔

میرے سامنے کیوں آئی اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔ شاہ دھڑکتے دل کے ساتھ بولا کچھ ہوا تو نہیں چکی بھلی تو تمہارے سامنے ہوں۔ شانزے زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولی۔

نظر آ رہا ہے کتنی چکی بھلی ہو۔ شاہ اپنی جگہ سے اٹھتا اُس کے پاس کچھ فاصلہ کمر کے بیڈ پہ بیٹھ گیا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اب میرا دل چاہ رہا ہے تمہارا چہرہ تمھیں سے لال کروں۔ شانزے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے نکال کر بولی جو دوبارہ سے شاہ نے اپنے ہاتھ میں قید کر لیا تھا۔

کیوں جی میں نے کیا کر دیا تمہیں اندازہ بھی نہ ہو کبھی کسی نے مجھ پہ ہاتھ نہیں اٹھایا تم وہ واحد ہو لڑکی جو جب چاہے تھپڑ مار دیتی ہو وہ بھی بے خوف ہو کر۔ شاہ اُس کو گھور کر دیکھتا بولا تو اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی پھر کسی خیال کے تحت یکدم مسکراہٹ سمٹ گئی جو شاہ کی زیر نظر سے پوشیدہ نہیں تھا

کیا ہوا؟ شاہ نے پوچھا

تم نے کتنی شادیاں کی ہیں؟ شانزے کے غیر متوقع سوال پہ شاہ تعجب سے اُس کو دیکھنے لگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ڈاکٹر نے بتایا تھا تمہارے سر پہ گہری چوٹ لگی ہے کتنی گہری ہے اُس کا اندازہ اب ہو رہا ہے۔ شاہ تاسف سے سر کو جنبش دیتا ہوا بولا

یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔ شانزے نے تیز آواز میں کہنا چاہا پر کہ نہ پائی۔

تو کس کے پاس ہے۔ وہ جھنجھلائی۔

اپنی غلطی کبھی نا منانا۔ شانزے نے بھی طنزیہ کا جواب طنزیہ دیا۔

میرے سوال کا جواب دو۔ شانزے گھوم پچھر کے اُسی بات پہ آئی۔

کس سوال کا جواب؟ شاہ نے تحمل کا مظاہرہ کیا

تم نے کتنی شادیاں کی ہیں؟ شانزے نے دوبارہ پوچھا۔

چار شادیاں کی ہیں۔ شاہ جل کے بولا جو شانزے سچ سمجھ کر رونے والی ہوگئی۔



میرے علاوہ تم سے کوئی شادی نہیں کرے گا اس لیے ضد چھوڑ دو اور مجھ سے

شادی کرنے پہ راضی ہو جاؤ۔ میر نے سنجیدگی سے کہا

شادی وہ بھی تم سے ماے فٹ مسٹر تم جیسے انسان سے شادی کرنے سے اچھا

ہے میں خودکشی کر لوں۔ عنذلیب غصے سے پھنکاری۔

میں اُس دن نشے میں تھا

اور یہی تم نشے میں تھے تو تمہیں کچھ اور نہیں سوچھا سوائے اس کے ایک لڑکی

visit for more novels:

سامنے کھڑی ہے اُس کا جسم نوچنا ہے اپنی حوس پوری کرنی ہے اپنی انا کو تسکین

پہنچانے کے لیے تم مرد جانے کس حد تک گرجاتے ہو نشے بس کسی لڑکی کا ریپ

کرنے کا خیال کیوں آتا ہے؟ اپنے دماغ سے یہ فتور نکال دو کے میں کبھی تم جیسے

حوس پرست مرد سے شادی کروں گی۔ عنذلیب ایک جھٹکے میں اُس کو اوقات یاد
دلائی تھی۔

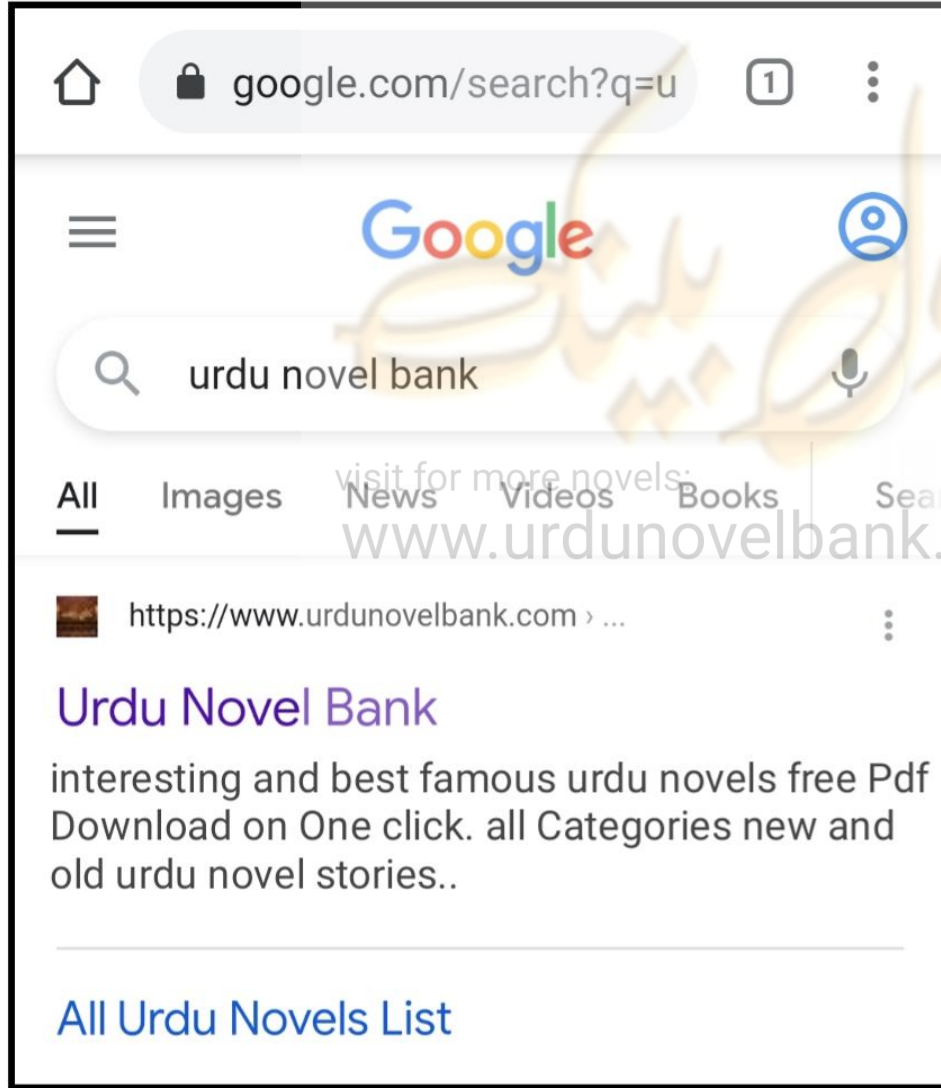
نمیر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے عنذلیب کو راضی کرے کیسے شادی کے لیے راضی
کرے جو اُس کی بات سننے سمجھنے کو تیار نہ تھی۔
سوچنے کے لیے وقت لو۔

کتنے ڈھیٹ انسان ہو میں نے نہ کیا تو مطلب نہ۔ عنذلیب اُس کو سامنے سے
ہٹاتی گزر گئی۔ نمیر ٹھنڈی سانس خارج کرتا اُس کو جاتا دیکھنے لگا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com



اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

مجھے یقین نہیں آ رہا شاہ سر تمہارا شوہر ہے۔ عین کے بار بار تنگ کرنے پہ شانزے نے اُس کو ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا جس کو سن کر وہ بے یقین کیفیت کا شکار تھی۔

کرلو یقین یہی سچ ہے۔ شانزے بے تاثر لہجے میں بولی

یار کتنی ناشکری ہو ناولوں جیسا ہیرو شاہ اصل زندہ میں ملا ہے اور تمہیں کوئی قدر ہی نہیں کیوں خفا ہو اُس سے پیچ اپ کرلو سچی کیا حالت تھی اُس کی جب تم اس بیڈ پہ آرام سے لیٹی ہوئی تھی مجھے تو ایسا لگ رہا تھا وہ سانس بھی نہیں لے رہا تھا۔ عین نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھتی نان سٹاپ بولتی جا رہی تھی۔

تمہیں اگر فضول بولنا ہے تو جاؤ مجھے آرام کرنے دو۔ شانزے بیزاری سے بولی کتنی مطلبی ہو تم۔ عین حیرت سے اُس کا انداز دیکھنے لگی۔

کیا کر دیا میں نے ایسا جو مطلبی ہونے کا طعنہ دے رہی ہو۔ شانزے نے پوچھا
تین دن سے وہ تم سے ناراض ہے تمہیں اُس کو بلانا چاہیے وہ تم سے ملنے کیوں
نہیں آ رہا بیوی ہو اُس کی حق جتاؤ۔ عین نے سمجھایا تو شانزے خاموش ہو گئی کیونکہ
اُس دن جب شاہ کو جانے کا کہا تو شاہ نے اُس سے بول چال بند کر رکھی تھی
ہسپتال آتا فارملٹیز پوری کر کے چلا جاتا پر ملنے کی زحمت نہ کرتا۔

مان جائے گا خود ہی۔ شانزے نے جان چھڑائی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com ایسے کیسے۔ عین نے کہا

یار عین تم جاؤ مجھے اسٹریس ہو رہا ہے تمہیں دیکھ کر۔ شانزے کی بات پہ عین اُس
کو گھور کر چلی گئی تھوڑی دیر بعد عندلیب اندر آئی۔

سوپ لائی تھی تمہارے لیے۔ عندلیب نے مسکرا کر اُس کو دیکھ کر بتایا

بھوک نہیں مجھے۔ شانزے نے کہا

اپنے شوہر کی یاد آرہی ہے۔ عندلیب نے اُس کے چہرے پہ اُداسی دیکھی تو پوچھا۔

مجھے کیوں یاد آنے لگی اُس کی۔ شانزے نے لاپرواہی کا مظاہرہ کرنا چاہا

شوہر کی یاد کیوں آتی ہے عجیب ہو تم دونوں بات بھی نہیں کرتے اور سوچتے بھی

بس ایک دوسرے کو ایک طرف وہ ہے جو دن میں تم سے ملنے نہیں آتا پر ساری

رات یہی بیٹھ کر گزارتا ہے دوسری طرف تم ہو جو کہتی ہو تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا

visit for more novels:

پر تمہیں فرق پتا ہے لاشعوری طور پہ تمہیں اُس کے آنے کا انتظار ہوتا

ہے۔ عندلیب سوپ اُس کو پلانے کے ساتھ ساتھ بولنے لگی۔

کیا وہ رات یہی ہوتا ہے۔ شانزے بے چینی سے بولی تو وہ مسکرا پڑی۔

ہاں جب تم دوائی کھا کر سو جاتی ہو تو وہ آجاتا ہے پھر تمہارے اٹھنے سے پہلے چلا جاتا ہے۔ عندلیب نے بتایا۔

وہ ناراض ہو گیا ہے شاید۔ شانزے نے بتایا

اندازہ تھا مجھے۔ عندلیب نے کہا

میں کیا کروں سمجھ نہیں آ رہا اُس کے دن عالم نے بچوں کا ذکر چھیڑا تو میں خوفزدہ ہو گئی تھی۔ شانزے نے دل کی بات بیان کی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

خوفزدہ کیوں دیکھو شانزے وہ بھی انسان ہے کب تک تمہارے آگے پیچھے پھرتا رہے گا تمہارا ایٹیٹیوڈ برداشت کرے گا تمہاری بے رخی کو برداشت کرے گا وہ

تھک جائے گا بیزار ہو جائے گا اس لیے اُس سے پہلے وہ بیزار ہو تم اُس کے پاس

لوٹ جاؤ میں نے اُس کی آنکھوں میں تمہارے لیے پیار دیکھا ہے تمہیں کھونے کا

اور جو تمہاری دوری نے مجھ پہ قیامت گرائی تھی اُس کا ازالہ کون کرے گا۔ شاہ
اُس کے گرد حصار قائم کرتا ہوا

تمہیں پتا ہے میں کیوں تمہارے پاس واپس نہیں آئی۔ شانزے نے کہا تو شاہ نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

کیونکہ میں کبھی تمہارے چہرے کے وہ ایکسپریشن نہیں دیکھ پاؤں گی میں کبھی تمہیں باپ ہونے کی خوشی نہیں دے پاؤں گی۔ شانزے اتنا کہتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

شاہ نے ٹھٹک کر شانزے کا آنسو سے تر چہرہ اُپر کیا۔

مطلب۔ شاہ نے سنجیدگی سے پوچھا

میں کبھی ماں نہیں بن پاؤں گی عالم میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اُس دن جس سے ہمارا بچہ ضائع ہو گیا اور میں اس محرومی کا شکار بن گئی۔ شانزے بات کرتے دوبارہ سے اُس کے سینے پہ سر رکھ شدت سے رونے لگ گئی۔ شاہ کو لگا اصل قیامت تو آج تھی اُس کی۔



فاطمہ۔ کچھ دیر بعد شاہ میں بولنے کی ہمت ہوئی تو وہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا نرمی سے اُس کا نام لینے لگا جس پہ شانزے نے اپنا سر اٹھا کر اُس کو دیکھا جہاں ڈھونڈنے سے بھی اُس کو اپنے لیے غصہ یا ناراضگی بھرے تاثرات نہیں تھے۔

کیا تمہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا؟ شانزے نے جاننا چاہا

visit for more novels:

پڑا بہت پڑا پر میں بہت بار کہہ چکا ہوں میرے لیے تمہارے علاوہ کوئی اور لازمی نہیں رہی بات ہماری اولاد کی تو شاید ہمارے نصیب میں نہیں تھی اس میں تمہارا تو کوئی قصور نہیں جو میں تم پہ غصہ ہو۔ شاہ اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولا

میری غلطی ہے مجھے ایسا ری ایکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ شانزے خود کو الزام دیتی
بولی

پھر تو میرا بھی قصور ہوا مجھے تمہیں جانے نہیں دینا چاہیے تھا۔ شاہ مسکرا کر بولا

میری غلطی ہے بس۔ شانزے چہرہ پھیر کر بولی

خود کو قصور وار مت سمجھو فاطمہ اُس بات کو اب بہت سال ہو چکے ہیں کیا پتا اچھے
سے علاج میں سب ٹھیک ہو جائے جو مسئلہ ہو۔ شاہ کے لہجے میں ایک اُمید تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ شانزے کی آنکھیں چمک اُٹھی۔

اگر اللہ نے چاہا تو ضرور ہو سکتا ہے۔ شاہ نے تسلی آمیز لہجے میں کہا

کیا تم کسی ایسے ڈاکٹر کو جانتے ہو کیا؟ شانزے کچھ سوچ کر بولی۔

آگیا خیال آفس آنے کا۔ عین آج بہت دنوں بعد آفس آئی تھی جہاں اُس کے آتے ہی عادل اُس کے سر پہ نازل ہو گیا تھا۔

جی آگیا خیال تبھی تو آگئی ہوں۔ عین نے گھور کر کہا

بڑا احسان کیا بندہ لیو کا بتا دیتا ہے۔ عادل نے طنزیہ کیا

شاہ سر کو بتا دیا تھا۔ عین نے دانت پیس کر بتایا

مجھے تو نہیں بتایا نہ میں اپنی بات کر رہا ہوں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہیں کیوں بتاتی تم کو نسا میرے پاس ہو۔ عین اُس کی بات سن کر تعجب سے بولی

چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ اُتار کو فری ہو؟ عادل اب کی سنجیدہ ہوا

کیوں؟ عین نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا

بات کرنی ہے ضروری تبھی کہا۔ عادل تنگ آکر بولا

یہاں بات کرنے میں کیا مسئلہ ہے؟ عین نے پوچھا

اُتوار کو فری ہو یا نہیں یہ بتانے میں کیا مسئلہ ہے؟ عادل بھی دوبارہ بولا۔

بڑی ہوتی ہوں میں۔ عین نے جتانے والے لہجے میں کہا

ایسی بھی کیا مصروفیات ہیں تمہاری۔ اب کی عادل مشکوک ہوا۔

بوئے فرینڈ کے ساتھ ڈیٹ پہ جانے کا پلین ہیں۔ عین شان بے نیازی سے

www.urdu-novel-bank.com

بولی۔

کس جگہ؟ عادل خوشخوار نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے گا

اُس پرسنل۔ عین چڑانے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولی تو عادل کو وہ زہر

سے زیادہ بُری لگی۔



شانزے (فاطمہ) کو ڈسچارج مل گیا تھا جس پہ شاہ (عالم) بنا اُس کی کوئی ایک بات
سُنے اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ کیا ہوا تھا اُس کی ضد پہ شانزے نے بھی
خاموشی اختیار کر لی تھی ابھی شاہ کچھ فارمیٹیز پوری کرنے گیا ہوا تھا جب عندلیب
اُس کے پاس آئی جو بیڈ پہ بیٹھ کر شاہ کا انتظار کر رہی تھی۔

تم شاہ کے ساتھ گھر جاؤ تو اُس سے پہلے تم دونوں کسی مسجد میں جانا۔ عندلیب کی
بات پہ شانزے نے چونک کر اُس کو دیکھا

مسجد کیوں؟ شانزے کو اُس کی بات خاص سمجھ نہیں آئی۔

شکریہ بتانے کا وارنہ مجھے معلوم نہیں تھا۔ شانزے کچھ شرمندہ ہوتی بولی۔

آپ نہ بھی کہتی تو ہم نے دوبارہ شادی کرنی تھی۔ شاہ اندر آتا شانزے کو دیکھ کر
عندلیب سے بولا جس پہ وہ محض مسکرائی۔

تم نے مجھے بتایا تو نہیں ایسا کچھ۔ شانزے نے خفگی سے اُس کو دیکھا۔

میں نے سوچا دھوم دھام سے شادی کرے گے تم اپنی دونوں دوستوں کو بھی
انوائٹ کرنا پہلے تو کوئی خاص انتظامیہ نہیں تھی اب تم بھی اپنے ارمان پورے
کر لینا۔ شاہ شرارت سے اُس کو دیکھ کر بولا تو شانزے عندلیب کی موجودگی پہ اُس کو
گھور بھی نہ سکی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

مجھے کام تھا تو میں چلتی ہوں پر کبھی کبھار تم سے ملنے ضرور آجایا کروں گی۔ عندلیب
کو اپنا آپ غیر معمولی محسوس ہوا تو اُٹھ کھڑی ہوئی۔

ابھی چلتی ہمارے ساتھ۔ شانزے نے اُس کو اُٹھتا دیکھا تو کہا

پھر کبھی۔ عنذلیب نے مسکرا کر کہا تو شانزے نے مزید اسرار نہیں کیا۔

چلیں۔ عنذلیب کے جانے کے بعد شاہ نے اپنی چوڑی ہتھیلی اُس کے سامنے کی
تو شانزے گہری مسکراہٹ سے اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ گئی۔



visit for more novels:

عین بس سٹاپ پہ کھڑی ٹیکسی کے انتظار میں تھی جب نمیر کی گاڑی اُس کے
پاس رُکی

آؤ میں ڈراپ کر دیتا ہو۔ نمیر گاڑی سے اُترتا اُس کے پاس آیا

تم مجھ اپنی شکل مت دکھانا دوبارہ مجھے معلوم ہوگئی ہے تمہاری اصلیت۔ عین اُس کو دیکھ کر نفرت سے گویا ہوئی۔

وہ ماضی تھا میں اپنی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔ نمیر گہری سانس لیکر بولا
غلطی نہیں گناہ۔ عین نے باور کروایا۔

جو بھی

دیکھو مسٹر میں نے کہا نہ مجھے تمہاری اصلیت معلوم ہے اس لیے تمہارے لیے

visit for more novels:

بھلائی اسی میں ہے دوبارہ ہمارے پاس مت آنا کیونکہ میری بہن کی زندگی میں

تمہاری کوئی گنجائش نہیں۔ عین دو ٹوک لہجے میں بولی

آخر کیوں وہ ایسا کر رہی ہے جب مجھے اپنی احساس ہے میں غلط ہوں اُس کا ہاتھ
تھامنا چاہتا ہوں۔ نمیر پہلی بار بے بس ہوا۔

میری بہن کو تمہارا ہاتھ نہیں چاہیے۔ عین سپاٹ لہجے میں کہہ کر رکشے میں بیٹھ کر چلی گئی۔

نمیر بہت دیر تک وہی کھڑا رہا پھر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی ڈرائیو کرتا رہا اُس کو آج شدت سے اپنے گناہ یاد آرہے تھے اُس کو عندلیب شروع سے پسند تھی مگر اپنے نفس کے بہکاوے میں آکر وہ اُس کی زندگی برباد کر گیا تھا وہ انہیں سوچو میں تھا جب سامنے آتا ٹرک اُس کو آتا دکھائی دیا ابھی وہ گاڑی سائیڈ پہ کرتا کے ٹرک اور اُس کی گاڑی کا زبردست قسم کا ٹکراؤ ہوا۔
visit for more novels: www.urdu-novelbank.com
ٹھاہ کی آواز پہ یکدم وہاں ہلچل مچ گئی تھی۔



آپ یہاں؟ ارحان آج پارک آیا تھا جہاں پہلے سے ہی عندلیب موجود تھی ارحان کی نظر اُس پہ پڑی تو خوشگوار حیرت ہوئی آج کافی وقت بعد دونوں کی ملاقات ہوئی تھی۔

کیوں کیا میں یہاں نہیں ہو سکتی۔ عندلیب بنا اُس کی جانب دیکھ کر بولی
ارے نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ ارحان نچل ہوتا اُس کے کچھ فاصلے پہ بیٹھ گیا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

نمیر میرا کزن ہے میں بہت شرمندہ ہوا۔ ارحان نے خاموشی کو توڑا
تم کیوں شرمندہ ہو۔ عندلیب اُس کی جانب دیکھ کر بولی

یہی وہ وجہ ہے نہ جس کے لیے آپ کو مجھ پہ اعتبار نہیں مجھ پہ بھی شک ہے۔ ارحان نے سنجیدگی سے کہا

جو شخص مجھے نظر بھر کر نہیں دیکھتا میں اُس پہ شک کیسے کر سکتی ہوں۔ عندلیب کے جواب پہ وہ لا جواب ہوا۔

سن کر خوشی ہوئی۔ ارحان پرسکون لہجے میں بولا

مجھے جانا چاہیے۔ عندلیب بولی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ شاید میری وجہ سے جارہی ہیں تو آپ نہ جائے میں چلا جاتا ہوں پر جاتے وقت ایک بات ضرور کہوں گا مجھے آپ سے محبت ہے اور میں آپ کا انتظار کروں گا محبت میں زبردستی نہیں ہوتی اس لیے میں نہیں کروں گا پر آپ کا انتظار شدت

ارحان حیرت سے پلٹ کر عنذلیب کو دیکھنے لگا جو اُس کو دیکھ کر نظریں جھکائی تھی

ارحان کے چہرے پہ زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ ایک قدم پیچھا لیتا

نیچے بیٹھ گیا۔

لگتا ہے اپنے گھروالوں سے صلح کرنی پڑے گی۔ ارحان شہرارت سے اُس کو دیکھ کر بولا پر اُس کی بات عندلیب کے سر پہ سے گزری۔



عادل کی زبانی شانزے کو پتا چل گیا تھا شاہ کی ناراضگی اُس کے گھروالوں سے جو تھی یہ بات جان کر شانزے کو افسوس ہوا تھا اس لیے اُس نے شاہ کو جیسے تیسے کر کے راضی کر لیا تھا کہ وہ اپنے گھروالوں کے پاس ملنے جائے اُن سے بات کرے جو شاہ مان بھی گیا تھا۔

دوسری طرف ارحان نے بھی اپنے گھر جاکر اُن سے عندلیب کے لیے بات کی تھی جو راضی ہو بھی گئے تھے جلدی وہ اسلام آباد آکر شادی کی تاریخ طے کرنے والے تھے یہ بات شانزے کو معلوم ہوئی تو وہ پرچوش ہو کر شاہ کو بتانے لگی جس پہ شاہ نے فیصلہ کیا کہ ارحان اور عندلیب کے ساتھ اُن دونوں کا بھی نکاح ہوگا دوبارہ یہ بات سن کر شانزے کی خوشی دیکھنے لائق تھی۔

عادل نے اپنی پسند کا ذکر شاہ سے کیا تو شاہ نے شانزے سے بات کر کے عندلیب سے عین کا رشتہ عادل کے لیے لیا جو بات عین کے علم میں فلحال

نہیں تھی۔ عادل کے پرنٹس کی وفات کچھ سال قبل ہوئی تھی اُس کا کوئی بڑا
نہیں تھا شاہ ہی اُس کے لیے سب کچھ کر رہا تھا۔

رہی بات نمیر کی تو اُس کا بہت بڑا ایکسیڈنٹ ہوا جس سے وہ جان کی بازی ہار گیا
تھا آخری بار اُس کو معافی مانگنے کی مہلت بھی نہیں ملی تھی اُس کی موت پہ
ارحان کو افسوس تھا وہ جو بھی جیسا بھی تھا اُس کا کزن اور ایک اچھا دوست رہا تھا
پر عندلیب کو اُس کے لیے کوئی احساس اپنے اندر محسوس نہیں ہوا تھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com



اماں جان ایسے نہ کریں پلیز۔ شانزے نے جلدی سے اُن کے ہاتھوں کو نیچے کیا
شاہ خاموش کھڑا تھا۔

ہماری غلطی تھی تمہیں عالم سے بدزن کیا یہ جانتے ہوئے بھی وہ تم سے کتنا پیار کرتا ہے تمہارا شوہر ہے اُس دن جو کچھ بھی تم نے دیکھا تھا وہ سب غلط تھا جھوٹ تھا۔ مسز راجپوت کی بات پہ شانزے کو شرمندگی کا گہرا احساس ہوا اُس نے شرمندہ نظر شاہ پہ ڈالی جو سیاٹ تاثرات کے ساتھ کھڑا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 627
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a38822222222222222222)

اچھا چھوڑو ان پُرانی باتوں کو کمرے میں جاؤ تھک گئی ہوگی آرام کرلوں پھر تو ویسے بھی شہر کی روانگی ہے۔ مسز راجپوت نے کہا تو شانزے اپنے کمرے میں آئی جہاں شاہ کھرکی کے پاس کھڑا تھا۔

ناراض ہو؟ شانزے اُس کی پشت پہ سر ٹکاتی پوچھنے لگی۔

تم سے چاہ کر بھی ناراض نہیں ہو سکتا۔ شاہ نے مسکرا کر کہا

سوری عالم میں نے تمہارا یقین نہیں کیا جب کی مجھے تمہارا اعتبار کرنا چاہیے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھا۔ شانزے نے دُکھ سے کہا تو شاہ نے اُس کو اپنے روبرو کیا

مجھے تم سے کوئی گلا نہیں میرے لیے یہ بات معنی رکھتی ہے کے تم اس وقت

میرے پاس ہو۔ شاہ نے نرمی سے کہا

تم اتنے اچھے کیوں ہو میرے معاملے میں۔ شانزے اُس کے گلے میں بازوؤں حائل کرتی پوچھنے لگی۔

کیونکہ تم میرے دل میں رہتی ہو اور تمہارے معاملے میں مجھ سے زیادہ میرا دل تمہارا تابیدار ہے۔ شاہ نے کچھ اس انداز سے کہا کہ شانزے ہنس پڑی۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ کون ہے اس کے ساتھ۔ عین اپنے کعبین میں تھی جب اُس کی نظر عادل کے ساتھ آتی کسی لڑکی پہ پڑی تو اُس کو اپنے اندر جلن کا احساس ہوا۔
عادل اُس سب سے بے نیاز شاہ کے کعبین میں چلا گیا۔

عین تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھتی رہی ہمر جب اُس کا موبائل رنگ ہوا تو اُس کی جانب متوجہ ہوا۔

ہیلو عین کیسی ہو؟ شانزے نے خوشگوار لہجے میں پوچھا

میں ٹھیک ہوں پر تم تو بھول چکی ہو کے کوئی عین بھی ہے۔ عین نے عادل کا غصہ شانزے پہ اُتارا۔

کیا ہو گیا ہے مرچیں کیوں چبارہی ہو۔ شانزے اُس کا لہجہ نوٹ کرتی تعجب سے بولی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم کب آرہی ہو واپس؟ عین نے بات بدلی

آج شام تک پر تم یہ بتاؤ غصے کیوں ہو؟ شانزے نے گریہ

کچھ نہیں یار بس وہ تمہارے شوہر کا دوست دکھا کسی لڑکی کے ساتھ تو موڈ

بگڑا۔ عین نے بالآخر بتایا

تو تمہارا موڈ کیوں بگڑا اُس کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ کر۔ شانزے مسکراہٹ دبا کر

بولی

ایسی بات نہیں۔ عین سٹپٹا کر بولی۔

مانو یا نا مانو تمہیں اُس سے پیار ہو گیا ہے۔ شانزے نے آج سارے حساب لینے

چاہے

ارے ارے بی بی بریک پہ پاؤں رکھو مجھے کوئی پیار ویاں نہیں ہوا سمجھی۔ عین جھٹ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سے بولی۔

ہو گیا ہے تجھ کو تو پیار سبنا

لاکھ کر لے تو انکار سبنا ہے

یہ پیار سبنا۔

از قلم رمشا حسین

NOVEL BANK

تیرے بنا گزارا

شانزے شریر لہجے میں گانا گاتی کال کاٹ چکی تھی جب کی عین گھور کر بند اسکرین کو دیکھتی رہی۔

پیار وہ بھی اُس بندر سے نو نیور۔ عین جھر جھری لیکر بڑبڑائی۔



visit for more novels:

www.urduovelbank.com

آج ان تینوں کیل کا نکاح تھا۔ عندلیب نے جب عین کو بتایا تو وہ کتنے ہی پل شک کی کیفیت میں رہی تھی اُس نے احتجاج کرنا چاہا جو عندلیب کسی خاٹے میں نہیں لائی۔

آپ شانزے فاطمہ ولد انور اعجاز 'شاہ عالم بختاور ولد بختاور راجپوت کو دس لاکھ روپے
حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں----- قبول ہے

سب سے پہلے عالم اور فاطمہ کا نکاح شروع کیا گیا تھا مولوی صاحب نے شانزے
فاطمہ) سے پوچھا تو اُس کا دل زور سے دھڑکا تھا یہ موقع دوسری دفع اُس کے
پاس آیا تھا اُس کا نکاح دوسری بار ہو رہا تھا ایک ہی شخص کے ساتھ پر پہلی بار
میں اور اب کی بار میں بہت فرق تھا۔
شانزے گہری سانس بھر کر گزڑے لمحوں کو یاد کرنے لگی۔

مجھ پہ کون فدا ہے کون پاگل ہے مجھے اُس سے کوئی سروکار نہیں میرا دل تمہارا
طلبگار ہے تمہاری توجہ تمہاری محبت چاہتا ہے تمہارے آگے پیچھے میں ساری عمر
چلنے کو تیار ہوں بس ایک دفع تم میرا ہاتھ تھام لو قسم مجھے میری محبت کی کبھی
تمہیں مایوس نہیں کروں گا رہی ہے بات تم میں کیا ہے اور شکل کی بات تو مت
کرو جن سے محبت ہوتی ہے وہ ہمارے لیے خاص سے خاص ہوتا ہے تم میرے
لیے کیا ہو میں لفظوں میں بیان نہ کر پاؤں پر اگر تم کبھی جاننا چاہو تو میرے دل پہ
ہاتھ رکھ لینا کیا پتا تب میری محبت پہ تمہیں ایمان آجائے۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

عالم کا اظہارِ محبت یاد کر کے اُس نے تینوں دفع قبول ہے کہہ دیا۔

شانزے فاطمہ کے بعد شاہ عالم سے پوچھا گیا جس نے بنا ایک منٹ کی دیر کے قبول ہے کہہ دیا اُس کی جلدبازی پہ سب مسکرا پڑے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ عندلیب سلیم ولد سلیم علی 'ارحان ممتاز ولد ممتاز ملک کو دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں ----- قبول ہے

شانزے اور شاہ کے بعد ارحان اور عندلیب کا نکاح شروع کیا گیا۔

عذلیب کو آج عجیب احساسات نہ گھیرا تھا اُس نے سوچا تھا وہ کبھی کسی سے شادی نہیں کرے گی پر اکثر جو ہم سوچتے ہیں اُس کے برعکس ہوتا ہے عذلیب کے ساتھ بھی کچھ یہی حال تھا اُس نے اپنی ساری سوچو کو جھٹک کر ارحان کے بارے میں سوچا۔

آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ آپ کا ماضی تھا جو بیت گیا میں آپ کا حال اور مستقبل بن کر آپ کی زندگی خوبصورت بنانا چاہتا ہوں آپ کی مسکراہٹ کی وجہ بننا چاہتا ہوں آپ کے اندر تلخ پن کو ختم کر کے ایک خوش مزاج لڑکی بنانا چاہتا ہوں یوں سمجھے آپ کو خود میں قید کرنا چاہتا ہوں اپنا نام دینا چاہتا ہوں بدلے میں مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہیے۔

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے۔

آج پہلی بار عندلیب کو سکون محسوس ہوا تھا جس کی تلاش اُس کو جانے کب سے
تھی ارحان کی باتوں کو یاد کیے وہ پرسکون تھی۔ دوسری طرف اُس کی رضامندی سن
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
کر ارحان کے چہرے پہ مسکراہٹ نے بسیرا کیا جب اُس کی خود کی باری آئی تو اُس
نے بھی خوشی خوشی رضامندی دے ڈالی۔

تیرے بے گنا گمراہ

عین جو جلی بھنی بیٹھی تھی مولوی صاحب کے پوچھنے پہ سوچا ایک بار انکار کر دے
پر ہائے وہ بس سوچ سکتی تھی۔

قبول ہے

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

قبول ہے

قبول ہے

عین احسان کرنے والے لہجے میں قبول ہے کہہ گئی۔

نکاح کے بعد اُن سب کو ساتھ بیٹھایا گیا تھا سب مہمانوں کو کھانا سرو کیا گیا تو شاہ نے کسی کا بھی دھیان اپنی طرح ناپایا تو شانزے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

یہ کیا حرکت ہے؟ شانزے اُس کی حرکت پہ سٹیٹائی۔

یہ بتاؤ دوبارہ مجھ سے شادی ہونے پہ کیسا محسوس ہو رہا ہے؟ شاہ اُس کی بات ان سنی کرتا پوچھنے لگا

ٹھیک لگ رہا ہے۔ شانزے نے عام لہجے میں کہا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بس ٹھیک۔ شاہ کا منہ گیا

ہاں اور نہیں تو کیا۔ شانزے ہنسی کنٹرول کیے بولی۔

مجھے وہ سننا ہے۔ شاہ نے فرمائشی انداز میں کہا

وہ کیا۔ شانزے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

وہ مطلب وہ جو اُس دن گاڑی میں تکلیف ہونے کے باوجود تم کہنے سے باز نہیں آ رہی تھی۔ شاہ شریر لہجے میں آنکھ ونک کرتا بولا تو شانزے نجل ہوئی۔

مجھے یاد نہیں۔ اُس نے بہانا بنایا

کہو تو یاد کروادوں۔ شاہ نے آفر کی۔

مجھے یاد نہیں کرنا۔ شانزے بناتا خیر کیے بولی

پر مجھے سننا ہے۔ شاہ بے قراری سے بولی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا سننا ہے۔ شانزے تنگ ہوتی بولی ایک تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ بھی نہیں

سکتی تھی جب تک مسز راجپوت خود اُس کو کمرے میں نہ لیکر جاتی۔

تمہارا اظہارِ محبت۔ شاہ محبت سے اُس کو دیکھ کر بولا تو شانزے نے گردن موڑ کر

شاہ کو دیکھا

اُس دن جو کیا تھا۔ شانزے نے کہا

میری حالت تب ایسی نہیں تھی جو کچھ سن یا ٹھیک سے سمجھ پاتا۔ شاہ نے بتایا
اُس میں میرا تو کوئی قصور نہیں میں نے تو کر دیا نہ۔ شانزے نے کندھے اچکائے۔

تو کیا بس ایک بار کہنا کافی ہوتا ہے میں جو صبح شام رات کو کرتا رہتا ہوں اُس کا
کیا۔ شاہ کو صدمہ لگ گیا۔

ادھر آؤ۔ شانزے نے تھوڑا جھکنے کا کہا تو شاہ نے اپنا کان اُس کے کچھ قریب کیا
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
جب کی دل زور سے دھڑک رہا تھا۔

شانزے نے ایک نظر پورے ہال پہ ڈالی پھر شاہ کے کان کے پاس جھک کر
بولی۔

مجھے تم سے محبت ہے عالم تمہارے بنا گزرا ممکن نہیں۔ شانزے نے آہستہ آواز میں کہا تو شاہ کھل کر مسکرایا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔ ارحان خوشی سے بھرپور لہجے میں عندلیب سے بولا جو اب اُس کی شریکِ حیات تھی۔

شکریہ۔ عندلیب بس یہی بول پائی۔

visit for more novels:

خود اعتماد عندلیب کہاں چلی گئی۔ ارحان اُس کو اتنا خاموش اور نروس دیکھا تو چھڑنے والا انداز اپنایا۔

یہی ہیں۔ عندلیب اُس کی بات پہ مسکرا پڑی۔

شکر تمہاری زبان تمہارے پاس محفوظ ہے ورنہ میں تو ڈر گیا تھا۔ عادل باقاعدہ ہاتھ
اُپر کیے بولا

میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ عین نے جتانے والے انداز میں کہا

پر میں تو تم سے ہی کرنا چاہتا تھا۔ عادل بنا اُس کی بات کا اثر لیے بولا

ویسے تم نہ بہت بڑے ڈھیٹ ہو۔ عین نے بتانا ضروری سمجھا۔

تم بھی ہو جاؤ گی پریشان مت ہو۔ عادل نے مزے سے کہا تو اُس نے گھورا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بندر ہر کوئی تمہاری طرح نہیں ہوتا۔ عین نے جتایا

کالی بلی غصہ کیوں ہو رہی ہو۔ عادل مصنوعی فکر مندی سے بولا

تم ہو گے کالے بلے۔ عین کو تو کالی بلی پہ پتنگے ہی لگ گئے تبھی بنا اپنے دولہن

ہونے کا لحاظ کیے تیز آواز میں بولی جس پہ شاہ سے بات کرتی شانزے اور ارحان کی

بات سنتی عندلیب حیرت سے عین کو دیکھا جو عادل کو قتل کرنے کا ارادہ کیے ہوئی تھی

میں اتنا گورا چٹا کالا ہوں۔ عادل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

جی بلکل۔ عین نے فورن کہا اور اپنا لہنگا سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

شاہ اور ارحان سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش میں تھے جب کی شانزے اور عندلیب نے اپنا سر پکڑ لیا تو شاہ اور ارحان کی نظر عادل کی لٹکی شکل پہ پڑی تو سارا معاملہ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com سمجھ کر زوردار قہقہہ لگانے لگے۔

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank